

اب سیکرٹ مروس سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر کے اس اصول کے تحت اپنی
شہرت کو بھیشناکے لئے محفوظ رکھے۔
جانب زیدہ اے تبسم صاحب کی خدمت میں یہی عرض کر سکتا ہوں لگاپ
عمرانؑ کو سیکرٹ مروس سے ریٹائرمنٹ کا مشورہ دے دیتے ہیں۔
حالاً تک اے ابھی سیکرٹ مروس میں نوکری ہی نہیں ملی۔ ریٹائرمنٹ کا کام
سوال۔ بے چارے عمرانؑ کو نوکری مل لیتے دیں۔ کیا خیال ہے۔

وَالسَّلَامُ

منہہ کشمیم ایم سے

کرنے فریدی کرے سے باہر آیا تو جمید سامنے
رکھی کری پڑھیں۔ کھے بڑے المینان سے ایک رسلے کے طلتے
بکر مشاہد سے میں معروف تھا۔ کیونکہ رسلے میں تحریر کم بھتی اور
تصویریں زیادہ بھیں۔ اور کیمیں جمید کی نظریں ایک تصویر پر جی ہوتی تھیں
جیسے اس کی آنکھوں میں ایس رینے والی مشین فٹ ہو اور وہ تصویر کے
بیک گماوندہ میں کوئی چیز دیکھ۔ چاہو۔

”تم ابھی جاک تیار نہیں ہوئے فرنڈ“۔ کہنی فریدی نے دوسرے
سے تصویریہ نظریں دوڑاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
”میں تو بالکل تیار ہوں۔ کاشش یہ تصویریہ والی تحریر مہ جنتی جاگتی ہیاں
پہنچائے۔“۔ کیمیں جمید نے تصویر سے نظریں بٹاتے بغیر
جواب دیا۔
”نکیوں وہ سس ریکھا دل سے اتر جگی ہے۔ بہر حال یہ تصویر میں ریکھا

خود سے دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ کرنل فریدی اس وقت بالکل نئے
 ادا انتہائی جدید تراش کے سوت میں بوس رہا۔
 ”حیرتِ بوقتِ وہ مہین ساتھ میں کوئی جانا۔“ کرنل فریدی
 نے حیرت اتنے ہوئے جواب دیا۔ اور کپیشن جمیں بھی اس بارہ میں پڑا۔
 ”اچھا چھایس بھجو گیا۔ آپ بھی دکھادے کئے جب رہتے ہیں۔
 مَاتَ اللَّهُ مَا مَأْتَهُ اللَّهُ أَعْلَمُ“ دے محترم کی عمر کیا ہے؟“
 کپیشن جمیں نے شہزادت بھر سے بھتیں کہا۔
 ”کپیشن جمیں۔ عشق نے نہیں سب آداب بھی بھلا دیتے ہیں۔
 عورتوں کی تحریرو پھرنا خلاف تہذیب ہے۔“ کرنل فریدی نے
 جواب دیا۔

”عورتوں کی لاحول و لاقوٰۃ۔ تو آپ اکھڑا چار کا پندرہ کم
 نہلے ہوئے ہیں۔“ کپیشن جمیں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 اور کرنل فریدی اس کی بات سن کر بھیں پڑا۔ پھر ان سے پہلے کہ دہ
 کپیشن جمیں کی بات کا جواب دیتا۔ ڈریٹر پورڈ سے ٹولی ٹولی کی
 آواتیں نکلنے لگیں۔ کرنل فریدی نے ڈھونڈھا کہ ایک بچہ بھیں یہیں کر دیا۔
 ”ایلوں زیرمد سپیکنگ اور۔“ ڈریٹر پورڈ سے مدد بانہ آداز
 سانی ڈی۔

”سیس ایلوں زیرمد۔ کیا پورٹبٹ میں اور۔“ کرنل فریدی نے
 انتہائی سمجھہ لے گیا۔

”سر۔ پر دفتر آرئن نے سب کچھ اگل دیا ہے۔ یہی مالی پکشیا
 پہنچ چکا ہے اور۔“ ایلوں زیرمد نے جواب دیا۔

سے زیادہ تو خوب صورت نہیں ہے۔“ کرنل فریدی نے کہا۔
 اور کپیشن جمیں۔ اس طرح اچھا کہ کوئی سے گرتے گرتے بچا۔ البتہ
 رسالہ اس کے بھنوں سے بھل کر بخیے جاگرنا رہا۔
 ”آ۔ آپ کو مس ریکھا کے متعلق کسے علم ہوا۔ یہ تو میرا خاص خبر
 ترین عشق ہے۔“ کپیشن جمیں نے انہوں کی تیرت سے انہیں بھاڑتے
 ہوئے کہا۔

”بس۔“ یہ بھونڈھی ادا کامی تم قاسم کے سامنے ہی
 کیا کردی۔ مس ریکھا اور تہارے عشق کے چھپے تو لمحے کے پر
 آدمی کی زبان یہیں۔“ کرنل فریدی نے ٹانی کی نات کو درست
 کرتے ہوئے کہا۔

”ہر آدمی کی زبان پر لاحول و لاقوٰۃ۔ ان عورتوں کے پیٹ
 میں بھی کچی بھی نہیں رہتا۔ بھی تو مس ریکھا منع کرتی ہے۔ اور شوہ سب کو بتا
 دیا۔“ کپیشن جمیں نے پیاس منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر عورتوں کے پیٹ استنے ملے تھے تو تم ابھی تک انہوں
 پیش لو ریاں سن رہتے ہوئے۔ آدمی سے سامنہ۔“ کرنل فریدی
 نے سہ جلاتے ہوئے کہا اور تیرتی سے پوری گوئیں کھڑی کار کی طرف
 پہنچ گیا۔

کپیشن جمیں نے جھک کر رسالہ اٹھایا اور پھر اسے کوئی پہنچنے
 کو دہ تیرتی سے کار کی عرف لیکا۔

”آج تو آپ پڑے سچ جس کو جادا ہے ہیں۔ نیزہت ہے۔“
 کپیشن جمیں نے ساتھ میں سیٹ پر بیٹھنے ہوئے کرنل فریدی کو

یہ بھی اکرم پاشا نے ہی اس کی لڑکی سے پہنی۔ ایں دھول کیا اور سوئر لینیدہ میں اس کے آگاہ دن میں رقم جمع کر کر سید اس کے خالے کروائی اور ایسون زیر دنے جواب دیا۔

”پرتم نے اس اکرم پاشا کے متعلق تفصیلات معلوم کیں اور“
کمل فریضی کا بھجہ خاصاً سخت تھا۔

”یہ سے — یہ نے فوراً ہی فارم شجہے کو کال کیا۔ دن سے ابھی ابھی تفصیلات میں یہیں کہ اکرم پاشا آج صحی ایک بعد میکشٹ میں بلک ہو گیا ہے اور“ — ایسون زیر دنے کیا۔

”ادہ — اس کا مطلب ہے خاص پلانگ سے کام بیانی میں بھیک ہے۔ بہر حال میں دیکھوں گا اور ایتھے آل۔“ — کمل فریضی نے کہا اور ڈیشن بورڈ کا بھن پریس کر کے بالطف ختم کر دیا۔

”یک کوئی نیا جگہ شروع ہو گیا ہے۔“ — کیپشن جمیں نے سمجھا ہے
یہیں پوچھا۔

”لما خاصاً اہم سند ہے۔ اس سلسہ میں فذریا عظیم صاحب نے خصوصی طور پر بھجہ مل دیا ہے اور یہ دیس دیں جا رہا ہو۔ یہیں نے اپنے طور پر تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ اور ایسون زیر دنیا سی سلسلے میں پورٹ دے رہا تھا۔“ — کمل فریضی نے سمجھا ہے جس میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یکنچہ کیا کیا ہے یہ تو آپ نے بتایا نہیں۔“ — کیپشن جمیں نے جھنجوڑتے ہوئے ہے جس میں کہا۔

”چکر کیا ہوتے فرنزند۔ دی جو جمیشہ جادی زندگی میں جلتا رہتا ہے۔ یہ پی۔ ایں لازماً کوئی دفاعی فارمولہ ہو گا۔ لیکن لامع نے کام دکھایا اور پروفیسر آرڈن

”پاکیشیدا پنچ بکا ہے۔“ وہ کیسے اور“ — کمل فریضی کے پہنچے میں ہیرت تھی۔

”سرہ پروفیسر آرڈن نے بتایا ہے کہ اس نے خفیہ طور پر پی۔ ایں کامدا پاکیشیدا کے کر لیا تھا۔ لیکن اس نے یہاں اس سودے کی کسی کو جوابی نہیں لختے ہیں — پروفیسر آرڈن نے اپنی لڑکی کے ذمہ میں ایں کامدا پرچار دیا۔ اور دن سے رقم دھول کرنے سوئر لینیدہ کے بنکیں جمع کر دی۔ تو پروفیسر آرڈن اپنی لڑکی سمیت یہاں سے فرار ہونے لگا ہی تھا کہ مخفی جوگی۔ اداہ سے کپڑیاں گیا اور“ — ایسون زیر دنے جواب دیا۔

”مہونہ — اس کا مطلب ہے سازش کافی عرصے سے چل رہی تھی۔ اس کی لٹکی کیا ہے اور“ — کرتل فریضی نے پوچھا۔

”سرہ اس نے جو است سے فرار ہونے کی کوشش کی تو سیکورٹی ٹاؤن کی گوئی کا نشانہ بن گئی۔ پروفیسر آرڈن بھی اس فرار میں شامل تھا۔ لیکن دہ صرف زخمی ہوا۔ اور جب اسے علاج کرنے لئے ہسپتال لاگا تو بات سکھ گئی اور کئی ملٹری ایشی ڈس سے ہمارے سکھے کوٹ اسفلر کر دیا گیا۔ اور“ — ایسون زیر دنے کیا۔

”پروفیسر نے یہ بتایا ہے کہ اس نے سوداکس کے ذمہ میں اور کس سے کیا ہے اور“ — کمل فریضی نے پوچھا۔

”یہ سرہ — ہم نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ سوداکس پاکیشیدا سفارت خانے کے فرست سیکریٹری کی حرمت ہوا ہے۔ اکرم پاشا ان کا نام ہے۔ اور سوداکس ہوتے ہی اکرم پاشا کو تسلیم کر کے اپس پاکیشیدا بنا لیا گیا تھا۔“ دیسے پروفیسر ہی بتا ہے کہ وہاں پاکیشیدا

نے اس کا سدا پاکیشیا کے کری۔ باقی باتیں تم نے ایوں نہیں کی پورٹ
سے منی لی ہوں گی۔ کرنل فریدی نے منہ بنتے ہوئے جواب دیا۔
یہ آخر ہم لوگ ان سانحہ انوں پر اعتماد کیوں کر رہے ہیں۔ ہر باری میں مکہ
کھڑا ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں ایک بارہ نہیں کئی بارہ ہے بھی۔ چکر چل
چکاتے۔ کپشن جمیڈ نے کہا۔
”یہ جمارے اعلیٰ حکامہ ہر بارہ بھی شجھہ لیتے ہیں کہ اس بارہ ایسا نہیں ہو گا۔
اویہرا ایسا ہو جاتا ہے۔“ کرنل فریدی نے کہا۔
”تواب آپ اس فارموں کو تداش کرنے کے لئے پاکیشیا جائیں
گے۔ اس صورت ہر شہری عربان کے حکام ہیں۔“ کپشن جمیڈ نے سئی
کے سے انہائیں ہونٹ سکوتے ہوئے کہا۔ ادکرنل فریدی اس کا
انداز دیکھ کر محس پڑا۔

”دیکھو کیا ہوتا ہے۔“ کرنل فریدی نے جسم بچھیں کہا۔ ادکنل پھر
کہ اس نے سترل سیکریٹریٹ کے گیٹ کی طرف متوجہ ہو۔
اقویڈی دیر بعد وہ روتوں و ذریعہ اعلمنم کے خصوصی چیزیں موجود تھے۔
کرنل فریدی آپ کو عذری ایشی جنس نے پردھیسر آرڈن کیس کے
تحقیق پریفت کر دیا ہو گا۔ میں نے آپ کو اسی لئے ہبھاں بڑا یا ہے تاکہ اس
سے میں تفصیل سے بات چیت ہو سکے۔“ وذریعہ اعلمنم نے انتہائی
سبحیدہ ہیے ہیں کہا۔

”سے۔ ملٹری ایشی جنس کی بریانگ کے بعدهیں نے اس کیس پر
فحصار کو مکمل کر دیا ہے۔ پی۔ ایل پاکیشیا جا چکا ہے۔ اوپنی۔ ایل کا
سودا کرنے والا آدمی اکرم پاشا۔ ایک روڈ ایکیڈٹیٹ میں بلکہ جوچکا

ہے۔ اسی طرح پروفیسر کی لڑکی جو پی۔ ایل سے کوئی بھی یہاں کی
سیکورٹی کے ہاتھوں فرار ہوتے ہوئے ماری گئی ہے۔“
کرنل فریدی نے جواب دیا۔
”اوہ۔“ اس کا مطلب ہے کہ پی۔ ایل پاکیشیا پہنچ چکا ہے۔
وذریعہ اعلمنم کے ہاتھ میں یہ پناہ تشویش بھی۔

”یہ سہ۔“ ادکنل پھر بھی میں ہے اس کے مقابلے یہ ساما
کام پلاٹنگ کے تحت ہوا ہے۔ اکرم پاشا کا روڈ ایکیڈٹ یقیناً غاص
طود پر کیا گیا ہو گا۔ تاکہ سراغ بھی ختم ہو جائے۔“ کرنل فریدی نے
کہا۔

”اُن کے مغلب ہے کہ پاکیشیا پی۔ ایل واپس نہیں کرے گا۔
وذریعہ اعلمنم نے چونکتے ہوئے کہا۔

”حالات سے تو یہی نظر آتا ہے۔“ کرنل فریدی نے جواب دیا۔
”یکن کرنل نہیں پی۔ ایل ہر سورت میں چاہتے۔ یہ بھارتے تھے
بے حد اہم ہے۔“ وذریعہ اعلمنم نے ہونٹ کا شتے ہوئے پوچھا۔

”سے۔ ایک بات میری سمجھیں تھیں۔ نہیں آتی کہ تم نے اس قدر
اہم فارموں کے لئے ضروری خفاظتی انتظامات کبھی نہیں کرتے۔ ایسے
فادر ہوئے اکثر آگے فروخت کر دیتے جلتے ہیں۔“ کرنل فریدی
نے تیخ بچھیں کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ کئی بار ایسا پوچھا ہے۔ یکن اس بار
صورت حال مختلف ہے۔ پی۔ ایل کوئی فادر ہوا نہیں ہے۔ بلکہ ایک چھوٹا
سایپر زد ہے۔ جسے پریشان کر کہا جاتا ہے۔ جبکہ میریں ایسی مھمیں دل

تھے۔ کہ پر فیسر آرڈن اور اس کی لڑکی نے میک اپ میں ہوٹل کے فائر ایسیکور گیٹ سے بکل کر فرار ہونا چاہا۔ جب سیکور ٹی دالوں نے انہیں روکنا چاہا تو اس کی لڑکی نے فائر گھول دیا اور سیکور ٹی کے تین آدمی ہلاک ہو گئے۔ ایک ہلاک ہونے والے نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں لڑکی اور پر فیسر پر گولیاں چلادیں۔ لڑکی تو ہلاک ہو گئی میکن پر و فیسر نبھی ہوا۔ اُسے بستال پہنچا گیا۔ اس کے اس طرح فرار ہونے کی کوشش پر ہم کھٹکے تو ہم تے لیبارٹری کو چک کیا تب پتہ چلا کہ مرے سے یہی۔ ایل بی غائب ہے۔ اس پر کلیں فوری طور پر آپ کے محلے کو ٹھانے کر دیا گیا۔ دزیر اعظم نے سائے پیں منظر پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ قادر ہو لا ہنسیں بلکہ صرف سائنسی پوزدہ ہے۔ میں تو اسے کوئی قادر ہو لا سمجھو دے تھا۔ کرنل فریدی نے چونکتے ہوئے کہا۔

یہ بظاہر ایک چھوٹا سا پرے زد ہے۔ میکن اس کی سائنسی طور پر انتہائی اہمیت ہے۔ اس پر شرک نے ایمک متحصّاروں میں ایک انقلاب بھپک کر دیا ہے۔ میکن اگر یہ فوری طور پر دا اپس نہ ہو تو ہمارے ملک کے کئے ائمہ انھی خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کے دیک آٹھ ہوتے ہی رو سیاہ والے بھج جائیں گے کہ اس سے ہم نے چرا یا ہے۔ کیونکہ دہماں اس کے لئے زبردست تفیش ہو رہی ہے۔ اس طرح رو سیاہ سے ہمارے تعلقات لاذماً خراب ہو جائیں گے۔ اور اس سے ہمیں بے پناہ لقسان اٹھانا پڑے ہے۔

میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ پریشر لاک ایک خفیہ ایجنٹی کی مدد سے رو سیاہ کی جدید ترین ایمک لیبارٹری سے ان کے علم میں آئے بغیر حاصل کیا گیا تھا۔ واضح لغطوں میں اسے ہم نے اٹایا ہے۔ کیونکہ یہ اس قدر اہم ہے کہ رو سیاہ۔ کسی صورت بھی کسی کو اس کی ہو۔ بھی شکنے دیتا چاہتا تھا۔ اس سے تو ایک یہ میا بھی ابھی ناداقحت ہے۔ میکن رو سیاہ کی ایمک لیبارٹری میں بخارے دستوں نے اسے حاصل کیا اور ہم تکسیہ پڑھا دیا۔ ہم نے اب یہاں اسے لکھاں کر اس کی تکنیک سمجھنی تھی تاکہ اسے زیادہ تعداد میں خفیہ طور پر تیار کیا جاسکے۔ پہلے دن ہم اسے کام ہے۔ چنانچہ پر و فیسر آرڈن جس کا تھا۔ آرڈن ایسے کام ہے۔ کام ہے سے والٹھ کیا۔ پر و فیسر آرڈن کو پریشر لاک کا ہم سے ہے سے والٹھ کیا۔ کام ہے سے صرف خیر گھانی طور پر ہوا متعلق کچھ نہیں تباہیگا تھا۔ اُسے تو ہم نے صرف خیر گھانی طور پر ہوا تھا۔ وہ اپنی لڑکی کے ساتھ یہاں آ گیا۔ تو ہمارے ساتھ انہوں نے اس بارے میں اس سے بات چیت کی۔ وہ پوچھا اس مخصوصہ مریلڈ کا ماہر تھا۔ چنانچہ اس نے یقین دلایا کہ اس کا فارمولہ تیار کر کے ملک کے کام کرنے کا موقع دیا۔ اسی دوستان اس کی لڑکی لیبارٹری میں کام کرنے کا موقع دیا۔ اسی دوستان اس کی لڑکی ایک عالم سے ہو گئی میں ملائش پریمیکی اور سیر و لفڑی میں ملک کی تھی۔ اچھا کہ غائب ہو گئی۔ چونکہ پر و فیسر آرڈن مسلسل کام میں صورت تھا۔ اس کی لڑکی کی زیادہ پورا ہدایت کی۔ اس کی لڑکی چند روز بعد اپس آجھی تو ایک روز پر و فیسر آرڈن اس سے ملتے ہیں۔ اس کی لڑکی کے آدمی اس کی خفیہ طور پر نگرانی کر رہے

گا۔ چارہ فوجی۔ اتفاقاً وہ تمام اساد بند جو جلتے گی اور اس کے ساتھ ساختہ ایک یعنی رجھٹ بھی اس کے حصول کے لئے فوری طور پر حرکت میں آ جائیں گے۔ اس لئے اس کے لیک آؤٹ ہونے سے پہلے ہی پیشہ وک ہمارے پاس واپس آ جانا چاہیے۔ دزیر اعظم نے کہا۔

"یہ روایات سے کب جایا گیا تھا۔" کرنل فریڈی نے پوچھا۔ "ایک ہفتہ ہوا ہے۔ اور پروفیسر آمڈن کو اس پر کام کرتے تین روز ہو گئے ہیں۔ اور ہم رخاں ہے اس نے دھرمے ہی۔ دن اس کا سودا کیا اور لڑکی کے ذریعے اسے پاکیشیاں خا دیا۔ چنانچہ اسے پاکیشیاں زیادہ سے زیادہ دد دز ہوتے ہوں گے۔ شیکھ یہ پرندہ اس تدریجی ہے کہ اadal توہین کے ساتھ انوں کو اس کی کچھ نہیں آنی یکن آجی تھی تو اس پر کام کرنے کے لئے کم از کم ایک ماہ تول زمانہ اس کے بعد ہی اس کی صحیح علیک کو سمجھا جا سکتا ہے۔ اور اس کے لئے یہی انہیں نصوصی ساز درسامان تیار کرنا پڑے گا۔ دزیر اعظم نے جواب دیا۔

"اس پر میں نے کام کرنی فوٹوں سکتا ہے۔" کرنل فریڈی نے کہا۔ "ماں۔ یہی نے اسے منگوایا تھا۔" دزیر اعظم نے جواب دیا۔ اور ہمیزگی دراز گھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا فوٹو گماٹ نکلا اور کرنل فریڈی کی طرف بڑھا دیا۔ کرنل فریڈی نے فوٹو کے کام سے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ دھرمی ایک چھوٹا سا پرندہ تھا۔ یہیں کی ڈیا گئنا۔ کرنل فریڈی اُسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے فوٹو گماٹ

جب میں ڈالیا۔

"اس سو دے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکیشیاں اس کی اصل اہمیت کا پہلو سے علم تھا۔ درد وہ سو دا نہ کرتے۔" کرنل فریڈی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ پروفیسر آمڈن نے انہیں اس کے متعلق بڑی کیا ہو۔" دزیر اعظم نے جواب دیا۔ اور کرنل فریڈی نے اثاثے میں سرہل دیا۔

"ٹھیک ہے۔" میں کو شش کرتا ہوں کہ فوری طور پر پیشہ لک دا پس حاصل کروں۔" کرنل فریڈی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "آپ نے اس سدمیں کیا منصوبہ بنایا ہے۔ مجھے بتاؤ۔" کہنے لئے اس بارے میں شدید تشویش ہے۔" دزیر اعظم نے بھی کہی کہی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سہ کچھ کہہ نہیں سکتا۔ مجھے فوری طور پر پاکیشیاں ہاتھ سے گا۔ دبال جا کر ہی پتھر چل سکتا ہے کہ یہ پیشہ لک اکرم پاشا کے ذمے کہاں پہنچا ہے۔" اس کے بعد اس کے حصول کے لئے منصوبہ بنہیں ہو گی۔ بہر حال آپ بے نکر میں۔ اب یہ کام میرے ذمہ نگی ہے۔ میں اپنی جان دے کر بھی اسے پوچھا کر دیں گا۔"

کرنل فریڈی نے کہا۔ اور دزیر اعظم نے سرہل تھے ہوئے اس سے مصائب کیا اور کرنل فریڈی کیسین ہمیں کو ساتھ لئے چھپر سے باہر آ گیا۔

فیاض نظر آگیا تو اس نے کارروک دی۔ اُسے چرت اس بات پر ہوئی حقیقت کہ ایک عام سے ایکیشٹ میں فیاض کی موجودگی کس کھاتی ہیں جوئی یہ تو پولیس کیس تھا۔

”یہ بات تھیں۔ ابھی یہاں سے رحمان اور دیگر اعلیٰ افسران پہنچنے والے ہیں۔ اور تم جانتے ہو تمہارے ڈیٹی کا روئے تھیں یہاں دیکھ کر کیا ہو گا؟“
فیاض نے جواب دیا۔

”روید کیا ہوتا ہے۔ سرپرست شفقت پھر گے۔ دادا یعنی عمر کی دعادیں گے۔“ عمران نے جواب دیا۔ لیکن اس کی نظر اب پولیس کے درمیان بھی جوئی دولاشوں پر بھی جوئی تھیں۔ جن پر سفید گلکے پڑتے ڈال دیتے گئے تھے۔

”اوے خدا کے لئے ابھی مل جاؤ۔ جب سر رحمان والیں چل جائیں۔ پھر بے شک آجنا دندہ دھ مجھ پر خواہ خواہ یہ سڑیں گے۔“ فیاض نے تیزی پر بھی میں کہا۔

”بریں گئے تو فصل اچھی ہو گی۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ تحفظ سالی کا شیخہ خڑہ پیدا ہو جاتا ہے۔ دیسے بانیِ دادے۔ یہاں ہو کیا ہے۔“ عمران نے بڑی سے نیازی سے کہا۔

”ہونا کیلئے ہے ایک ایکیشٹ ہوا ہے۔ اس کا دکا نیٹے رنگ کے ٹک سے۔ ٹک ڈنائیوڑ رہا ہو گیا ہے۔“ فیاض نے اُسے ٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم نے شاید پہنچے کبھی لا شیں نہیں دیکھی تھیں۔ اس لئے ڈیٹی نے سوچا ہو گا کہ تم جا کر لا شیں دیکھو لو۔ کہ ایسی جوئی میں لا شیں۔“ عمران

عمران نے بڑے الہمیان سے کارروک اور پرمندانہ کھول کر پہنچے اتر آیا۔

”اوہ عمران تم۔ اور یہاں۔ کےے ۲۴۔“ فیاض نے تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے گھا۔

”کیوں یہاں باخ نہیں ۲۴ کے کی۔“ عمران نے مکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اس وقت نیکا پہاڑی کے دامن میں موجود تھا۔ اچ سامی سیکرٹ سروس نے نیکا پہاڑی پر سکنک منٹنے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اور عمران اسی سکنک میں شرکت کرنے کے لئے جا رہا تھا کہ دامن میں پہنچتے ہی اُسے سرک کے کنارے پولیس اسٹیشن کوڑی نظر آئی۔ کسی کا۔ کا۔ ایکیشٹ ہونا نظر آ رہا تھا۔ ایک طرف نیٹے رنگ کا نظر آئی۔ کسی کا۔ کا۔ ایکیشٹ ہونا کھڑا ہوا کھڑا تھا۔ عمران شاید اسے نظر انداز کر کے ۲۴ کے بڑھ جاتا لیکن پھر اُسے اچاک پولیس کے درمیان کھڑا

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ مرنے والے بے حد اہم آدمی ہیں۔ ان میں سے ایک سعادت کار اکرم پاشا ہے اور دوسرا کوئی سامنہ نہیں ہے۔ بعچے تفصیل معلوم نہیں۔ سعد حمان نے بھٹے نون پر خودی طلب پڑھاں پڑھنے کا حکم دیا۔ اور یہاں آگیا۔ اب وہ خود آنے والے میں ہے۔ فیاض نے جواب دیا۔

"اوہ۔ سامنہ مان اور صفات کا۔ یہ سائنس ان کو نہیں بے کچھ پر چلا۔ عمران نے تشویش بھرے بھی میں کہا۔

"ایسی بیماری سے متعلق کوئی سامنہ مان ہے۔ یہ دیکھو، اس کا کافی ڈیکن پیز قم ہیاں سے نو، کھسک جاؤ۔" فیاض نے جیب سے اپن شناختی کارڈ نکال کر عمران کی طرف پڑھلتے ہوئے کہا۔

عمران نے ایک نظر کا دی ڈالی۔ سامنہ مان کا تعلق دا ہی بیٹھی بیماری سے تھا۔ اور اس کا نام کارڈ پر فاکٹر ایشن شد کھٹا ہوا تھا۔ کارڈ پر اس کا قوڑ بھی موجود تھا۔ یک دہ عمران کے لئے قطعی نام نہیں تھا۔

اُسی لمحے درد سے تیر سائرن بجھنے کی آفیز سنائی دینے لگیں۔

"اوے اوے۔ خدا کے لئے پیز عمران، اس وقت تھی جاؤ۔ سعد حمان آہے ہیں۔" فیاض نے بوکھلاتے ہوئے اندامیں عمران کو دنیوں بھتوں سے پرکار کارپی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"اوے اوے ڈیہی ہی آہے ہیں۔ کوئی جن بجدوت تو نہیں آہتا۔ آخر میرے یہاں نظر آنے پر تم اتنے کوئی بوکھلاتے ہوئے ہو۔" عمران نے اس کی بوکھلا جبٹ پر حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوے آج صبح ہی بھڑپ ہو چکی ہے۔ اور سعد حمان نے دھمکی دی ہے کہ اب میں اگر تمہارے ساتھ کہیں نظر آیا تو وہ مجھے اپنے بھتوں سے گولی مار دیں گے۔" میں تھیں تفصیل بعد میں بتاؤں گا پیڑی۔" فیاض اور تیریا دہ بوکھلا گیا تھا۔ کیونکہ سائرن کی آذانیں اب اور تیریا دہ تیری سے نزدیک آنے لگ گئی تھیں۔

عمران فیاض کی خلاف توقع بوکھلا جبٹ پر خاص اسیں ہو گیا۔ کیونکہ اس سے پہلے اس پر ایسی بوکھلا جبٹ کبھی طاری ہوتی اس نے نہ کھکھی تھی۔ بہرحال وہ کار میں جیٹھا اور اس نے کار تیری سے آگے بڑھا دی۔ فیاض اس کی کار کے جاتے ہی تیر کی طرح ددبارہ جاتے خادش کی طرف بڑھ گیا۔ یکن ظاہر ہے عمران کے ذہن میں فیاض کی اس عرکت سے جو کھدید تھا جو ہمچی تھی وہ اس بارے میں تسلی کئے بغیر کہے آگے جاسکتا تھا۔ چنانچہ عمران نے ذرا سا آگے جا کر دنبوتوں کے ایک جھنڈی میں کار جوڑ دی۔

اوہ دلماں دک کر اس نے کار کے ڈریش پورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک خادھ کھولا۔ اور اس میں سے یہ میں میکاپ باکس باہر نکالا۔ یک دفعہ سے لمحے اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اور میکاپ اپ باکس دا پس خانے میں ڈال کر اس نے خانہ بنہ کر۔ اور پھر ترانسیور کی فرکونسی سیٹ کرنے لگا۔ اُسے خیال آگی تھا کہ اس کے ساتھی اس کے انتظار میں ہوں گے۔ اور یہاں اُسے کوئی ایسی اہم بات نظر نہ آہی تھی جس کے لئے وہ اتنا ترد دکرتا۔ چنانچہ اس نے مزید تحقیقات کے لئے ٹائیکر کو استعمال کرنے کا یہ وگر اصم بنالیا۔

"ہیلو۔ عمران کا لگاں اور۔" عمران نے تائیکر کی فرکونسی

سیٹ کرتے ہی فرانسیسیہ آن کر دیا۔

ویس ٹائیگر کی سودبائی افاز سنا فی دی
کام ہو گا۔ اور ٹائیگر کی پہنچی کے دامن میں ایک دیہنگ کی دلش کار
ٹائیگر نیک پہنچی کے دامن میں ایک دیہنگ کی دلش کار
کا نیٹ رنگ کے ہمیوں لوڈرک سے حادثہ ہوا ہے۔ دو لالشیں بھی
دہان ہو گوہ ہیں۔ پویس کے ساتھ ساتھ سپرینٹنڈنٹ فیاض بھی موجود ہے۔
اور سرحدان اندھیرا اعلیٰ حکام ہی دہان پہنچ رہے ہیں۔ تم نے اس
کی پورٹ مجھے کرنی ہے۔ کریکیا معاملہ ہے۔ کامل اتفاقیلی روپرٹ
اوور۔ عمران نے سمجھے ہے یہ میں کہا۔

ٹائیگر ہے سہ۔ میں ایکی دہان پہنچ جاتا ہوں اوور۔ ٹائیگر نے
جواب دیا۔

ایمانی طور پر مجھے فیاض نے صرف اتنا بتایا ہے کہ ان میں سے ایک
لاش ایک سفارت کا۔ اکرم پاشا کی ہے۔ اور دوسرا ایک سانچس دان
ڈاکٹر ارشد کی ہے۔ یکن سرحدان کی آمد کی وجہ سے مجھے موقع سے
ہٹنا پڑا ہے۔ تم تفصیلی پورٹ تیار کرو کر یہ کون لوگ ہیں۔ ٹوک نہیں کہا ہے۔
اور اس کو اتنی اہمیت دکوں دی جا رہی ہے۔ پورٹ زیر و دن فرانسیسیہ دینا
اوور ایشہ آل۔ عمران نے کہا اور فرانسیسیہ آن کر کے اس نے کا
آگے بڑھا دی۔ اُسے یقین تھا کہ اب ٹائیگر سب کچھ تفصیل سے معلوم
کرے گا۔

تھوڑی دیر بعد وہ نیک پہنچی پر پہنچ گیا۔ اس نے کار ایک سائیڈ
پر پار کی اور پھر نیچے اتر کر وہ اس طرف بڑھ گیا جہاں سیکرٹ مرس

کے ارکان نے پنک پاٹ منتخب کیا ہوا تھا۔



ٹائیگر کی سپورٹس کار خاصی تیز فماری سے وارا حکومت
کے شماںی ہے جن موجود ہمایوں کی طرف جلتے والی ہٹرک پر دوڑی جا
رہی تھی۔ ڈرامی ہو گا۔ سیٹ پر ایک نوجوان جھٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم
پر ڈمای یوں سعل جیسی یونیفارم تھی اور یعنی پر ایک لوڈنگ کمپنی کا مخصوص
بنجھ بھی لگا ہوا تھا۔ اس کا چھرہ جذبات سے سرخ ہوا تھا۔ وہ بار بار اپنے
کوٹ کی جیب کو تھپتی کر کر شاید اندر موجود کسی چیز کا یقین کرتا اور پھر ایک سیدھی
پرپاؤں کا دیبا کا اور زیادہ بڑھا دیتا۔ کوٹ کی آندھی ونی جیب میں موجود
چیز کے ملی کا احساس ہوتے ہی اس کا چھرہ جذبات کی تیادتی سے اور
زیادہ سرخ ہی جاتا۔

اُسی لمحے اچانک ڈیش بورڈ سے توں توں کی مخصوص آوازیں سنائی
دینے لگیں۔ نوجوان نے چونکہ کار کی رفتار کم کی اور پھر بیک مرد پر

چیزے دیکھتے ہوئے اس نے کار کو سائید پر کر کے روک دیا۔

کار درکشے ہی اس نے جلدی سے ہاتھ پڑھا کر ڈالیں بود کرنے پا گیا۔
پا گیا۔ ہاتھ پر ایک بیٹھا تھا تو لوگوں کی آواز دل کی سجائے ایک بھاری پی
مردانہ آواز ڈالیں پورٹ سے سننی دیتے گئی۔

ڈیلو ریڈ سرکل — میلو ریڈ سرکل اور ”۔“ بولنے والے کا ہجہ
بھاری ہونے کے ساتھ ساتھ انہی کو خست بھی تھا۔

”یہ ریڈ سرکل بھری تو اسندھ اور ”۔“ نوجوان نے بٹے
مود باشیے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نام بتا دو اور ”۔“ دوسرا طرف سے پوچھا گیا۔

”ابرٹ ڈیوڈ اور ”۔“ نوجوان نے مود باشیے میں جواب دیا۔

”ڈپ کوڈ اور ”۔“ ایک بار پھر دوسرا طرف سے سوال کیا گیا۔

”زیر دنیروالیون اور ”۔“ البرٹ ڈیوڈ نے جواب دیا۔

”یہ ڈیوڈ کیا پورٹ ہے اور ”۔“ اس بار دوسرا طرف
سے قدسے المیتانا بھرے ہیجے میں پوچھا گیا۔

”کامیابی پاس و کشمی پاس پی۔ ایں میری جیب میں ہے پاس۔
اور میں جیل کو اڑا کر ملے ہوں اور ”۔“ ڈیوڈ نے انہی کو ہجھش
لے چکیں کہا۔

”اوہ — قصیلی روپرٹ دو اور ”۔“ دوسرا طرف سے انہیانی

پر جو شاہد چوکے ہوئے ہیجے میں پوچھا گیا۔

”باس۔ پر دگرام کے مطابق میں ٹکرم کے نیلگا پہاڑی کے دامن
میں موجود تھا۔ جیسے ہی مطلوبہ کار رومیں پہنچی میں نے اچانک نکل کر ایک بیٹھ

کہہ کامیں دو افراد سوار تھے۔ دو فوٹ شدید زخمی ہو گئے۔ میں نے
ان کی تلاشی لی تو ان میں سے ایک کی خفیہ جیب سے بھی پی۔ ایل مل گیا۔
تلاشی کے درمیان تی دو فوٹ میری موجودگی میں بی ختم ہو گئے۔ چیزیں
یہ دنیا سے بھاگ کھڑا ہوا اور پھر پیش سٹپ پر کھڑی کار رک
پہنچ گیا۔ میں نے تعاقب کا خاص خیال رکھا۔ لیکن سڑک پر کوئی آمد و فتح
نہ تھی۔ میں کار سے کہاب ہیڈ کو اڑا کر بھاگا۔ کہ آپ کی کال آگئی
اور ”۔“ ڈیوڈ نے پر جو شاہد ہے میں کہا۔

”گڈ۔“ دینی گڈ۔ تم اب کہاں ہو۔ لوگوں بتا دا اور ”۔“

دوسری طرف سے مسٹر پھر سے بھجے میں پوچھا گی۔

”الظافر روڈ کے تیسویں سگ میل کے پاس ہوں پاس اور ”۔“
نوجوان نے سامنے موجود سگ میل کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

”او۔ کے۔“ اب تم دیہن رکے ہو۔ تھری سکس کو میں مہماں سے
پاس بھی رہا ہوں۔ کوڈریڈ ای و ہو گا۔ تم پی۔ ایل اسے دے کہ دا پس

نیم دیا۔ میٹ پر چھے جاؤ۔ میرا بھیڈ کو اڑا کر آنا دست نہیں ہے اور ”۔“
دوسرا طرف سے جواب دیا گیا۔

”میں پاس۔“ جیسے آپ کا حکم پاس اور ”۔“ ڈیوڈ نے
قدمے میاوس ہیجے میں کہا۔

”او۔ کے۔“ انہی تھاٹ دھننا اور بائیٹہ آں۔“ دوسرا طرف
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈالیں پورٹ سے دوبارہ ٹوٹوں ٹوٹوں کی

آوازیں نکھنے لگیں۔ ڈیوڈ نے ہاتھ برٹھا کر بیٹھن آٹ کر دیا۔ اور سچے
نکھنے انداز میں سیٹ کی پشت سے سکھا دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا۔

"جیک ہے۔ یہ تو" ڈیوٹ نے الہینا بھرے انہائیں سر
ہلایا اور جیب سے ایک چھوٹا سا پوزہ جو سفید رنگ کے ٹشوپیز پر جن
لیٹا ہوا انقا نکال کر تحری سکس کی طرف بڑھا دیا۔ تحری سکس نے انسو
بڑھ کر کھول کر اُسے غور سے دیکھا اور پھر اُسے اپنے ساتھی کی طرف
جو اس کے پیچھے خاموش کھڑا تھا بڑھا دیا۔

"یہ کب ہے یہی ہے۔ تم اسے باس تک پہنچا دو" تحری سکس نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اور اس کے ساتھی نے سر
تھری سکس نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اور اس کے ساتھی نے سر
بلاستے ہوئے وہ پوزہ لیا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔
ڈیوڈ تم سائیڈ سیٹ پر ہو جاؤ۔ میں نے تھہارے ساتھ زیر و
یادگار پہنچا ہے۔ تحری سکس نے کا کے آگے بڑھ جلتے
پر مسکرا کر ڈیوڈ سے کہا۔

اور ڈیوڈ سہ ہلانا ہوا دبایوںگ سیٹ چھوڑ کر سائیڈ سیٹ پر
کھک گیا۔ ظاہر ہے تحری سکس اس سے بٹا عہدیار تھا۔ اور
اُسے اس کا حکم مانتا ہی تھا۔

پھر ڈیوڈ بیسے ہی دوسری سیٹ پر پہنچ کر کا۔ دوسرا سے لئے
اس کی آنکھیں جیرت سے پیٹنے لگیں۔ سیکونگداب تحری سکس کے
ماں تھیں سائنسر لگا ہوا دیوار اور لنظر آتے لگا تھا۔ اور پھر اس
سے یہ لے کر ڈیوڈ کی زبان بھی روگر پر ہو جو دکھری سکس کی انکھی حرکت
میں آئی اور لھک کی آواز کے ساتھی گوئی سیدھی ڈیوڈ کے
دل میں گھس گئی۔ ڈیوڈ جمع نادر کر پہلو کے بل سیٹ پر گر گیا۔ اس
کا جسم تیزی سے مرٹنے تڑپنے لگا۔ اُسی لئے دوسری یاد لھک

بیسے اُس کے اس حکم سے سخت مایوسی ہوئی ہو۔ شاید اس کا خیال
تھا کہ اتنی بڑی کامیابی کے بعد جب وہ خود باس کو جا کر بی۔ ایں پیش
کرے گا تو باس یقیناً اس کی کار کر دی گی کو سر لے گا۔ اور اسے
کوئی انعام دیا جائے گا۔ لیکن باس نے نہ ہی تھری سکس میں کوئی حکم
کہا تھا اور نہ ہی اُسے ہمیہ کو اس میں آئے کی اجازت دی ہتھی اسے
اس کا سامان بخوش دو لوگ ختم ہو گیا تھا۔ اُسے ریڈ سرکل تنظیم میں دنام
ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اس نے دھ جاہت تھا کہ اُسے کوئی بڑھ کر
دیا جائے۔ اور موجودہ منش جب اس کے ذمہ لگا، گیا تھا تو اُسے لیقر
ہو گیا تھا کہ اس میں کی تکمیل کے بعد اسے لذما تنظیم میں کوئی بڑا عمل
میں گا۔ اس نے دھ لے دخوش تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب وہ ایک
ابن بھی اُسے نہ بڑھ سکت تھا۔

ابھی اُسے میٹھے دس پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ایک
بڑی سی کار اس کے قریب آ کر گئی۔ اس میں سے دو افراد باہر نکلے
ڈیوڈ ان میں سے کسی کو نہ پہچانتا تھا۔ وہ کار کے رکھتے ہی جو کم کر
سیدھا ہو گیا۔

"ہیلو ڈیوڈ۔ میں تحری سکس ہوں۔" ایک فوجان نے دیکھا
کے قریب آتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور ڈیوڈ کے قریب ہوئے
ذہنے پڑ چکے۔

"ادہ۔ کو ڈیتا؟" ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔
"ریڈ ایرو۔ ابھی باس نے تھہیں کا ل کیا تھا۔" تحری سکس
نے اُسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تھا جسے تھری سکن نے بی۔ ایں دیا تھا۔ وہ شاید کامے کر گیا انہیں تھا جکہ وہیں کسی چنان کی آئیں رکھا جو اتنا۔

"چو جلدی نکل جلو۔ ایسا نہ ہو کہ دھماکہ سن کہ کونی آجلتے" تھری سکن نے تیر لہیں میں کرا۔ اور دادا نہ کھول کر وہ سائیڈ سینٹ پر بیٹھ گیا۔ اور کاتیزی سے آٹھے کی طرف بڑھ گئی۔

یکن ابھی انہوں نے ایک بھی موڑ کا نہ تھا کہ اچانک مرٹک کے دمیان انہیں ایک بھاری چنان پڑی ہی نظر آئی۔ چنان اس طرح گئی ہوئی تھی کہ اس کی سائیڈ سے تنگ ساماستہ باقی رہ گیا تھا۔ نوجوان نے کار کی، فتار کم کی اور اس تنگ جگہ سے کار کو آہستہ سے احتیاط سے نکالنے لگا۔

"یہ چنان بھی تو یہاں نہ کھی۔" تھری سکن نے تشویش بھرے لہجے میں اور حادھہ دیکھتے ہوئے کہا۔ یکن اس سے پہلے کہ دیا یور اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک مرٹک کی پیشی طرف سے چار سر اپھر سے اور پھر ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ پشاگونج اٹھی۔ تھری سکن اور ٹیبا یور دونوں کے ہنق سے زندہ چینیں نکلنے اور وہ دہیں سیوں یہی لٹھک گئے۔ کار کے دل بھی ایک دھماکے سے بہت ہو گئے تھے۔ اور کار اُسی تنگ جگہ میں مرٹک سے پہلے سی گئی تھی۔ خاتر تنگ چند لمحوں تک مسلسل ہوئی ہی۔ کار کی باڈی اس بے شناہ فارٹا گستے چلنی سی ہو گئی تھی۔

"وہی گہرہ تھری سکن۔ تم ما قعی ماہر فن ہو۔" شیرنگ پر بیٹھنے ہوئے اس کے ساتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ دہی ساتھی فارٹا گستے ہوئے کہا۔ اور مرٹک کے نیشیب سے اپھرنے والے چاروں

کی آدا نا بھری۔ اور ڈیوڑ کے تروپتے ہوئے جسم کو ایک اور جھکا لگا۔ اور اس کے ڈنڈ پر سیڑے ہو گئے۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

تھری سکن نے جدی سے ریواں روپاں جیب میں رکھا اور ماحصل کر ڈنڈ پر گیٹ سیٹ پہنچ گیا۔ اس نے کار کو ایک جھکتے سے آگے بڑھا اور پھر سیک مرٹک کو دیکھتے ہوئے تیزی سے اس نے کار کو آگے بھانٹے کی سبکے سائیڈ کی طرف لے گیا۔ یہاں چونکہ مرٹک کافی سی تیزی سے دروازہ کھولنا اور باہر جعلنا ناگزیر تھا۔ وہ بڑے ساپر انداز میں مرٹک پر دل ہوتا ہوا آگے جا کر رک گیا۔ اور کار اُسی طرح تیز سرعتی سے چلتی ہوئی کھاتی تھی۔ کار کی سائیڈ سکن نے بھی کی کار کے ہیوں نے زمین چھوڑ دی۔ اور پھر وہ کسی بھاری پھر کی طرح نجی کھاتی ہیں ایک خوفناک دھمکے سے جا گئی۔ تھری سکن اسکے کھڑکا ہو چکا تھا وہ دوڑتا ہوا کنادے پر گیا۔ کار کے دھمکے سے پھر میں ٹھانوں پر گرنے سے پہنچے اٹھ گئے تھے۔ اور اس میں آگ جھٹک اٹھی تھی۔

اُسی لمحے تھری سکن کو اپنے پیچھے کار چلنے کی آدا نا لی تو وہ بھلی کی تیزی سے مڑا۔ یکن دوسرے لمحے اپنی ہی کار دیکھ کر اس کے بیوی پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ کار اس کے قریب آگر کر گئی۔

"وہی گہرہ تھری سکن۔ تم ما قعی ماہر فن ہو۔" شیرنگ پر بیٹھنے ہوئے اس کے ساتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ دہی ساتھی فارٹا گستے ہوئے کہا۔ اور مرٹک کے نیشیب سے اپھرنے والے چاروں

یہ سے قوں ٹوں کی مخصوص آوازیں بدلنے لگیں۔
”ایس پی۔ ٹوٹنڈا ناگ اور“ چند لمحوں بعد ایک بھائی
آواز بے میں سے نکلی۔

”باس۔ رائف بول رہا ہوں۔ ہم نے ایک کر دیا ہے۔ میکن
پی۔ ایل انہیں خدا۔ شہی ان دونوں سے اور نہیں کام سے اور“
رائف نے تیز لمحے میں کہا۔
”اد۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ہی ڈیوٹی سے پی۔ ایل
وصول کیا ہو گا اور“ بھائی آواز نے پریشان لمحے میں کہا۔
”باس ہم نے اپنی طرح ملاش کیا ہے اور“ رائف نے
جواب دیا۔

”اد۔ کے۔ شاید انہوں نے اسے مزید حفاظتی اقدام کئے
کے ساتھی لا شوں کو چھوڑ کر کار کی طرف بڑھ گئے۔ میکن کار
کے ساتھی لا شوں کو چھوڑ کر کار کی طرف بڑھ گئے۔ میکن کار
ادٹ پیٹ کر رکھ دینے کے باوجود جب انہیں مطلوب چیز نہ ملی۔
دیہیں کسی چنان میں چھپا دیا ہو۔ تم لوگ دنیا سے نکل جاؤ۔ میکن دیہیں
کے ہمیشہ گوارثی میں موجود اپنے آدمی کو کہہ دیتا ہوں۔ اگر نی۔ ایل دنیا پیچا
ان کے پہنچ رکھ گئے۔

میخ اور ادیزی سے دوڑتے ہوئے کار کی طرف بڑھ گئے۔
”ان دونوں لا شوں کو باہر کھینچو۔ جلد ہی کرد۔“ پہلی آواز نے فتح
ہوئے کہا۔ اداس کے ساتھی تیزی سے کار کی طرف پے چند لمحوں
بعد ہی وہ دونوں کو کھینچ کر بابہنکال لائے۔

اد رحیم دینے والے نے انتہائی تیرغفاری سے ان کی تلاشی
لینے شروع کر دی۔ میکن دونوں کی جیسوں سے سوائے اسے کے اند
پکھ بہ آمدہ ہو سکا۔

”کار کی تلاشی لو جلدی۔ پی۔ ایل انہوں نے کامیں ہی چھپا یا نہ؟“
حکم دینے والے نے اور زیادہ متوضش لمحے میں چھ کر کہا۔ ادنا
کے ساتھی لا شوں کو چھوڑ کر کار کی طرف بڑھ گئے۔ میکن کار
ادٹ پیٹ کر رکھ دینے کے باوجود جب انہیں مطلوب چیز نہ ملی۔
دیہیں اپنے اتر گئے۔ اد مختلف چنانوں کی آڑتے کر دہ ایک سر
ماستے سے ہوتے ہوئے کافی پیچے رکھ چھے گئے۔

سب سے آگے ہی شخص دوڑ رہا تھا جو حکام دے دے تھا
پہنچ کر دہ رک گیا اداس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے ۶ نے داولہ
رکھنے کا اشارة کیا۔ اور وہ سب چنانوں کی ادٹ میں دیکھ گئے
حکم دینے والے نے جلدی سے جیب سے ایک ڈبہ نہاد
تم کا ٹرائسیڈریکا ل۔ اداس کی سائیٹیں لٹکا ہوا بن دیا۔

"اچھا۔ اب تم بھی بونے کے قابل ہو گئے ہے۔۔۔ تنویر نے نھانی پر
آنکھیں نکلتے ہوئے کہا۔ اور سب تنویر کی بات سن کر بینس پڑے۔
"ایک بات ہے۔ عمران کے بغیر کوئی مختل بھی پر واقع نہیں ہوتی۔ اب
دیکھو ہم ہم اپنے کپنک مٹانے آئے ہیں۔ میکن اس طرح ہاتھ پر ہاتھ دھرے
بیٹھے ہیں جیسے کسی کی ناگز خوانی پر آئے ہوں۔۔۔ چوہان نے کہا۔
"تو کیا کریں۔ ناچیں کو دیں۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

"ظاہر ہے کچک تو نام سی ناچتے اور کو دنے کا ہے۔ آڈی جس بک
عمران نہیں آ جاتا۔ تاش کی باذ میں کیوں تہو جائے۔۔۔ کیپشن ٹھیل نے
کہا اور پھر سب نے اس کی ہاتھ میں ہاں ٹال دی۔۔۔ جو لیا نے اشٹے
ہوئے کہا۔
"تم توگ تاش کھیلوں۔۔۔ فدا اور ادھر گھوم پھر آؤں۔۔۔ جو لیا نے اشٹے

"عمران کو اب تک آ جانا چاہتی ہے۔ وہ کہاں رک گیا۔۔۔ صحن
نے جھیل کے پانی میں ننگے پر ڈالتے ہوئے کہا۔
"ماستے میں کوئی لڑکی مل گئی ہو گی۔۔۔ ساتھ میٹھے ہوئے تنویر نے
جیسا منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

جو لیا ہاں سے جلت کر دیئں طرف کو بڑھتے گئی۔ اس نے گلابی رنگ کے
انہائی قیمتی کپڑے کا اسکرٹ پہننا ہوا تھا۔ اور گلابی رنگ کے اس اسکرٹ
نے اس کی خوب صورتی کو اور زیادہ کرو دیا تھا۔۔۔ جو لیا کے کافلوں میں ہیرے
کے ٹالپ سنتے اور گھے میں پڑی جوئی پالائیں کی چین میں بھی ایک خوب صورت
سامنہ ارجمند ہوا تھا۔ ہیرے کی چمک نے اس کے گاؤں کو اور زیادہ چمک داد
بات دیا تھا۔۔۔ عام طور پر جو لیا جیز کی ٹیکون اور شرٹ استعمال کرتی تھی۔ اور
نیو اور دیک اپ سے دور بھاگتی تھی میکن ظاہر ہے پنک برجانے کے
لئے اس نے آج خصوصی اہتمام کیا تھا۔

"پھر تو تنویر۔ اچھے خاصے ماحول کو نانو شگوارست بناؤ۔۔۔
کیپشن ٹھیل نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
"اس نے کیا بناتا ہے۔۔۔ یہ تو پہلے سے ہی بناتا یا ہے۔۔۔ نھانی
نے سکلاتے ہوئے کہا۔

غیر ملکی اب کیجیں ہیں داخل ہو کر اس کی نظر وہ سے غائب ہو چکا تھا۔ جو لیا
کے ذہن میں عجیب سے خالات آئے گے۔ لیکن دوسرے نامے دوپتے
میں پر خود ہی نہیں پڑی۔

”سیکرت ایجنٹ بن کر اب بھے ہر چیز مشکوں نظر نے مگ کی ہے۔
جو لیا نے بڑا تے ہوتے کہا۔ اور پھر آہت آہتہ آگے بڑھنے لگی۔ اجنبی کی
شاث گئی پھر کے قریب ہی پڑی تھی۔ جو لیا جیسے ہی اس پتھر کے قریب
پہنچی دہ شاث گئی کو دیکھ کر چوکی۔ اور پھر اس نے جھک کر شاث گئی کو
انداختا چاہا۔

”اسے اسے کیا کہ ہی ہو۔“ اچانک کیجیں کی طرف سے
ایک جیخی ہوئی غصیلی آدا نشائی دی۔ اور جو لیا نے شھماں کر رکھ کر پھر یا۔
ہی غیر عکی کیجیں کے دعا زے پکھڑا تھا۔

”سودہی۔“ شاث گئے بے حد خوب صورت ہے اس لئے میں اسے
قریب سے دیکھنے چاہتی تھی۔“ جو لیا نے مکراتے ہوئے کہا۔

”عویلان کو اسحاق کے قریب نہیں جانا چاہتے۔ دہ تو خود مجسم اسحاق ہوتی
ہیں۔“ اجنبی نے مکراتے ہوئے کہا۔ اقتیزی سے جو لیا کی طرف
پڑھا آیا۔

”محظی میکم کہتے ہیں اور میرا تعلق نادا سے ہے۔“ اجنبی نے
قریب آگر مصلحتی کے لئے باقاعدہ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام صوفیت ہے۔ میں سوئں ہوں۔“ جو لیا نے تصرف
پتا تھا۔ اس کا قاعده اپنا لاقرٹھا کر مصالحتی کیا۔ کیوں مکد بہر حال
وہ غیر ملکی تھا۔ اور جو لیا نہ چاہتی تھی کہ غیر ملکی اسے یہیں کا باشندہ سمجھوئے۔

وہیں طرف نہ اس آگے بڑھنے پر وہ ایک بل کھاتی ہوئی گلڈنڈی پر
پیچ گئی جو الائچی کے دنخون کے جھینڈتے گرد تھی۔ نیچے گہرائی میں جی
چی تھی۔ جو لیا کو یہ منقربہ حد سین لگا تھا۔ چنانچہ وہ گلڈنڈی پر جلتی
ہوئی۔ نیچے اتمی گئی۔ الائچیوں کے جھینڈتے گرد کر وہ جیسے ہی آگے بڑھی۔
مشہماں کو دیکھنے کی وجہ سامنے ہی کڑھی کا ایک خوب صورت سائیں تھا۔
جس کے باہر سارہ رنگل کے ایک پتھر پر ایک غیر عکی مٹھا ہوا تھا۔ اس کے
باہمیں ایک شاث گئی تھی۔ اور وہ سرا تھا۔ آسمان کی طرف غور سے
دیکھ رہا تھا۔

جو لیا اسے اس طرح آسمان پر غورتے دیکھتے دیکھ کر ہی شھکھی تھی۔
کیونکہ آسمان بالکل صاف تھا وہاں کوئی ایسی چیز نہ تھی ہے اس طرح غور
سے دیکھا جا سکتا ہو۔ اجنبی نے جو لیا کو نہ دیکھا تھا۔ اس کی آنکھیں مسل
آسمان پر ہی ہوئی تھیں۔ جو لیا خا موش کھڑی چیرت سے دیکھتی ہی۔ اس
نے اس اجنبی کی نظر وہ سے تعاقب میں آسمان کی طرف بھی دیکھا۔ لیکن دنماں
پکھ جانی نہ تھا۔

جو لیا چیرت نہ وہ انداز میں آگے بڑھنے لگی۔ غیر ملکی نے آہت سن کر
ایک بلوک کے پونک کر جو لیا کی طرف دیکھا۔ اس کے بلوں پر سکی سی
مکراتہ اہت اہری۔ اور پھر اس کی نظریں آسمان کی طرف اٹھ گئیں۔ دوسرے
لمحے اجنبی یک لخت اچھلا اور سکنی کی سی تیزی سے اٹھ کر کیجیں کی طرف دوڑ
گیا۔ جو لیا چیرت سے آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔ لیکن دوسرے لمحے
وہ آسمان پر ایک بھجتے ہوئے ستارے کو دیکھ کر پونک پڑی۔ یوں مگ رہا
تھا جیسے کسی نے فرشتے خارم کیا ہو۔ کوئی اشارہ دیا ہو۔

اور جو یاں نے سہ جلا دیا۔

"اوہ۔ اس کے مدرسہ میں کم۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ اب بھے اجازت دیجئے کافی وقت ہو گیا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ میرے ساتھی، بخوبی دھوکہ مٹھے ہوتے رہاں آجاتا ہیں۔ گذشتاہی۔ جو یہاں نے کہا اور

پھر واپس مر گئی۔

جب جو یاں الائچیوں کے ہجتہ کو کام کر کے دوسرا طرف پڑھی۔ تو اُسے اد پر پہنچاڑی پر مخا صاصا شود دغل حسوس ہوا۔ آوازیں اس کے ساتھیوں کی ہی لگتی تھیں۔ جنما پچھے اس کے قدم تر زخم ہوتے۔ یکن تر جب پہنچ پڑا اس کے پوں پر مسکا مہٹ تیرنے لگی۔ کیونکہ اب عمران کی آزادی سے واضح طور پر سننی دینے لگی تھی۔

"جس جنت میں ہو دی مدد، وہ جنت تو جنم سے بھی بدتر ہوتی ہے۔"

عمران کی آزادستا تی دے بھی بھی۔

"آپ کی حوصلہ ہے جسی ہوئی تھے عمران صاحب۔ یہ چارہ ای آپ کے بغیر بورپور بھی بھی۔" صحندر کی آزادستا تی دی اور جو یاں بھجوئی کہ اس کے متعلق ہی باشیں ہوئی ہیں۔ اس کے دل میں سرت کا چشمہ بے افتیار پھوٹ پڑا۔ اس کی گردیں تھیں اور جہاں پر پڑاگ بکھرنے لگے۔

"اڑے اڑے۔ میری خود کیتے ہو جئی۔ خود تو نیک لوگوں کو ملتی ہے۔ اور تو یہ بیانیک تو شاید اس دفعہ کوئی ہو گا۔" عمران کی آزادستا تی دی۔

اور اس کے ساتھ بھی سب کا مشترک قہقہہ سننی دیا۔

"یعنی میں جو یاں آگئیں۔" اسی لمحے نجاتی کی آزادستا تی دی۔ کیونکہ جو یاں اب درخت کی ادھ سے نکل کر سلمنے آگئی تھی۔ اور نجاتی

"گدھ۔ جتنا خوب صورت نام ہے۔ اس سے نیا دھم خود فلکیوں کے نام پیش کروں۔" میں نے مکراتے ہوئے کہا۔

"سدھ۔" اس وقت تو میں سیر کے موڈیں ہوں۔ اور میرے ساتھی پنک متار ہے ہیں۔ ہیں ہمہ ہوئی اوہ راہکلی۔ میں مدرسہ میں کم تر آسان پر مسلسل نفرین جائے کیا دیکھو رہے تھے۔ جو یاں نے مکراتے ہوئے کہا۔

"آسان پر۔" اورہ۔ میں نے ایک پرندے پر شاث گن کا فارم کیا تھا۔ یکن وہ زخم ہوتے کے باوجود ادائی جادہ نہ تھا۔ میں اُنستے دیکھو رہا تھا کہ کہیں گرتا ہی ہے یا انہیں۔ یکن وہ کم بخت مسلسل اٹا ہی گیا۔" میں کم نے بنتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس قدر خوب صورت شاث کی کی گولی بھی اس کی طرح خوب ہو گی۔ اور وہ یہ گولی رکھم میں چھپتے اپنے ساتھیوں کو دکھلنے لے گیا ہو گا۔" جو یاں نے مکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور میں کم اس کا جواب سن کر قہقہہ مار کر بہنس پڑا۔

"اوہ مسیں موفیم۔ آپ تو باشیں بھی خوب صورت کرتی ہیں۔" میں کم نے بنتے ہوئے کہا۔

"کھلیف کا شکریہ۔" دیے اس کیمیں کی یہاں موجودگی کی بھی سمجھنا ہیز آئی۔" جو یاں نے کیمیں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیمیں مکملہ سیاحت کی طرف سے الٹ کیا جاتا ہے۔ اور میں نے سے کا سب بخت کے لئے الٹ کرایا ہوا ہے۔" میں کم نے جواب دیا۔

نے بی اُسے پہلے دیکھا تھا۔

"واہ۔ یہ تو وادا تھی جو دی ہوئی ہیں۔ لیکن یہ جنت چوہنگہ کہاں چل گئی تھیں۔"

عمران نے کہا۔

"تم نے آنے میں اتنی دیر کیوں لگادی تھی؟" — جو لیتے اس کی

بات سنی انہی کرتے ہوئے غصہ لے لے ہیں کہا۔

"ارے ارے — دس نیکیاں نعم رہ گئی تھیں۔ اور ایک بندگتے

تباہی تھا کہ جس کی دس نیکیاں کم ہوں اسے بھٹکی جو مرطی سے۔ اس نے دس

نیکیوں کے لئے مادام اما پھر رہا تھا۔ بڑی مشکل سے پر نہ شدید فیاض

سے گھراؤ ہوا تو دس نیکیاں پوری ہوئیں" — عمران نے پڑھے سنجیدہ

بھٹکیں کہا۔ اور پوری محلہ قبور سے گونج اٹھی۔

"پر نہ شدید فیاض کے پاس نیکیوں کا شاک ہے عمران صاحب۔

خاور نے پہنچے ہوئے کہا۔

"ارے اس شیخ طاہ کے بھائی کے پاس نیکیاں کہاں سے آجیں

البتہ بندگوں کا قول ہے کہ اگر فیاض کے سر پر چیز لگاتی جائے تو پاپی

نیکیاں ملتی ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنے سر پر چیز لگائی تھی۔ ایک چیز میں ہی دس نیکیاں ال

جاتیں" — تنویر نے اس پر فتوہ کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا اسی نئے تم شہر ہیں سب سے نیک مشہور جو گئے ہو۔ کمال

ہے۔ لکھنی چیزوں روzaanہ اپنے سر پر لگاتے ہو۔ فدا حساب تو کریں" —

عمران نے کہا اور اس پار تنویر بھی منہ بنانے کی بیکاری میں ڈرام۔

"پر نہ شدید فیاض تھیں کہاں ملا تھا" — اچھا کس جو لیا نے

سنجیدہ لے لئے ہیں کہا۔

"کیوں کیا ابھی نیکیوں میں کمی رہ گئی ہے۔ تو جھانگر آدمی ہے۔

عمران نے بھی ترکی پڑھ کی جواب دیا۔ اور ایک بار پھر سب میں پڑے۔

"میں سنجیدہ گئی سے بات کرہ بھی ہوں۔ کیونکہ میں تینی خوبیے ایک شیر مکی

کو آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا۔ اور مجھے احساس ہوا کہ آسمان

بڑا شاء کے لئے ترقی فائز گیا۔ گیا ہے دیکھ کر وہ ساتھ دلے کیا ہے

میں دوڑ گیا۔ اس وقت تو میں نے زیادہ خیال تھا۔ لیکن اگر

داقی سپر نہ شدید فیاض کہیں قریب موجود ہے تو اس کا مطلب یہ ہے

سکتا ہے کہ کوئی فاردات ہوتی ہے۔ جو لیا نے انتہائی سنجیدہ لے لے

تھا کہا۔

"پر نہ شدید فیاض تو مجھے بات خواب ہیں ملا تھا۔ اب ظاہر ہے

بیتے جا چکے سپر نہ شدید فیاض کو چیز لگانے کا مطلب متفکر ہیں پہنچنے

کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ عمران نے جان بوجھ کر بات پستے

ہوئے کہا۔ لیکن وہ جو لیا کی بات سن کر جو کہ پڑھا تھا۔

"اوہ۔ پھر ہو گا کوئی اور بیکر۔" — جو لیا نے ٹوپی سانس لیتے

ہوئے کہا۔

"وہ غیر مکی بھی میری طرح آسمان کی طرف منہ کئے اپنی نیکیاں گن میا

ہو گا" — عمران نے کہا۔ جو لیا بھی میں پڑھی۔

عمران صاحب۔ کیا خیال ہے۔ آج یکم کی بازی نہ کھانی جائے

تمنہ کو دعویٰ ہے کہ وہ یکم میں دلّت پہنچیں ہے۔" — صفائی

بات کرتے ہوئے کہا۔

محسوس نہ کیا۔ اور عمران بھی یہی چاہتا تھا کہ ان کی بے خبری یہی دھاس کیوں کا چکر لگا آتے۔ جس کا ذکر جولیت کیا ہے۔ وہ ان کے سامنے کوئی بات اس لئے نہ کہنا چاہتا تھا کہ اس طرح پنکھ کا مزہ فتح ہو جاتا۔ پہلوی سے اتنے کروہ جیسے ہی الائچیوں کے جھنڈ سے آگے بڑھا۔ اُسے سامنے ہی لکھی کا یہی نظر آگی۔ لیکن کیسین کی عادت بتاہی تھی کہ دہلی کوئی آدمی رہائش پذیر نہیں ہے۔ حالانکہ جو لیانے کی تھی علیکی کا ذکر کیا تھا۔ عمران تیز قدر قدم اٹھاتا کیسین کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر اس کے خیال کے چین مطابق کیسین خالی پٹا ہوا تھا۔ البتہ کیسین میں بکھرے ہوئے یگرتوں کے گلوٹ سے کلوٹ سے بتا رہے تھے کہ یہاں پکھ دی پہنچ انسان موجود ہے۔ یہیں — عمران نے کیسین کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اصل پھر اس کی نظریں ایک کونے میں پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے کاغذ کے کرکٹے پر پڑ گئیں۔ عمران نے جھاک کر دہ کاغذ اٹھایا۔ دھمرے لمحے دھوکا کپڑا۔ کیوں کہ یہ کاغذ ہوتی شب روز کے پڑتے سے بھاڑا گیا تھا۔ شب روز ہوتی کا مخصوص ہو تو گرام نہیاں طور پر نظر آدھا تھا۔ اس کے پیچے بال پر استہ سے چند ہند سے لکھے ہوئے تھے۔ عمران ان ہند سوں پر غور کرتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں چمک سی بہاری۔ وہ ان ہند سوں کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ یہ فون نہبہ تھا۔ لیکن فون نہبہ داما لحومت کا نہ تھا۔ بکھر داما لحومت سے باہر کا تھا۔ کیونکہ داما لحومت میں فون نہبہ سات ہفتہ سویں پہ مشتمل تھا جب کہ یہ فون نہبہ دیں پہ تھا۔ اور اس کا ہر چلہ نہبہ خارج تھا۔ اس نہبہ سے عمران بھی گیا کہ فون نہبہ کی کشی کے ایک سرحدی شہرستہاب گردہ کا تھا۔ شہرستہاب گردہ کے نہبہ خارج کے ہند سے سے

"ارے ارے۔ یہ کیا کچھہ رہے ہے جو میں اور کیرم یہ تو غیر شادی شدہ عونوں کی گیم ہے۔ بہن میک اپ کر کے بیاس یاں کو ہیٹھ گیں اور خود سکلن ٹکیں۔ اور باقی گوشیاں شادی کے امیدوار۔ خوب ماما ماری شروع کر دی۔" — عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔ "جب کسی کو کھیلانا آتے تو وہ اسی ہی باتیں گرتا ہے۔" — تنویر نے عمران کے فقرے پر منہ بنتے ہوئے جواب دیا۔ "بات سے تو پھر آؤ جو جائے بازی۔ لیکن ایک شرط ہے۔ پہلے تم جو لیا کے ساتھ کھیلو۔ اگر تم نے جو لیا کو ہرا دیا تو پھر میں تم سے کھیلو گا۔" — عمران نے جو لیا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ "لیکہ ہے۔ اگر تنویر بھی کیرم میں ہر آدھ سے تو یہی عملکن کو کافی ہے پکڑ کر دھوکتے مار دی گی۔" — جو لیا نے بھی مکراتے ہوئے کہا۔ "بھی منکور ہے۔" — تنویر نے فوٹا ہی خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "بھی منکور ہے۔ لیکن اس شہر طکے ساتھ کہ اگر تنویر بارگی تو اسے چار چھتے لکھنے پڑیں گے۔" — عمران نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تو جیسے پوری محفل میں بے پناہ جوش دخوش پیدا ہو گیا۔ چنانچہ گاڑتی میں سے کیرم کھلا گیا اور تنویر میں سامنے بیٹھ گئے۔ باقی ساتھی ان کے گرد اٹھنے چو گئے۔ اور بازی شروع ہو گئی۔

عمران چند لمحے تو بازی ہوتے دیکھتا رہا پھر وہ آستہ سے دہلی سے کھسکا اور اس طرف کو بڑھ گیا۔ بعد ہرستے اس نے جو لیا کو آتے ہوئے دیکھا تھا۔ بازی کے جوش دخوش میں کسی نے اسے جاتے ہوئے

ہی شروع ہوتے ہے۔ اور اسی بھج اُسے خیال ہے کہ ستا بگھے میں
بھی ہوٹل شب نہ کی بجائی موجود ہے۔ اس نے کاغذ جیب میں ڈالا
اور پھر ادھر دیکھتا ہوا یہ میں سے باہر آ گیا۔ اُسی لمحے میں اس کی
نظر ایک چھوٹے سے کاڈ پیریں رجھکھاں میں اکٹا ہوا تھا۔ اس پر
سرخ رنگ کا ڈارہ بتا ہوا تھا۔ جس کے مدعاں کو بہاسانی پھین المٹائے
ہوتے نظر آ رہا تھا۔ عمران نے چوپک کر کے کارڈ اٹھایا۔ کارڈ کی پیشے
کئی دن کیھا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے غور سے اس کاڑ کو دیکھا رہا۔
پھر اس نے ایک طویل سانس لی۔ صورت حال اس کا رد کی وجہ سے
بے حد بھیرہ سی محسوس ہونے لگی تھی۔ اس نے کارڈ کی وجہ
میں ڈالا اور دو اسیست ساکھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھاتے ہوئے گئے۔ کہ اس کی جیب میں موجود یہ دو دن کے ٹرانسپرٹ سے ٹوٹوں کی آزادی نکلنے لگیں۔ عمران نے جلدی سے
ٹرانسپرٹ پاہر نکالا اور اس کا ٹین دبادیا۔
”ہیلو ہیلو۔ ٹائیگر کا لگاک اور۔“ میں دبتے ہی ٹائیگر کی
آزادی کی دھی۔

”یہس۔“ عمران اسندھنگ اور۔ عمران نے سمجھ دیا
میں کام۔

”عمران صب۔“ میں نے اکتوبری کریں سے۔ ایکیٹھے میں نے
والے سفارت کارکرم پاشا کا تعلق نیدر لینڈ کے سفارت خانے
سے ہے۔ وہ ایک بفتے سے چھپیوں یہ ہے۔ اس کے ساتھ
ڈاکٹر ارشد کا تعلق ایمک لیباڑی سے ہے۔ وہ اکرم پاشا کا کنیا ہے۔

ڈاکٹر ارشد بھی ایک بفتے سے چھپیوں ہے۔ ٹرک ایک لوڈ گکھنے
النو لوڈنگ ایٹھے گلریاں کیمنی سے متعلق ہے۔ ڈنایور ایکیٹھے
کے بعد اسے چھوڑ کر فراد ہو گیا تھا۔ میں نے کیمنی سے اس ڈنایور
کا پتہ کیا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ اسے ڈنایور کام حسین چلا رہا تھا۔
یکن آکرم حسین اسے بغیر کسی مقصد کے نیکا پہاڑی کی طرف رہ گیا
تھا۔ حالانکہ کمپنی کی طرف سے اسے اس قسم کی کوئی پہاڑیات نہ
دی گئی تھیں۔ چنانچہ میں کیمنی سے آکرم حسین کے گلر کا پتہ معلوم کر کے
ڈنایور جا۔ آکرم حسین اکسلہ بہتا تھا۔ اس عمران صاحب جب میں اس
کے گھر میں پہنچا تو وہ اندھے سے بند تھا۔ کھٹکھٹانے کے باوجود
جب دعاوہ نہ کھلاؤ مجھے شک ہوا میں پاس دالی کھڑکی کی طرف بڑھا۔
کھڑکی اندھے سے بندھنے لگی اور نہ ہی اس کی کوئی جانی وغیرہ لگتی۔ میں نے
جب کھڑکی کھولی تو میں نے دیکھا کہ سلتے چار پاپی یہ ایک عربیانہ لش
پڑھی ہوئی تھی۔ اس کے قسم پر صرف اندھرہ سر تھا۔ اور۔ اس کی
گردن کسی تیز دھام آئے سے کاٹ دی گئی تھی۔ میں سے دھا کرم
حسین ہی گلتا تھا۔ میں نے کھڑکی بندہ کی اور اب آپ کو اس بلڈنگ
کے قریب سے ہی کال کر دے گیوں اور۔“۔۔۔ شایگر نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

”اس کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ یہ خادم نہیں ہے بلکہ کوئی
گھر ہی منصوبہ بندہ ہی جوئی ہے۔ یہی سبب ہے میں معلوم کروں گا اور
ایٹھے آں۔“ عمران نے کہا اور ٹرانسپرٹ سے چھپیوں کے اس نے جب
میں ڈالا اور پھر وہ ادپر کی طرف جانے کی سجائے چکر کاٹ کر پانی کا دکنی

طرف پڑھہ باتھا۔ کیونکہ کارڈ اور کرم جیسی کی لاش کے ملنے کے بعد
یہاں کوئی گھری مجرمانہ کامرد داتی ہو تو صوس ہو رہی تھی اور وہ فدی
ٹورپر اس سلے میں کام کرنا چاہتا تھا۔ ایک ایسی سانسماں اور
ایک سفارت کارکار کا اس طرح منصوبہ بندی سے قتل بخترے کی بہت
بڑی گھنٹی تھی۔ عمران کو معلوم تھا کہ نینگا یا ہاؤسی کی دوسری طرف خفیہ
ایسی بیماری تھی۔ اور یعنی اکرم پاشا کا تعلق نیدر لینڈ کے سفارت خلائے
تھا اور وہ ایک ہفتے سے چھٹیوں پر تھا۔ اور اب نیدر لینڈ سے
کرنی فریبی کی اس طرح اچاہک آمد۔ یہ سب اسے ایک ہی زخم
کی کڑیاں معلوم ہو رہی تھیں۔ اس کی جھٹی جس کوہہ دتی تھی کہ اس
سام سے معلمے کا تعلق یقیناً نیدر لینڈ سے ہے۔ بھی کتنی فریبی
اس سے نوری ملاقات پر مفتر ہے۔

”ہیوہیلو۔ ایکٹھے کانگ اور۔“ بن آن ہوتے ہی ایک
کی مخصوص آواز ابھری۔

”کیا بات ہے پیارے کاے صفر۔ کیا ہمیں یہی پنک میں شامل
ہوتا ہے اور۔“ عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔
”عمران صاحب۔ آپ اپنے فیٹ پرچیں۔ وہاں نیدر لینڈ کا کرنی
فریبی اور اس کا ساتھی کیٹھنے تھا۔ آپ کے منتظر ہیں۔ ابھی سیدمان
نے مجھے پیش فن سے کمال کر کے بتایا ہے۔ سیدمان نے
اپنی مانے کی بے حد کوشش کی ہے۔ یکن کرنی فریبی نے اُتے
بتایا ہے کہ وہ ہر صورت میں عمران سے مل کر جائیں گے تب سیدمان
نے مجھے کال کیا ہے اور۔“ دوسری طرف سے بیکاں نیدر
کی آواز سنائی دی۔

”کرنی فریبی اور کیٹھنے جید میرے فلیٹ میں۔ اور اچھا لٹکھے ہے۔
میں پہنچ رہا ہوں اور دیستھ آں۔“ عمران نے چوکتے ہوئے کہا۔
اور پھر ترانے میں آٹ کر کے کار کا رخ اپنے فلیٹ کی طرف موڑ دیا۔
اب اس کے ذہن میں ٹانگکی بات لٹک بی بھی۔ کہ ہلاک ہونے
 والے سفادات کا اکرم پاشا کا تعلق نیدر لینڈ کے سفارت خلائے
تھا اور وہ ایک ہفتے سے چھٹیوں پر تھا۔ اور اب نیدر لینڈ سے
کرنی فریبی کی اس طرح اچاہک آمد۔ یہ سب اسے ایک ہی زخم
کی کڑیاں معلوم ہو رہی تھیں۔ اس کی جھٹی جس کوہہ دتی تھی کہ اس
سام سے معلمے کا تعلق یقیناً نیدر لینڈ سے ہے۔ بھی کتنی فریبی
اس سے نوری ملاقات پر مفتر ہے۔

متعلق کوئی علم نہیں ہے۔ چارہی منصوبہ بندی بے حد کامیاب ہی
ہے۔ ڈاگر نے آگے بڑھ کر میر کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر
بیٹھے ہوئے کہا۔

”تو فی بھی نہیں جانتے تھی۔ بیٹھے صرکل کھی کچے کام نہیں کر سا۔ لیکن
ابھی ابھی مجھے پورٹ ملی ہے۔ کہ نیدر لینڈیں پروفیسر آرڈن کو گرفتار
کر لیا گیا ہے۔ اور کیس کوئی فریمی کے یاں شفٹ ہو گیا ہے۔
ذیم اعظم نیدر لینڈیں نے اس ملے میں کوئی فریمی سے تفصیلی ملاقات
کی ہے۔ اور کوئی فریمی اپنے ساتھی کیپشن جیمیڈ کے ساتھ ذیم
انکھ کے چمیرتے نکل کر سیدھا اپر پورٹ پہنچا۔ اور پھر دہان سے خود می
چادر ڈالیا سے پہنچ کر وہ پاکشیان عادہ ہو گیا۔ باس نے
تیر ہجھیں کہا۔

”اوہ۔ یہ تو بہاہوا۔ کوئی فریمی تو بہا کیاں آدمی ہے۔ میرے خال

پوکاں پڑا۔

”ایس کم ان۔ ادھی غیر نے عزتے ہوئے کہا۔

”یہ پروفیسر آرڈن نے فریمی طور پر فرار ہونے کی کوشش کی ہو گی۔
دوسرا سے لمحے دیوانہ کھلا اور ایک لمبا تر لٹکا نوجوان انہد اغل
ہوا۔ اس کے جسم پر انہیانی گماں قیمت کپڑے کا جدید تماش کا سوت
تھا۔ ایسا سی ہوا ہے۔ اس کی لڑکی فرار ہوتے ہوئے ماری چھی ہے۔

”یکن چہرے سے عسوں مولانا تھا جیسے دی یہ سوت پہن کر خاص اور دن خود زخمی ہو گیا۔ اگر مجھے اس سے اس طرح کی حرکت کی دعا
بماری ہی تو قع ہوئی تو میں اُست خود می گولی مردادیتا۔ بہر حال جتنا دہ
بے چین ہو دیا تو۔

”آؤ ڈاگر۔ کیا رپورٹ ہے۔ بلڈاگ کی شکل والے نے بتائیا ہو گا۔ بلڈاگ کی شکل والے نے

چوک کر آنے والے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لئے یہ اس با۔ ہونٹ کلتے ہوئے کہا۔

”باس۔ میرے خال میں کوئی فریمی کو یہ بتہ چل گیا ہو گا کہ میں ایں
فاضی نہیں تھی۔

”باس۔ میں نے کمبل تفتیش کر لی ہے۔ یہاں کسی کو پی۔ ایں کے مختار کا درکرم پاشا کے ذمیثے خریم اگیا ہے۔ اور فلاہرستے۔ دہ

"اوه۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اور راتی بھی نبی ایل کے پیچے ہے اور
نہ رفت پیچے ہے بلکہ انہیں ہماری کام و داری کی تفصیلات بھی معلوم ہیں۔ تو کیس
بھی ایل مل گیا انہیں۔" ڈاگرنے کہا۔

"یکے لی سکتا تھا۔ میں نے پہلے سی ایسی منصوبہ بندھی کر دی تھی۔ تھری
سک جب تھری دن کو شکانے لگا رہا تھا تو تھری نایو لوے میری خفیہ ہدایات
کے مطابق تھی۔ ایل کو یک چنان کے سوداخ میں محفوظ کر دیا تھا۔ اس نے
وہ جملہ آدمیوں کے باقاعدگی سے بھی گی۔ اور جب منصوبے کے مطابق
میرے آدمی پی۔ ایل حاصل کرنے کے لئے دہان پہنچنے تو دہان پولیس موجود
تھی۔ بہر حال میرے آدمی پی ایل میں آتے ہیں۔" یاس نے کہا۔

"اوه۔ دیری گڑا آپ واحد تھے مدد کا میاں بپلانریں وہ پارٹی
لذتیں۔ ایل میں جاتی اور ہمیں علم حکم نہ موتا۔ کہاں ہے وہ پی۔ ایل خدا مجھے
دکھایے تو ہی۔" ڈاگر نے چکتے چوڑے کہا۔

"وہ محفوظ ہاتھوں تک پہنچ چکا ہے ڈاگر۔ لیکن یہ بتاؤ تمہیں پی۔ تو سے
ٹھے اندھیہ ہرگز سے غداری کرنے کی کیا ضرورت تھی۔" یاس کا
بچھے یک لمحت بے حد سرد ہو گیا۔

"بچھے۔ کیا مطلب یاس۔ یہ آپ کیا کہہ دے سے ہیں۔" ڈاگر نے
بچھی طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور کہرے میں یاس کا تھپکہ گوئیں اھٹا۔
"ڈاگر۔ تم پہنچ آپ کو بے حد عالمہ سمجھتے ہو۔ لیکن قیں رکھوں میرے
پاس نہ بھی نہیں ہو۔ میری عادت ہے کہ میں ہمیشہ ہر خانے کی چال کا
چال ملکھا ہوں۔" بچھے ہمارے اس خفیہ کمرے کا بھی علم میں جو تم
نے جو عمل فایتو سٹاریں لے دکھا ہے اور یہ بھی علم ہے کہ تم نے اپنے
لہجے میں کہا۔

یہی سمجھ جا کر اس میں حکومت پاکیت یا ملوث ہے۔ چنانچہ دھکو ملت
پاکیتیا کے پیچے لگا رہے گا اور ہم آسانی سے یہاں سے پی۔ ایل
منکل کر لے جائیں گے۔" ڈاگر نے کہا۔

"ہاں۔ اکرم پاشا کو نہیں میں ڈال کر منصوبہ بندھی ہی بھی کی گئی تھی۔
کہ سامابوجہ حکومت پاکیتیا پاں بیٹھے کے۔ اور اس آئندہ میں کو
مزید ستحکم کرنے کے لئے اس کے کمزون ڈاکٹر ارشد کو بھی پاکیتیا
کے وقت اس کے ساتھ دکھائی تھا تاکہ کرتل فریڈی اگر تھیں کرے
بھی ہی تو ڈاکٹر ارشد کی وجہ سے وہ یہی سمجھ کر پی۔ ایل پاکیتیا کی
ایمک سیاہ ٹھری میں پہنچ چکا ہے۔ اس کے بعد وہ یہاں بھریں ماننا
روہ جاتے ہا۔ یکن ڈاگر ایک اور اہم اطلاع سامنے آئی ہے۔ جس پر
مجھے بے حد شوکتیں ہو رہی ہے۔ اور یہیں تباہ امتنظر ہی تھا تاکہ اس پر
مزید بات چیت کی جائے۔" یاس نے گھیر لئے میں کہا۔

"وہ کون سی اطلاع ہے باس۔" ڈاگر نے چونکہ کوئی سیدھا
ہوتے ہوئے کہا۔

"تھری میں اور تھری فائودوں کو پلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کی کارپر
اس قدر گولیاں برساتی گی میں کہ پوری کارچینی ہو گئی ہے۔ اس کے بعد
انہیں کا سے نکالا گیا اور ان کی تلاشی میں تھری۔ پھر کار کی اندر میں
بتا دی ہے کہ اس کی بھی تلاشی میں تھری ہے۔ اس کے بعد شاید پولیس کا
پہنچ جانے کی وجہ سے وہ فرار ہو گئے ہیں۔ میرے آدمی بعد میں دہان
پہنچ تو انہوں نے یہ ساری پورٹ دی ہے۔" یاس نے ہر

ہوئے کہا۔ اور جیسے ہی بس کا فقرہ ختم ہوا۔ ایک ندو دار و گھاکہ ہوا اور ڈاگر کے عقل سے جیخ نکل گئی۔ ریوا اور اس کے یادگار سے نکل کر دوڑ جا گما تھا۔ پہچلی دیوار میں دروازہ ہنودا بوجپکا تھا۔ جس میں ایک مسح آدمی کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں موجود یا اور کی نال سے ابھی تک دھوان نکل دیا تھا۔ دوسرا سے مجھے وہی دروازہ ایک دھمل کے سے کھلا جس سے ڈاگر اندر آیا تھا۔ اور دوسرے افراد انداخت ہوتے۔

اسے بیک ددم میں سے جاؤ۔ میں نے اس سے سادھی سانش کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔ اور سنو۔ اگر یہ ہمہ ولی سی بھی غلط حرکت کرے تو اس کا جسم گولیوں سے چھپنی کر دیتا۔ میں اس کی ناش شے بھی سانش کی بوسوگدہ بیوں کا۔ بس نے انتہائی کرخت لیجئے میں کہا۔ اور مسح افراد نے آگے بیٹھ دیا کی میت سے ریوا اور بیوں کی نالیں لگادیں۔

"جاوہ ستر ڈاگر جاؤ۔ خمادی آسان نہیں ہوتی۔ جاؤ اور چھیکوں کی طرح بے پنج بتا دینے کا فیصلہ کرو۔ جو مکتبے میں میانے تعلقات کی بتا پر تہباہی جان بخش دوں۔" بس نے اسے پچاہتے ہوئے کہ۔ اور ڈاگر ہونٹ پیچے مٹا اور مسح افراد کے ساقی خاتا ہوا کہتے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی دونوں دروازے خود بخوبی بند ہو گئے۔ اور دروازے بند ہوتے ہی بس بھی کی سی تیزی سے کرسی سے اخٹھا۔ اس نے میر کی پنجی سائیٹیں رکھے جوئے چھوٹے سے شیلی دیڑن کو ناچہ بڑھا دینہ کر دیا۔ اسی شیلی دیڑن کی سکریں پر ہی اس نے ڈاگر کے چار مسح افراد کو دروازے کے باہر دیکھا تھا۔ اور پھر پیر کی مدد سے المٹ بیٹن آن کر کے اس نے انہیں غیر مسح کر دیا تھا۔

ساتھیوں کو ریڈی ہمہ کل کے کاپڑوں سے، کہ میں تاکہ دہا ڈاگر پکش جائیں تو ہی سمجھا جائے کہ یہ تمہاری ہی اس سارے تھیں کی زندگی میں۔ اور مجھے تباہی ساری بلندگ کا علم ہے۔ تمنے نیکا ہاوشی کی پہچنی طرف اپنا کایا۔ آدمی بھلے تھے رکھتا کہ جیسے ہی تھرثی دن واردات کر کے ہمیں اطلاع دینے کے لئے رُنچ خارکرے ہے تھیں اس کی اطلاع میں جلتے۔ اور یہ تھیں چونکہ میری منصوبہ نہی کا علم تھا کہ میں نے تھرثی دن کام اسے میں خاتم کی کے پی میں اس سے وصول کر لیا ہے اس نے تھا اسے آدمی راستے میں ہی چھپے ہے۔ جب تھرثی فارم اور تھرثی سکس نے تھرثی دن سے پی۔ ایں وصول کر لیا تو وہ ان پر چڑھ دوڑے۔ میکن تھیں شاید علم نہیں کہ مجھ سے کوئی بات نہیں چھپ رہ سکتی۔ پشاپتھ میں نے اصل پی۔ ایں محفوظ کریا اور تھوڑا سے آدمی بھی میری گرفت میں آپ کے میں۔" بس نے رہر خند ایجھیں کہا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے بس۔ آپ ڈاگر کو ایسا سمجھتے ہیں۔" ڈاگر نے بیساخہ نہ بتاتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم کیوں ایسی بات کر رہے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تھاں چار سلو آدمی باہر دروازے پر موجود ہیں۔ میکن ہستروں اگر وہاں تک فیصلے ہو چکے ہیں۔" بس نے کہا اور اس کے ساتھی اس نے یہ لخت بات اور پچا کیا۔

"خبردار۔" ڈاگر نے یہ لخت ریوا اور کارخ بس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اس نے سنجاتے ریوا کو کہاں چھاکھا تھا کہ انتہائی پھر تی سے مکال یا۔ اور اس کے ساتھی بس کے قیفے سے کمرہ گوئی اٹھا۔

"یہی ڈاگر۔ آپ تو غلط فہمی دو ہو گئی۔" بس نے قہقہہ لگاتے

شلی و بین آن کر کے دہ تیری سے مٹا۔ اور اپنی پشت پر جو جد الماری کے پڑھ کھول کر اس نے اس کے اندر کونے میں لگا ہوا بین پر پس کر دیا۔ بین پر پس ہوتے ہی الماری کا دریا نافی حصہ گوم کر ایک سائیڈ پر چوگی۔ اور اب دماغ الماری کی بجائے ریک مدارازہ سامنواہ ہو گی تھا جس سے سیرھیں نہیں جاتی دکھانی دے سے بھی ہیں۔ بس تیر تر قدم اخたان سیرھیاں اتر کر ایک چھوٹے سے گردے میں پڑھ گیا۔ اس گردے کے دمیان ایک میر پر بہتی ہی میشین ہو گدھی۔ جس پر مختلف رنگوں کے بلب جل بھجاتے ہیں۔ اس نے اس کا ایک بین دیا یا تو پہلے جلنے والے بلب بھجتے ہیں اور ان کی جگہ کچھ اور بلب جلنے بھجنگے۔ پھر پہلے گول بعد سیکھی کی تیر آدا میشین میں سے تکلی اور اس کے ساتھی کو نہیں میں ہو جو ایک چھوٹی ہی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر ایک نوجوان عورت کا جھرا بھر آتا۔

"ایں۔ غدین ائندھنگ یو۔" خوب صورت اور نوجوان عورت کا جھرا بھر آتا۔

لبھتے اور میشین سے اس کی میٹھی آدا نکلی۔

"لوین۔ پن۔ ایل۔ مہتاب سے پاس پہنچ گیا ہے۔" بس نے تیر لپک میں کہا۔

"نم۔ ابھی ابھی پہنچا ہے۔" لوین نے سہلاتے ہوئے

چاہ دیا۔

وقت سے کرفنا یہاں سے منصوبے کے مطابق نکلنے کی کوشش کروں۔ اس کا بازار فاش ہو گیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا کی سیرث میں نہ رُحکت میں آجائے گی۔ کوشل فریبی بھی پاکیشیا پہنچ گیا ہے۔ دہلانہ یہاں علی عمران سے رابطہ کرے گا۔ میں نے کوشش کو کی ہے

کہ ان دونوں کو آپس میں لڑا دیا جائے تاکہ ہماری طرف ان کا خیال بھی نہ ہائے یکن دونوں ہی حد سے زیادہ ذہین ہیں۔ اس لئے یہ راز جلدی کھل جائے گا۔ اور اس کے بعد ہو سکتا ہے یہ دونوں مل کر بھی۔ ایں کے پچھے پہنچا یہاں۔ اس لئے تم اسے یہاں سے نکلنے کی کرو۔"۔ باس نے تیر لپک میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی مواد جو جاتی ہوں۔"۔ لوین نے کہا۔ اور باس نے او۔ کے کھم کر مختلف بین آن اور آن کرنے شروع کر دیتے۔ سکرین پر چند لمحوں تک جھپاکے ہوتے رہے۔ پھر ایساں میشین سے تیر سیکھی کی آواز دوبارہ نکلی اور اس کے ساتھی سکرین پر ایک نوجوان کا جھرا بھر آیا۔

"یس پاس۔ ٹوپی ائندھنگ یو۔" نوجوان کے دب ہے۔ اور میشین سے اس کی آواز برآمد ہوئی۔

"ٹوپی۔" میں نے لوین کو دو انگلی کا حکم دے دیا ہے۔ تم نے اپنے پورے گرد پ کے ساتھ اس کی کھم ہگانگی کرنی ہے۔ جب تک پی ایں پلانگس کے سخت مفبوط ہاتھوں میں نہ پہنچ جائے۔ تم نے انتہائی ہوشیار بھتنا ہے۔ اور سنو۔ اسی میشین کے دوران اگر ضرورت پڑ جائے تو لوین کا خاتمہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہرگز مت سوچنا کہ لوین میری دوست ہے۔ سچے۔"۔ بس نے انتہائی گرختی لپک میں کہا۔

"ٹھیک ہے یا۔ میں سمجھ گیا۔ آپ بے عکر ہیں۔"۔ ٹوپی نے جواب دیا۔ اور باس نے اٹھیناں کا طویل سانس نئے ہوتے میشین کے بین آن کرنے اور دوبارہ سیرھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ اب ڈاگ

دہ عاصل کرے جگہ اسے خفید کرنے کا بندوبست بھی ہو جاتے۔ اس نے اس نے پر اور راست نیدر لینڈ پر کام کرنے کی بجائے پاکیشیاں جیٹھے کر سارا کام کمکی کیا۔ اور پریشر لاک کی چوری کا سارا ذردا پاکیشیا پر ڈال دیا۔ اس طرح اسے یقین تھا کہ نیدر لینڈ کا کرنی فریبی اور پاکیشیا کا علی عمران آپس میں مکھراتے رہ جائیں گے۔ اور انہیں اتنا وقت مل جائے گا کہ وہ پریشہ لاک کی تکنیک سمجھ کر اس سے اور پریشر لاک تیار کر دیں گے۔ اس طرح دوسرا ہو سیاہ کو بھی نادا پر شک نہ ہو گا۔ وہ بھی پاکیشیا اور نیدر لینڈ کے پیچھے پڑا رہے گا۔ اور ایکریمن ایجنسٹ بھی نادا اسی دارے میں گھست رہیں گے۔ اور کسی کو بھی حکومت نادا پر ذمہ بہابر بھی شک نہ ہو گا۔ بھی وجہ حقی کہ اس نے یہاں آ کر ایک بالکل نئی تفہیم رویہ سرکل بنانی تھی۔ جو مشتمل ہوتے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی۔ اس کی پوری منصوبہ بندی بالکل کامیاب بھی تھی۔ ایل حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ میکن اور ڈاگ کی اچانک غداری نے اسے چونکا دیا تھا۔ ظاہر ہے ڈاگ نے نادا کے علاوہ کسی اور سکس کی شرپی تھی۔ ایل بلاہی بالا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اور اب وہ اس عکس کا نام صدوم کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ بھی بات اس کی سادی پلانگ کے خلاف جاتی تھی۔ آخر ایسا کون سماں چو سکتا ہے جسے پی۔ ایل کا چستہ مل گیا تھا۔

بھی ہو چتا ہوا وہ بیک روم میں پہنچ گیا۔ یا یک کافی بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان ایک ستون کے ساتھ فاٹا گر کو رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ بن مخفی سے پہنچے ڈاگ کے ہرم سے بس اتاری گیا تھا اب اس

سے پی۔ ٹو دالی سانچ کی تفصیلات معلوم کر سکے۔ اس کی بس احتیاط پسندی کام آگئی تھی۔ اس کی عادت تھی کہ وہ اسے سانچیوں کی بھی خفیدہ ٹھرا فی کرتا تھا۔ اس طرح ڈاگ کی مشکوں حکمات سے آئیں تو اس نے پوچھا کہ ڈاگ کی مخصوصہ بندی کی تفصیلات کا علم ہے گی۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر اپنی منصوبہ بندی میں تبدیلی کر لی۔ ڈاگ کو اس نے اس لئے پہلے نجیپر اکار اس طرح پی۔ ایل کا حصوں بھی خطرے میں پڑھ کر تھا۔ اب پوچھنے پی۔ ایل اتنے اختتامی سفر پر دو اتھوینکا تھا۔ اس لئے اب وہ ڈاگ سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ اس نے کس کے اشارے پر غداری کی تھی۔ اور حقیقت یہی۔ اسے ڈاگ سے زیادہ اس پارٹی سے بچپن بھی جس کی وجہ سے ڈاگ نے غداری کی تھی۔ کیونکہ وہ اپنی حکومت کو اس پارٹی سے ہوشدار ہنس کے متعلق تفصیلی پورٹ دیتا چاہتا تھا۔ اس کا تعلق نادا کی حکومت سے تھا۔ وہ نادا کی سپیشل ایجنسی کا چیف تھا۔ پروفیسر آرڈن حکومت نادا کا ہی خفیدہ ایجنسٹ تھا۔ اور جب پروفیسر آرڈن نے انہیں پریشر لاک کی نیدر لینڈ کے پاس موجودگی کی پورٹ دی تو حکومت نادا نے فوری طور پر اس عرصہ میں کوئی تصریح کر لی۔ کیونکہ حاصل کرے چکوئے حصہ اس کے بعد وہ ایسی متعیناتیں کے ساتھ ہے آگے بڑھ جاتے۔ اور نہ صرف خلصے آگے بڑھ جلتے بلکہ وہ سپریا ورنکی صفت میں بھی آ کتے تھے۔ چنانچہ پریشر لاک کے حصوں کا مشن سپیشل ایجنسی کے چیف کرنل ماراؤ کے ذمے لگایا گیا۔ کرنل ماراؤ انتہائی ذہین اور موشجد آدمی تھا۔ اس نے فوری طور پر ایسا پلان بنایا کہ صرف پریشر لاک

کے جسم پر صرف ایک اندر دیر تھا۔ یہ کرنل مارڈ کا مخصوص انتظام تھا۔ اور اس کے آدمی بوجنک اس کے انساز کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اس نے انہوں نے پہلے ہی ڈاگر کا بیاس آنار دیا تھا۔

کمرے میں چار سلو افراد موجود تھے۔ کرنل مارڈ آجستہ آجستہ قدم اٹھاتا ڈاگر کی طرف بڑھتا گیا۔ ڈاگر ناٹا کی پیش ایجنٹ کا خاصاً سینٹر ایجنٹ تھا۔ اور اس مشین میں وہ اس کا نمبر ٹو تھا۔ اس نے ظاہر ہے وہ بھی کرنل مارڈ کی طبیعت سے اچھی طرح واقع تھا۔ اس نے اس کا جھرہ بڑی طرح اتنا ہوا تھا۔ اور انہوں میں شدید امتحان کے تاثرات ملیاں تھے۔

”بلیں تو مسٹر ڈاگر تم سپیشل ایجنٹ کے سینٹر ایجنٹ ہو۔ میں اب تھیں پیش ایجنٹ کا نمبر ٹو بیاس بناتے کاموچ رہا تھا۔ لیکن تم نے غداری کر کے میری ساری سوچوں پر بانی پھر دیا ہے۔ بہر حال تمہاری سالقو خدمات کو ملزمان رکھتے ہوئے اب بھی میں تمہارے لئے کوئی چنیاڑش نکال سکتا ہوں اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم تے پی۔ ایں اٹا نے کی سازش کیں پڑھنے کے لئے پیکی ہے۔ اور اس پاٹھی نے تم سے کہ اور کہاں رابطہ کیا ہے۔“ کرنل مارڈ نے ڈاگر کے سامنے رکھتے ہوئے پڑھنے سمجھا۔

”بیاس۔ آپ کو جس طرح میری سازش کا علم ہو گیا ہے۔ اس طرح یہ بھی معلوم ہو گیا ہے جو گاکر میں نے یہ کام کس بنیا کیا ہے۔“ ڈاگر نے چونٹ چلتے ہوئے جواب دیا۔

”معلوم تو ہو گیا ہے۔ مجھے سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ لیکن میں

تمہارے منہ سے سب کچھ سنا چاہتا ہوں۔“ کرنل نے منہتے ہوئے نشکن بھی میں کہا۔

”نہیں بیاس۔ میں آپ کی فطرت کو اچھی طرح صحیح ہوں۔ آپ کو اگر معلوم ہو جاتا تو آپ سرگرد، ایک محظی صائم کے نظر بھی گولیوں سے ادا دیتے۔ آپ کسی حالت میں بھی وقت صائم کرنے کے عادی نہیں ہیں۔“ ڈاگر نے سر ملا تے ہوئے جواب دیا۔

”چھوٹا مان لیا کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکتا۔“ تب کرنل نے پہلے سے بھی زیادہ تھک بھی میں کہا۔

”تو بیاس۔ پھر مجھ پر تھیں کہ مجھے کہیے۔ کہ یہ سب کچھ میں نے اپنی خواہش پر کیا ہے۔ میرے دل میں لا لائی اتر آیا تھا۔ مجھے اس کی اہمیت کا احساس تھا۔“ اس نے میں نے سوچا کہ اسے بالائی بالا اٹایا جائے تو کسی بھی سپریا در سے انتہائی بخاری قیمت پر اس کا سود اکیسا جا سکتا ہے۔“ ڈاگر نے ٹھوس بھی میں کہا۔

”ہوں۔“ تمہارا بھجتار ہے کہ تم درست کہہ دیتے ہو۔ اور میری پلانگ بتاتی ہے کہ اس میں کوئی تیسری پارٹی ٹکی بھی بھی صدیت واخن نہیں ہو سکتی۔ اس بات پر میں پریشان تھا۔ بہر حال اب بھی اطمینان ہو گیا ہے کہ بھی۔ ایں کسی اور علاکے کے ذہن سے محفوظ ہے۔

”تھیک یو ڈاگر۔“ کرنل مارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھی اس نے یہ لخت جیب سے روپا اور نکالا اور دوسرے لمحے تکہ ڈاگر کی چیزوں اور گولیوں کے دھماکوں سے گوئی اٹھا۔

"غدار کی بڑی کم سے کم سزا ہو سکتی ہے ڈاگ"۔ کرن نے
ریواور کے چمیر تین موجود آنحضرتی گولی بھی ڈاگ کے سینے میں آتے
ہوئے غرفت بھرے لیتے میں کہا۔ اور پھر ریواور پھینک کر ۵۵
دالپس مر گیا۔

عمران نے کارنٹیٹ کے نیچے گیراں میں بُکی اور پھر شریعت
چڑھاتا ہوا اور پر ہنچ گیا۔ دروانہ انہی سے بند کھانا۔ اس نے عمران نے
کال بیل کے ہٹن پر انگلی رکھی۔ اور اس وقت تک انگلی شہشیری جب
تک کہ وہ داڑہ ایک دھماکے سے نکھلا۔ سامنے سیلان کی غصے
سے بھر گئی ہوئی شکل موجود تھی۔

"اب آپ کو گھنٹی بجانے کے آداب بھی سکھانے پڑیں گے۔"

سیلان نے عمران کو دیکھتے ہی انہیانی غصے پر الجی میں کہا۔
"اوے اوے اے۔ کیوں مر چین چیا ہے ہو۔ میں بھی کہوں یہ مر چون
کا خروچ یک لمحت کیوں بڑھ گیا ہے۔ یہ بُٹن ہوتا ہی پر اس کرنے
کے لئے ہے۔ اور تم جانتے ہو اج کل صرف یہی بُٹن دہ گیا ہے
پریس کرنے کے لئے اور کسی کو پریس کرو تو وہ اتنا اوسنچا اخalta
ہے۔" — عمران کی زبان پل پڑی۔

"ایک بات سی نیجے آئندہ ایے گھنٹی سجائی تو پھر میں گھنٹی باہر لگوا
دین گا اور بیٹھ انہی۔" — سیمان نے تیز بیٹھے میں کہا۔ اور پر بیٹھا
ہوا بادچی خلے کی طرف پڑھ گیا۔
عمران مسکراتا ہوا دیانتاگ روم کے دروازے کی طرف پڑھا۔
ڈیانتاگ روم میں کمل فریدی اور کیپشن جمیلہ دونوں موجود تھے۔
"اوے سیمان" — سیمان — کیا یہ مکاہی بدل گیا تھا۔
اوے سے جب میں دروازے میں داخل ہوا تھا تو پاکیشیاں بخدا اب
نیدلینڈ نیکے پہنچ گیا۔ — عمران نے دروازے میں رک کر بڑی
طرح چھتے ہوئے تھا۔

"آہستہ بولو۔ یہ تھیرکل انداز تھیں زیب، نہیں دیتا"

کمل فریدی کا لہجہ بے حد سخیہ تھا۔

"کن یا پکتیان صاحب" — اس نے میں کہتا تھا کہ آپ تھیرک
سامنے شکتے پڑتا ہے کا دعندہ نہ کریں۔ بڑے صاحب ناماض ہو
جائیں گے" — عمران فدائی کیپشن جمیلہ کی طرف مڑ گیا۔ جو رسال
انھائے اس پر نظریں جاتے مٹھا تھا۔

"دیکھو۔ میرے منہ مت نکو، میں کمل صاحب کی دلچسپی سے تھیں
برداشت کر جاتا ہوں ورنہ....." — کیپشن جمیلہ نے غصہ تھی
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نکال بے۔ یہ آج سارے بی مریضی چیزے بیٹھے ہیں۔ بھی اس
لکھ جیں تو مر جیں، ابھی مل گکی ہیں۔ اوے ہاں کہیں آپ نے مرحون
کی آڑھت تو شروع نہیں کر دی۔" — ایک آدھ تبوری ٹھوٹے تھے

لوپیہاں ڈال دی ہو۔ یہ کرنی دھنہ شاندار ہے۔ جس نے مناسب
قیمت نہ دی ایک بھی اس کی آنکھوں میں بھوکاں دی۔ اور جیب خالی داہ
عمران کی زبان حسب عادت چل پڑی۔
"سنومران۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے دقت نہیں ہے"
کمل فریدی نے قدہے سخت بھی میں کہا۔
"مجھ سے ادھار لے لیجئے جب اسرار فراعنت دے تو فاپس کر
دیکھے گا۔ میرے پاس بڑا شکل ہے وقت کا، خواہ تنگاہ پڑا شرمناہ ہے۔
اگر آپ جیسے دستہوں کے کام آجائے تو کیا بڑا ہے۔ بولے کتنا چھینی
عمران نے جواب دیا۔

"میری بات سنو۔ تمہارے ٹاک کے سفارت کارا کرم پاشا ہائے
حکم کی اہم ایجادوں جائز طور پرے اٹھا ہے اور مجھے اخلاص ملی ہے کہ آج
بیج یا ان اس کا ایک شہنشہ ہوا ہے۔ جس میں وہ اور اس کا ایک
ساقی ڈاکٹر ارشد جوک ایسی سانسماں تھا ہلاک ہو چکا ہے۔ میں نے معلوم
کر لیا ہے کہ وہ ایجاد اس سے باہم نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ
اس سچے ہی اے کسی کے حوالے کر چکا تھا۔ میں وہ ایجاد اور اپس لینے

کے لئے آیا ہوں" — کمل فریدی کا لہجہ بے حد سخیہ تھا۔

"چھوٹیں کرنی صاحب۔ اس ایجاد کو کیا داپس لیت۔ جو اس طرف جاگ
چاکے۔ میں آپ کو ایسی ایجاد کر کے وے دیتا ہوں جو بھاگ ہی نہ کے۔

مشال کے طور پر کیپشن جمیلہ — عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔
"عمران۔ میں بے حد سخیہ ہوں۔ اور یہ بھی سن بوجھے معلوم ہو گی
ہے کہ تم بھی ایک شہنشہ پر نہچھے تھے۔ اور اس نے بعد قدم نیکا پہاڑی پر

عمران نے جواب دیا۔ ادعا تمہیں اس نے سیدمان کو آفیزیں دیتا شروع کر دیں۔

”تم ہم چاہئے پنچکے ہیں۔“ کرنل فریڈی نے دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

”آپ تو پنچکے ہیں۔ لیکن ہم نے کیا گاہ کیا ہے۔“ عمران نے منہ بنا تے ہوئے کہا۔ اس نے سیدمان کو دوبارہ آداذ دینے کے لئے منہ کھو لائی تھا کہ سیدمان ٹالی و حکیت افسوس انھیں ہوا۔ ٹالی پرستوں کے میں دا پس نے کہی جاؤ گا۔ لیکن اس وقت کے بعد اگر مجھے اطلاع میں آتے ہوں تو پھر میری طرف سے کسی گنجائش کی ایمید نہ رکھا۔ کہ تم اس میں ملوث ہو تو پھر میری طرف سے کبھی اچھا خاص سامان بخواہ۔ آپ میں آپ کی عرض بخالق نہیں ہوں گے کرنل صاحب کو ایک بار چائے پا پھر کرنے پوچھوں ہی نہ۔“ سیدمان نے مکراتے ہوئے کہا۔

”اس نے تو ایک بار بھی نہیں پوچھا۔“ کرنل فریڈی نے مکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب اپنے آپ پر کنڑوں کو جیکا تھا۔

”بینیز بوجھے آپ کو دوبار ملتے ہیں۔ اگر پوچھلیتا تو یہ میرے پورے ہیں۔“ کہا تو آپ کو اپنے کھلا پچاہوتا۔ اس کا باوچی خانہ سب کے لئے دیجع

”تم اپنا منہ بندر کھو۔“ کیپشن جمیں نے بُری طرح جھلانے کے لئے کھرا دیا۔

”ہو سکتے ہیں کہا۔ اسے شاید کرنل فریڈی نے ہٹلے ہی سختی سے نہ بولنے کا حکم دے رکھا تھا۔ اس لئے وہ زیادہ تر خاموشی کی ہوئے کہا۔ اور پھر ترمی فاپس چلا گیا۔“

”میرا مقصہ.....“ کرنل فریڈی نے ہونٹ کھلتے ہی نہیں۔ انہیں تو شربت پینتے۔ لیکن یہاں تو سکریں والا شربت ہی مل سکتا ہے۔ چنی کے لئے تو ہوئے کہنا شروع کیا۔

”آٹا گھٹتے قطار میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔“ عمران نے مکرا کر چائے میں آپ کا مقصہ اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ آپ تشریف رکھتے۔

پکھ منہ پھٹے گئے۔ کرنل فریڈی نے کہا۔

”تم ہم چاہئے پنچکے ہیں۔“ اپ بے غمگ میری تلاشی لے لیں۔ سیدمان سے یہ نے اسے نہیں چھا لیا۔ یہ دیکھتے ہے میک دیکھ دیجئے۔“ عمران

نے بڑے بُوکھلاتے ہوئے انہاں میں جیبوں کا سامان نکال نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیا۔

”میکابے۔ میرا مقصہ صرف تھیں آگاہ کرنا تھا۔ وہ ایجاد تو ہر جا میں منہ کھو لائی تھا کہ سیدمان ٹالی و حکیت افسوس انھیں ہوا۔ ٹالی پرستوں کے نے چائے اور ساتھ کھائے پینے کا بھی اچھا خاص سامان بخوا۔“

”کہ تم اس میں ملوث ہو تو پھر میری طرف سے کسی گنجائش کی ایمید نہ رکھا۔“ کرنل فریڈی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”کیپشن جمیں بھی منہ بنانا ہوا اللہ گھڑا ہوا۔“

”تشریف رکھتے کرنل صاحب۔ آپ پر بھی کیپشن کا اٹھ ہونے لگ گیدھے۔“ محاودہ تو خوبیز سے والا ہے۔ لیکن اب شاید یہ محاودہ بدل گیا ہے۔ اب گلڑی اور خوبی دالا محاودہ بنانا پڑتے گا۔“

”عمران نے مکرا شے ہوئے کہا۔“

”تم اپنا منہ بندر کھو۔“ کیپشن جمیں نے بُری طرح جھلانے کے لئے کھرا دیا۔

”ہو سکتے ہیں کہا۔ اسے شاید کرنل فریڈی نے ہٹلے ہی سختی سے نہ بولنے کا حکم دے رکھا تھا۔ اس لئے وہ زیادہ تر خاموشی کی ہوئے کہا۔“

”میرا مقصہ.....“ کرنل فریڈی نے ہونٹ کھلتے ہی نہیں۔ انہیں تو شربت پینتے۔ لیکن یہاں تو سکریں والا شربت ہی مل سکتا ہے۔ چنی کے لئے تو ہوئے کہنا شروع کیا۔

”آٹا گھٹتے قطار میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔“ عمران نے مکرا کر چائے میں آپ کا مقصہ اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ آپ تشریف رکھتے۔

کرنی چلت۔ آپ تو گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور مجھے چاہکٹ کر جائے تھے کہ لو یہ چاہک رلتے میں ڈالا ہے۔ اب اس کی مد سے اس گھوڑے کو تلاش کرہ جو فرار ہو گیا ہے۔ عمران نے پک لخت سخیہ ہو کر کہا۔

”دیکھو مجھ سے اٹنے کی کوشش کرو۔ کوم پاشا اپنی ذاتی حیثیت سے اتنا بڑا کام نہیں کر سکتا۔ لانا اس میں ہماری حکومت ملوث ہے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ ہمیں اس سارے کھل کا علم لانہ بوجا گا۔“

کرنل فرمیدی نے جواب دیا۔ ”مجھے تو سرخند نہ فیاض ہی موقع و ارادات پکھڑ انہیں ہونے دتا۔ یہ جارہ ہوں۔ ورنہ یہ میرے ہاتھوں ہارا جائے گا۔“

”کیونچہ انہیں باقاعدہ پکھڑ ہوا سالمہ میر پر چلتے ہوئے کہاں کہ دو اسے کی طرف مڑ گیا۔“ کرنل فرمیدی نے انتہائی کوئی سخیہ ہے کہا۔

”آپ آپ اسے منع نہیں کر سکتے۔“ کیپشن جیمز نے بھی طرح جلاسے ہوتے لھچیں کہا۔

”یتم سے نجادہ اپنی نسل کا ہے۔“ کرنل فرمیدی نے مکران کرنل فرمیدی نے کہا۔ ”کرنل فرمیدی نے اس نے گول جول سا جواب دیا تھا۔

”بس پہنچان صاحب سن لیا۔ اب آپ کے ساتھی ہی آپ کوں نہیں مانتے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔“ عمران نے لہجیں پیچاتے ہوئے کہا۔ ”کرنل فرمیدی نے اس کی بات سن کر بھی طرح پونک پڑا۔“

”اوہ کرنل فرمیدی نہیں پڑا۔ کیپشن جیمز نے کوئی جواب دینے کیا۔ سختی سے ہونٹ بھینچے اور سالمہ دوبارہ اٹھایا۔“

بنتے ہوئے کہا۔ ”اگر مجھے کرنل صاحب نے منع نہ کر دیا ہے تو میں دیکھتا ہمہ باری نہیں کہنے کی طرح خاموش نہیں رہتی۔“ کیپشن جیمز نے ذاتی موصیں چلتے ہوئے کہا۔

”وہ کرنل صاحب۔ اب یہ کہ بھی آپ کو آگیا تے۔ میں نے تو نہ کر بھی جھے منہ نہیں بند کیا کے۔ بس پیچے ڈالنے بھاہی رہ جاتے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ ہمیں اس سارے کھل کا علم لانہ بوجا گا۔“

”میں جارہ ہوں۔ ورنہ یہ میرے ہاتھوں ہارا جائے گا۔“ کیپشن جیمز نے انتہائی غصیلے انہیں باقاعدہ پکھڑ ہوا سالمہ میر پر چلتے ہوئے کہا۔ ”ددو اسے کی طرف مڑ گیا۔“ کرنل فرمیدی نے انتہائی کوئی سخیہ ہے کہا۔

”آپ آپ اسے منع نہیں کر سکتے۔“ کیپشن جیمز نے بھی طرح جلاسے ہوتے لھچیں کہا۔

”یتم سے نجادہ اپنی نسل کا ہے۔“ کرنل فرمیدی نے مکران کرنل فرمیدی نے کہا۔ ”کرنل فرمیدی نے اس نے گول جول سا جواب دیا تھا۔

”بس پہنچان صاحب سن لیا۔ اب آپ کے ساتھی ہی آپ کوں نہیں مانتے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔“ عمران نے لہجیں پیچاتے ہوئے کہا۔ ”کرنل فرمیدی نے اس کی بات سن کر بھی طرح پونک پڑا۔“

”اوہ کرنل فرمیدی نہیں پڑا۔ کیپشن جیمز نے کوئی جواب دینے کیا۔ سختی سے ہونٹ بھینچے اور سالمہ دوبارہ اٹھایا۔“

ایک بھٹکے سے اٹھا اور اتنی تیزی سے دروازے سے باہر نکل گا۔ کہ کرنل فریڈی اُس سے کچھ ہی نہ کہہ سکا۔ دوسرا ہے بیرونی دروازہ کیس نعمدار دھماکے سے بند ہونے کی آذ سنائی دی اور عمران کے ہدوں پر مکارا بٹ رینگنے لگی۔

”ہاں۔۔۔ اب کھل کر بتائیتے کہ جکڑ کیا ہے۔۔۔ قیصہ کیجئے جو ٹھٹھا اس کا علم نہیں ہے۔۔۔“ عمران نے کہا۔

”ہوں۔۔۔ تمہارا الجھ تیار ہاں ہے کہ تم دوست کہہ دے ہو۔۔۔“ کرنل فریڈی نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ کو تو پولیس میں ہونا چاہتے ہیں۔۔۔ بے شمار بے خارے سے اٹھنے سے بچ جاتے۔۔۔ وہی ہاں تو اٹھا کر اور فیر گفتگو کے بجائے مادھے کے بعد بھی کسی کو سچ پوچھنے نہیں آتا۔۔۔“ عمران نے سہ ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”سن۔۔۔ یہ بھیک ہے کہ پی۔۔۔ ایں جا رہے آدمیوں نے بدیاہ سے چڑا یا ہے۔۔۔ لیکن اب وہ ہماری عکیت ہے۔۔۔ ادھیں نے اُسے ہر صورت میں واپس لے جانے ہے۔۔۔ کرنل فریڈی نے سخیہ بیچیں کہا۔

”تو یہی نے کب منع کیا ہے۔۔۔ بے شکرے جائیں۔۔۔ دیے اگر آپ کو شکر ہو کہ وہ ہمیرے پاس ہے تو پھر اپنی بلیک فورس کی کسی خوبصورت سی لیٹھی انسپکٹر سس کو بلوایا یہے اور میری تلاشی سے بچ جیے۔۔۔“ عمران نے متباشے ہوئے کہا۔

”کیا وہ تمہارے پاس بطور ایک شوہر نہیں پہنچا جب کہ مجھے معلوم ہے

کہ۔۔۔ لیکن ایک بات بتائے کہ مل صاحب۔۔۔ آپ چودوں کے ساتھی کب سے ہی گئے ہیں۔۔۔ کیپٹن جیمیں کے پاس خوبی کم ہے۔۔۔ گیا تھا تو آپ کا غال جادہ قاسم کہیں مرگی اتفاق۔۔۔ عمران نے آنکھیں مشکلتے ہوئے کہا۔۔۔ ”تم کہتا کیا چلتے ہو کھل کر ہو۔۔۔“ کرنل فریڈی نے ہونٹ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن عمران کی بات سے وہ سمجھ گئے تھے کہ غیر عمران اصل بات کی تھی تجھک پہنچ گیا۔۔۔

جب آپ ہی کھل کر بات لٹھیں کر دے تو میرے کوں سے بیٹھن ٹوٹ گئے ہیں کہ مل گری بان کھول دوں۔۔۔ بس اتنا بتا دیتا ہوں کہ ردیاہ داں نے اب بھی پا گھومن کی طرح یعنی۔۔۔ ایں کی تلاش میں مصروف ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔ اور کرنل فریڈی ایک طویل سانس سے کورہ گیا۔۔۔ بھیک ہے۔۔۔ یہ اتفاقی میری حادثت تھی کہ میں یہ سمجھا کہ تم اصل بات نہ جانتے ہوئے۔۔۔ کرنل فریڈی نے کہا۔۔۔ اور کیپٹن جیمیں پونک کر کرنل فریڈی کو دیکھنے لگا۔۔۔ کیونکہ اُسے کرنل فریڈی کا اپنے متعلق احمدی ہونے کا اعلان واقعی انتہائی عجیب سنا گردتا ہے۔۔۔

”یعنی پھر وہ کیتان صاحب خالا اثر۔۔۔“ عمران نے مکماتے ہوئے کہا۔۔۔ اور کرنل فریڈی بیس یا۔۔۔

”اسے مدت پھیرو۔۔۔ یہ اتفاق بھرا بیٹھا ہے۔۔۔“ کرنل فریڈی نے کہا۔۔۔

”نہیں نے بھرا ہے اسے۔۔۔ آج جک تو ہے چارہ خالی سر کا دفن انداخ پھر رہا تھا۔۔۔“ عمران نے کہا۔۔۔ اور اس بار کیپٹن جیمیں پلٹر کچھ بے

کہ انہتائی اہم پیزیں آج کل ایکسٹو کی خلافت میں دے دی جاتی ہیں۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"کٹھری ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔" عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے میلی فون کار سیور ایکٹا لیا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

"یہں۔ الفرڈ تریننگ کار پوریشن۔" چند لمحوں بعد مفرڈ طرف سے ایک سخیہ سی آداز سنائی دی۔

"الفرڈ سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ میں نے مرغی انڈے کا کام بار کرتا ہے۔" عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

"ادہ یہں۔ ہولڈ آن کیجیے۔" دوسرا جی طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے کرنل فریدی کو ۲۴ گھنٹہ مار دی۔ کرنل فریدی مسکرا کر خاموش ہو رہا۔

ماں عمران بیٹھے کیا بات ہے۔ میں داؤ دبول ملے ہوں۔

چند لمحوں بعد میری دوسرا جی طرف سے سرداوڈ کی آداز سنائی دی۔ "ادہ۔ یکن انگریزی میں تو داؤ دبول ڈیوڈ کہتے ہیں۔ لیکن میں نے تو

الفرڈ سے بات کرنی چاہی۔ زیادہ سے زیادہ الفرڈ کا، دو ترجمہ فردت افزایش سرتی ہو سکتا ہے۔ مشہور ثہربت کی لفظ دیے یہ تو بتائے کہ دوچ کی افزایش اگر کسی ثہربت سے ہو سکتی ہے تو یہ یہ خدمت خلی۔ خود اوت ایضاً اوت قربانی۔ ان سب کا کیا معرف ہو سکتا ہے۔ بس ایک بولی ثہربت لیا اور جنت مل گئی۔" عمران کی زبان چل پڑی۔

"بکواس مت کرو۔ میں بے حد تھرمت ہوں۔" سرداوڈ نے سنتے ہوئے جاپ دیا۔

"تو آپ کا خال ہے کہ بکواس کرنا کوئی مصروفیت نہیں ہے۔ نیاں تھک جاتی ہے۔ جڑے دیکھنے لگ جلتے ہیں۔ وہ اس سائیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اعصاب مفتوح ہو جاتے ہیں۔ بھوک نیادہ لگنے لگ جاتی ہے۔ اور نیچے میں آغا سیمان یا شاکی جھنگر کیلے۔ کیا یہ کم مصروفیت ہے۔" عمران بھلا کہاں بازار ہے دلالتہ۔ "میں فون بند کر رہا ہوں۔" سرداوڈ نے غصے لئے ہیں کہا۔ "ادہ ارسے۔ ایسا سمجھیے۔ فون کی بجائے آپ بے شکار ہو گئیں بند کر لیجیے۔ نیچے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" عمران نے کہا۔ اور سرداوڈ بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا بھی۔ اب بتا دیجی ہی کیوں فون کیا تھا۔" سرداوڈ نے سنتے ہوئے کہا۔

"دیسے آپ کی عینک کا نمبر کیا ہے۔" عمران نے کہا۔ "کیوں تھیں میری عینک کے نمبر سے کیا دیپسی پیدا ہو گئی ہے۔" سرداوڈ نے چوکھتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ اب اس عینک میں آگھیں کھولنے کے باوجود آپ کی آگھیں بند ہی رہتی ہیں۔ تب ہی ڈاکٹر ارشد جیسا ساندھان سماں گھنگاں کے عکر میں ماما جا سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔ اور کرنل فریدی بے اغیار مسکرا دیا۔ وہ عمران کی بات ایچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ "ڈاکٹر ارشد اور سماں گھنگاں۔ یقین کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تو اپنے

ایک رشتہ دار کے ساتھ کار میں جا رہا تھا کہ اس کا ایک یہ نت ہو گیا۔
بچھے تو یہی روپرٹ ملی ہے۔ — سردار داہ کا ہجڑیک بخت بے پناہ
سخیہ ہو گیا۔
”تاپ کے پاس ابھی تک سمجھنگ کامال نہیں ہنچا۔ کب تک پنج
جائے گا۔ — عمران نے کہا۔
”دیکھو عمران۔ کھل کر بات کرو۔ یہ تم نے ہبہ بڑا الزام لگایا ہے
ڈاکٹر ارشد پر۔ اور میں جانتا ہوں کہ بغیر کسی مقصد کے تم ایسی بات
منسے نہیں نکال سکتے۔ — سردار داہ کا ہجڑہ واقعی سخیہ گی کی
انہا پر پنج چکا تھا۔

۳۔ پر کوئین علم ہو گا کہ وسیاہ کی ایمک لیبارٹری سے ایک
پہنچہ چوڑی ہوئے ہے پی۔ ایل سکتے ہیں۔ — عمران نے کہا۔
”ہاں مجھے معلوم ہے۔ اور مجھے یاد تے کہ گذشتہ ملاقات میں
خود میں نہیں اس کا تذکرہ تھے کہ کیا تھا۔ ہماری لیبارٹری کا ایک
سائنس دار ڈیپیشیشن پر عمل کام کر رہا ہے۔ — وہ سیاہ دالوں
کو اس پر ٹک کر تھا کہ اس نے اسے چاکر بندارے ہولے کیا ہے۔
”ہم نے بڑی مشکل سے ان کی کمائی تھی۔ — سردار نے کہا۔
”وہ پی۔ ایل اب واقعی پاکیشیا پنج چکا ہے۔ اسے نیدر لندن
والے اڑ سے لئے۔ لیکن دہلی سے ہمارے ایک سفارت کار
اکرم پاشا کے ذریعے وہ پاکیشیا پنج گیا۔ اور یہ ہی سفارت کار
ہے جو ڈاکٹر ارشد کے ساتھ کار ایک یہ نت میں ٹاک ہوا ہے۔
یہ نیدر لینڈ کے مرشد کمیں فریہی اپٹامال یعنی آئے بیٹھے ہیں۔ میں

نے کہا کہ میں گرد سے بات کرتا ہوں۔ اگرچہ تک مال پنج گیا ہو گا تو میں
جلدے گا۔ — عمران نے کہا۔
”اوہ۔ یہ تم عجیب بات کہ رہے ہیں۔ ڈاکٹر ارشد کا اس سے
کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اس کی تولادی ہی اور ہے۔ اور پھر اگر ڈاکٹر
ارشد اس میں طوث ہوتا تو یقیناً مجھے اطلاع مل جاتی۔ اور سنو۔ ہمیں
اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ سیکونکہ ہمارے لئے یہ بیکا ہے۔
سردار نے کہا۔
”کیوں بیکار ہے۔ اگر نیدر لینڈ اس کے پیچھے بھاگ سکتا ہے۔
تو ہمارے پریروں میں ہمہندی تو نہیں لگی ہوئی۔ — عمران نے
اکھرے ہوتے لیتھ میں جواب دیا۔
”بھاگے وہ جس نے پاس نہ رہ۔ ہم تو اس سے بھی کہیں آگے
جا سکتے ہیں۔ یوں سمجھو کر جب ہمارے پاس ہوائی جہاز موجود ہو تو ہمیں
سائیکل کے پیچھے بھاگنے کی کیا ضرورت ہے۔ — سردار نے
بہم سے بیٹھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوہ۔ لیکن سردار داہ سائیکل کے پیچھے بھاگنا تو آسان سے۔
ہوائی جہاز کے پیچھے درود نا تو پڑا مشکل ہے اور پھر ہوائی جہاز اڑ گیا تو نہ
کہنے کا دوستے ہیں نہیں۔ — عمران نے کہا۔
”بس میں اور نیدر لینڈ میں یہی فرق ہے کہ نہ مشکل سے نہیں
گھرتے جب کہ وہ آسٹینیا ڈسونڈ نہیں ہے۔ بہر حال سریز فریڈی کی کو
ہیری طرف سے کہہ دکھیں اسی پی۔ ایل کی ضرورت نہیں ہے
اوہ نہ سی ہم اس میں طوث ہیں۔ — باقی رہی ڈاکٹر ارشد دالی بات

ریڈی سرکل کیا دیش مرگل ” کرنل فریدی بھی طرح چوہاک پڑا۔

” تو آپ کو بالکل سی انگریزی بھول گئی ہے، ریڈی سرکل کا معنی سرخ دارہ۔ اور جب سرخ دارہ سے کے اہر کو بر انسان پھٹائے موجو دو تو یہ سرخ دارہ نہ بڑا لایا ساختی ہو جائے گا اور نہر کا ترباق تو عراق سے آتا ہے۔ عمران کی زبان جمل پڑی۔ اور ساختی اس نے پیس سے وہ کارڈ نکال کر کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا جو اُسے سین بن کے باہر گھاس پر پڑا ہوا ملا تھا۔

” ریڈی سرکل کو بر انسان ” کرنل فریدی نے خود سے کارڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

” نہیں۔ ایسا نہیں میں نے پہلے نہیں دیکھا۔ یکن، لمحہ و میرا شیل ہے اس کارڈ سے مکاں پہچانا جا سکتے ہے۔ اور۔ یہ کارڈ نادا میں چھاپا گیا ہے۔ ” کرنل فریدی نے کہا۔ اور اس بارہ دا تھی عمران بھی چونکہ پڑا۔

” کیسے۔ نادا کیسے۔ عمران نے ہیرت بھرے انمازیں کہا۔

” تم نے خود نہیں کیا۔ یہ دیکھو۔ نادا نبایا میں بھی یہ کہ ہندے سے کو اس طرح مختلف انمازیں لکھا جاتے ہیں۔ ” کرنل فریدی نے کارڈ واپس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

” اور کرنل صاحب دا تھی۔ میری کھوپڑی کے سیل شاید اب خدا کمزد ہو گئے نہیں۔ دا تھی یہ کارڈ نادا میں بھاپا گیا ہے۔ اور

تو اول تو میں اسے بہت تریپ سے جانتا ہوں۔ وہ اس نامہ پر کا آدمی ہی نہ تھا۔ اور اگر وہ ملوٹ ہو گا تو ذاتی طور پر ہو گا۔ ” سردار داد نے کہا اور اس کے ساتھی رابطہ ختم ہو گیا۔

” نہیں ہے۔ اب مجھے یعنی آجیا ہے۔ میں سے داد دکونا تی طور پر جانتا ہوں۔ وہ غلطیاں نہیں کر سکتے۔ ” کرنل فریدی نے اس طرح المیمان بھرے انمازیں کہا جیسے اس کے ساتھ سے ٹوٹوں بوجھدا تو گھس جاؤ۔

” چلو شکرے۔ آپ کا غصہ تو ٹھٹھا ہوا۔ اب آپ کیشن صاحب کو بولا یجھے۔ بیچارے کی بارہ سرکل پر کھڑے کھڑے ٹاٹھیں سو کھ چکی ہوں گی۔ اور ٹاٹھیں سو کھ جائیں تو ہر کوئی لاکی عشق تو جادیکھنا بھی کواما انہیں کرتی۔ ” عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” اُسے چھوڑو۔ وہ ہوش چلا گیا ہو گا۔ وہ تم سے بے حد المجبس ہے۔ ” کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” الرجع۔ اسے باپ رے۔ اچھا ہوا آپ نے بتا دیا ہے تو پڑا موزی مرض متعدد مرض ہے۔ اب مجھے تو سارے فلیٹ میں نینا کل چھکو کو ان پڑے گا۔ ” عمران نے کہا۔

” سو عمران۔ اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ پاکھشیا اس حکمر میں ہوتے نہیں ہے۔ ساس کا مطلب ہے کہ اکرم پاشا کسی اور مکاں کا نہایتہ تھا۔ یکن اب سوچنا یہ ہے کہ وہ کس کا نہایتہ ہو سکتا ہے۔ ” کرنل فریدی نے ہونٹ کا شیت میٹے ہوئے کہا۔

” آپ ریڈی سرکل کو جانتے ہیں۔ ” اچاک عمران نے کہا۔

آپ کا یہ پی۔ ایل بھی یہی موجود ہو گا۔ لیکن اس غیر ملکی کی اس کیاں میں موجود ہی۔ پھر باہر بیٹھ کر آسمان کو بخوا۔ تم سچ فائزہ۔ یہ سب کچھ۔ — عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے۔ میں کچھ کچھ سمجھ گیا ہوں۔ جہاں تک میں نے آتے ہی اس اکسیدنٹ کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ تو کہ دیا سور فرار ہو گیا ہے۔ اور تم نے بتایا ہے کہ تو کہ دیا سور کی عربی لاش اس کے تھے میں پڑی تھی۔ تو یہ منصوبہ بندی اس طرح کی چیز ہے کہ اکرم یاثا کو بھجو رہا ہو گا۔ وہ اپنے رشتہ دارہ اکثر ارشد کو ساختے ہے کہ لیکھ پہاڑی کی طرف جائے۔ تو اکثر ارشد کو تمہارے ہاتھ پر شک کھتم کرنے کے لئے ساہر کھال ہو گا۔ اس کے بعد ایک پڑت کیا گیا۔ ڈیامیودہ پی۔ ایل میں کہا گیا۔ اور اس نے شریخ فائزہ سے کہ میانی کی اطلاع دی تو اس غیر ملکی سے شناسی کے ذمہ لیتے یہ اطلاع کر تھا۔ اور تھا پرانچاہی ہو گی۔ اس کے بعد یقین اس دیا سور سے دستے ہیں ہی۔ ایل دھول کر لیا گی ہو گا۔

کرنل فریڈی نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”اگر ہم دونوں اسی طرح شر لاک جو مزبنتے ہیں رہے تو یقیناً ابھی پی۔ ایل حیثیت سے یقینے آگئے گا۔ — عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔ اور کرنل فریڈی بھی ہنس پڑا۔

”ٹھیک ہے۔ کافی منسد حل ہو گیا ہے۔ اب میں کرنل پاروڈ کو قریب نہ چھوڑ دیں گا۔ — کرنل فریڈی نے انتہے ہوئے کہا۔

”قر کے بعد اگر ضرورت پڑے تو مجھے فون کر دیجئے گا۔ عالم

کرنل صاحب اب مجھے یاد آگیا ہے۔ یہ نشان کرنل پاروڈ سے ہے۔ مخصوص ہے اور کرنل پاروڈ ہی آج کل ناؤں کی پیش ایجنٹی کا چیخت ہے۔ عمران نے سر ٹھلتے ہوئے کہا۔

”کرنل پاروڈ۔ — اور کیسے؟ اس سے کیسے مخصوص ہے یہ نشان،

اس بارہ حیران ہونے کی بارہی کرنل فریڈی کی تھی۔

”آپ کو یاد ہو گا کرنل پاروڈ پہنچے ایکریماں زیر دا یخنی کا جوت تھا۔

یہ نشان اس زیر دا یخنی کا مخصوص تھا۔ جب زیر دا یخنی توڑ دی ٹکنی تو کرنل پاروڈ ناؤ اچل گی۔ اور اس کے ساتھی یہ نشان بھی ختم ہو گی۔ البتہ اس کا لیگ سرخ نہ تھا۔ بلکہ

”ادہ ہاں۔ باٹکل باٹکل۔ اب مجھے بھی یاد آگیا ہے۔ دیوبی لکھاران دیری گذ۔ یکن یہ کاٹ تھیں کہاں سے ملا ہے۔ — کرنل فریڈی

نے مسرت بھر کے لیجے میں کہا۔

اور جواب میں عمران نے مختصر طور پر جولیا کے کیعنی تک جلنے اور پڑتھ فارم دیڑھ کا وح姆 ہونے تک ساری تفصیل تادی۔

”ہوں۔ — اب میں سمجھ گیا۔ یہ داقعی کرنل پاروڈ کا کھیل ہے ماس

کی فترت ایسی ہی ہے وہ انتہائی منصوبہ بندی ہی سے کام کرتا ہے اس نے ہاں بھی اس طرح ذہانت سے منصوبہ بندی کی ہے۔ اس

نے برادر اسٹھم سے گھرانے کی بجائے تھہارے سے سفارت کا کے ذریعے یہ کھیل کھیندا ہے۔ تاکہ ہم دونوں آپس میں لمحتہ مہ جائیں۔ — کرنل فریڈی نے کہا۔

”اوہ۔ — یہ داقعہ ہو ہک آج کا ہی ہے۔ اس نے میرا خیال ہے

ارواح یعنی اپنے یار فیاض کی کافی سہم دعا ہے۔ عمران نے بھی اشتبہ ہوئے کہا۔

تینکر کو عمران تھا مبارے یار فیاض کو مختلف دینے کی فرماتا ہے۔ کرنل فریدی نے ہٹتے ہوئے کہا اور تیری سے دیوانے کی طرف بڑھا۔

جب عمران کو کرنل فریدی کے باہر جاتے کا یعنی ہو گیا تو وہ الہ گما پے مخصوص کمرے میں آیا اور اس نے داشن منزل کے غیر گھمٹے۔

ایک شوہر۔ دوسری طرف سے بیک زید کی آفاز سنائی دی۔

یار بیک زید۔ تمہارا بیٹھے بس رعب بھاڑے میں ہو جو جملہ ملک میں وکر نہول کے دہیان سختی شروع ہونے والی ہے۔ کم از کم ان کشی کو شلی دیڑن پر دکھنے کا تو بندوبست کر دے۔ عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب عمران صاحب۔ میں سمجھا نہیں۔ بیک زید نے چکر کر کچھ بجا۔ اور عمران نے اسے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

ادھ تو چکر سے ریکن جب سردار دنے کہہ دیا ہے۔ کہیں پی۔ ایل کی عزدات نہیں تو پھر جمیں اس چکر سے میں موت ہوتے کی کیا فرقہت ہے۔ کرنل فریدی خود ہی گئیں ماتار بے گا۔ بیک زید نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

بیر اخیال ہے اب تھے تھا ری ہنگ سردار دکو ہٹھان پڑھے گا۔ لیکن مندی ہے کہ تم ان کی بیگ نہیں رہے سکتے۔ میں نے بتایا ہے کہ جب میں نے کرنل فریدی کی موجودگی کا حوالہ دیا تب ہی سردار دنے

یعنی دنہ فی کرتا۔ اور پھر جو ای جہاں والی مثال کے باوجود تم یہ نہیں سمجھ کے کہا۔

لگک لگک کیا مطلب۔ میں تو دا تھی نہیں سمجھ سکا۔

بیک زید کی حیرت سے ہر یوں آفاز سنائی دی۔

بیک زید۔ پی۔ ایل انتہا جیمیں ترین ایجاد ہے۔ افسی ایجاد ہے جس سے ابھی تک ایچ بیسا بھی دافت نہیں ہے۔ رو سیاہ اس کی پوری کے باوجود اس کے متھن کھل کر کچھ نہیں کر رہا۔ اگر ہجاء سائنس ان پر ان کو شک نہ ہوتا تو یہ بات ہم تک بھی کسی صورت نہ پہنچی میں جیسا تھا ایجاد کے متھن تھا۔ ایسا کیا خیال ہے کیا جامے ملک کے سائنس ان رو سیاہ اور ایکر بیسا سے بھی آتے ہیں۔ بیبات نہیں۔ سر داؤ دیمرے حوالہ دیشے سے بھی سمجھ گئے تھے کہ میں کرنل فریدی کو مطمئن کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے انہوں نے ایسی بات کہہ دی۔ لیکن ساتھی ہوائی جہاڑ کا حوالہ دے کر انہوں نے مجھے بھی تباہ کر تھا رہے ہے وعینہ لیٹھ سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ کرنل فریدی کو مطمئن کرنا ضروری تھا تاکہ دہ بھاری طرف سے بے نکل ہو جائے۔ مگر ہم نے اسے حاصل بھی کرنا ہے۔ لیکن اس طرح کہ کرنل فریدی کو شک نہ رکھ کے۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آپ کرنل ہارڈ والی جال اب کرنل فریدی پرالت دیتا چلتے ہیں کہ وہ دونوں آپس میں رہتے رہیں اور تم اصل جیز لیں۔ بیک زید نے کہا۔

دہیں ہوں گے مرفت میں سی خاتم ہوں۔ اور یہ بات میرے ہی سامنے
ہوئی تھی۔ اس نے مجھے جو لیا سے بات کرتے دلت سب کیہ کھا پھرا
کر بتانا پڑے گا۔ عمران نے کہا۔
”شیخ سے ہے۔ یہ سمجھ گیا۔ ایک اونکام بھی ہو سکتے ہے کہ جو لیا سے
اس غیر ملکی کا علیہ پوچھ دیا جائے تو باقی محیرز بھی اُسے تلاش کر سکتے ہیں۔
بیک زید نے کہا۔

”پہلی البتہ یہ بات درست ہے۔ اس غیر ملکی کو پوچھ جو لیا پر کسی قسم کا
ٹیک دے گیا ہو گا۔ اس نے اس نے لفظنا میاں اپنے شکیا ہو گا۔ بھیک
سے میں جو لیا کو ہو دوں گا کہ وہ باقی سا تیشوں کو علیہ ستارہ انہیں بھی اس
نیز ملکی کی تلاش نے لئے کہہ دے۔ دہا بھی تک دہیں پنک
تیس تیس۔ عمران نے کہا۔

”نہیں جتاب۔ آپ کے جانے کے بعد وہاں تنویر اور نہایتی کا یہ مرد بودہ
پہنچ گذا ہو گیا۔ چنانچہ پنک ختم کر کے وہ واپس چلے آتے ہیں۔ اب
وہ اپنے اپنے فلیٹ میں ہیں۔ مجھے جو لیا نے اس پہنچتے کی پورث
رے دی ہے۔ بیک زید نے جواب دیا۔

”بس تم اتنے ہی کر دو تو میر بانی ہو گی۔ باقی جو لیا کو میں خود کہا۔ دیت ہوا
کہ وہ اس غیر ملکی کو تداش کرنے سے اس نے کہیں سے باہر دکھا دیا
اگر وہ مل جائے تو کوئی مسدود کام راغم نہ سکتا ہے۔ عمران
نے کہا۔

”بالکل ایسا ہی ہوا۔ وہ تنویر کا غصہ اب اس نے اپنے
کنٹرول سے باہر ہوتا جا رہا۔ اس کا کوئی مستقل علاج کرنا چاہیے۔
بیک زید کو شاید ابھی تک تنویر پر غصہ نہیں۔

”ارے ارے۔ یہ غصہ نہ کرنا۔ یہ لوگ تم سے زیادہ ذہین ہیں۔
انہیں فوراً مجھ پر ایک شوہر نے کہا۔ کب پڑ جائے گا۔ کیوں کہ باقی لوگ

”چو سکر کے۔ تھہداری کھوپڑی اتنی گلخانوں کے بعد گرم تو ہوئی۔ دیتے
تم ایسا کرو بسج اندک آتش داں میں ایک گھنٹہ اتنی کھوپڑی سینک پا کرہے۔
عمران نے کہا۔ اور جواب میں بیک زید کی شرمندی کی ہنسی سنائی دی۔
”آپ کی اتنی چیز یہ ہے کہ باشیں فاقہ میری سمجھیں انہیں آئیں۔
بیک زید نے شرمند میں بھی میں کہا۔

”یہی تو خیمت ہے۔ وہنہ عربی کے اوٹٹ کی طرح میں داشن منزل
سے بہیش کے لئے باہر ہو جا دک کا۔ تم ایسا کرو۔ صقدر اوس گیپٹن شکل
دنلوں کو کہہ دو کہ وہ کوئی فریبی کا تعاقب کریں۔ کمال فریبی لانہ کسی
ہوشیں بھئہ رہو گا۔ اس کوئی فریبی کے شہر نے کے لائق جمادے دفتی
ہوشیں بھئے رہے۔ دہ آسانی سے انہیں ڈھونڈھ دیں گے۔ انہیں انتہا
محاط رہنے کے لئے کہہ دیتا۔ وہ فریبی کو اگر زدابھی شک پڑ جگ
پھر سادھی ٹھیک ایک لمحے میں چوپٹ جو کردہ جائے گی۔ عمران نے
اُسے سمجھا تے ہو گئے کہا۔

”شیخ سے ہے۔ میں کہہ دیتا ہوں۔ بیک زید نے جواب دیا۔
”بس تم اتنے ہی کر دو تو میر بانی ہو گی۔ باقی جو لیا کو میں خود کہا۔ دیت ہوا
کہ وہ اس غیر ملکی کو تداش کرنے سے اس نے کہیں سے باہر دکھا دیا
اگر وہ مل جائے تو کوئی مسدود کام راغم نہ سکتا ہے۔ عمران
نے کہا۔

”آپ نے کیا کہتا ہے۔ میں کہہ دوں گا۔ بیک زید نے کہا۔
”ارے ارے۔ یہ غصہ نہ کرنا۔ یہ لوگ تم سے زیادہ ذہین ہیں۔
انہیں فوراً مجھ پر ایک شوہر نے کہا۔ کب پڑ جائے گا۔ کیوں کہ باقی لوگ

عقلمندی کے بغیر تم ایک سو نہیں رہ سکتے۔ عمران نے کہا۔ افساس کے ساتھی اسی نے پاکتہ پڑھا کر کریشل دبادیا۔



سیکھ تھوڑے اور نیم دینہ کے کرنل فریڈی کی فورس وولوں ہی تلاش میں ہیں۔ لورین نے محنت پڑھیں کہا۔
آپ بے نکر میں ماہام۔ میں صورت حال کو اپنی طرح سمجھتا ہوں۔
مرفتی نے جواب دیا۔

او۔ کے پھر میں کہاں پہنچوں۔ لورین نے یوچا۔
آپ بھی کہ میری مارکیٹ نکھنے پڑے چوک پر آجاتیں۔ دنیا سے میں آپ کو لے دوں گا۔ مرفتی نے کہا۔

او۔ لورین نے او۔ کے کہہ کر رسیور لٹھا اور انہوں کھڑی ہوئی۔ اس نے الماری میں سے ایک لباس نکالا اور باہر روم کی طرف بڑھ گئی۔
کھوڑی دیر بعد جب وہ یا ہر آفی تو لباس بدل بھی بھی۔ الماری کے پتلے خانے سے اس نے ایک چھوٹا سا مینڈ بیگ نہ پہن کمال۔
او۔ پر من کا ایک خفیہ خانہ بھول کر اس میں جعل کا۔ اس میں سفید دنگ کے

شتوپیپ میں پیٹا ہوا پی۔ ایلی موجود تھا۔ اس کی موجودگی کا اپنی طرح لیکھ کر کے اس نے خانہ بند کیا اور پھر میں کی میں زپ لگا کر اسے کافی سے لٹکایا۔ اس کے بعد مگرے کو ایک نظر دیکھی ہوئی وہ دیوانے کی طرف بڑھ گئی۔ الماری میں اس کے لباس جوتے او۔ وہ مگر سامان موجود تھا۔

”اوام۔ میں مرفتی بول رہا ہوں۔ میں نے تمام کام و دنی کو مکمل کر لیا ہے۔ ایک خصوصی لائچی گوچ پر میں یعنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ آپ تشریف لے آئیں۔“ دوسری طرف سے بولنے والے کا الجھ بے سہ موبدانہ تھا۔
”اپنی طرح دیکھ بھال کر لی ہے۔ چیز بس کہہ بنتے تھے کہ پاکتہ ہوئی تھی۔ او۔ اس سلسلے میں اس کے نہر کا غذاء پر لحاظ ہے۔“

لیکے فورے کی گفتگو بھتے ہی بیٹھ پر بیٹھی ہوئی خوب صورت غیر عکلی بٹکی نے چوک کر رسیور اٹھایا۔
”یہیں۔“ لورین سپیکنگ۔ لورین کے پڑھیں جوانی کا خود
”اوام۔“ میں مرفتی بول رہا ہوں۔ میں نے تمام کام و دنی کو مکمل کر لیا ہے۔ ایک خصوصی لائچی گوچ پر میں یعنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ آپ تشریف لے آئیں۔“ دوسری طرف سے بولنے والے کا الجھ بے سہ موبدانہ تھا۔
”اپنی طرح دیکھ بھال کر لی ہے۔ چیز بس کہہ بنتے تھے کہ پاکتہ ہوئی تھی۔ او۔ اس سلسلے میں اس کے نہر کا غذاء پر لحاظ ہے۔“

کمال تھے۔ بلکہ اس نے یہاں باقاعدہ روپورنگ کے سلسلہ میں عملی کام بھی کیا تھا۔

یہ خصوصی دعوتوں کے سلسلہ میں چند روزہ آسکول گی۔ میرے کمرے میں صفائی البتہ کرایا جائے گا۔— لوہن نے کاؤنٹری میں جا کر چاندی دیتے ہوئے کاؤنٹر نرگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔— یہ میڈم۔ آپ بے نکرہ ہیں۔ یہ تو ہمارے فرانشیز

شنل سے۔ میں آپ کے نون آئیں تو انہیں کیا پیغام دیا جائے۔

کاؤنٹر نرگل نے گابو باری مکان اپنے پرستے پرستے میں ویجا۔

بس یہی کہیں کام کے سلسلے میں مصروف ہوں۔ آپ ان کے

نہہ زنوٹ کر جائیے گا۔ یہ بعد میں ان سے مابطہ کر لون گی۔"

لوہن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بیگ لہڑا قبیری دووازاں

کی طرف پڑھ گئی۔

چند ٹھوں بعد اس کی تیکی میں مارکیٹ کی طرف اٹھی جیلی جاہی تھی

وہیں بڑی دلپی سے اور گرد کا ماحول دیکھ رہی تھی۔ وہ چونکہ پہلی بار اپنے کشی

آئی تھی اسی لئے اسے یہاں کام احوال بے حد اونکھا اور دلچسپ محسوس ہو۔

رہ تھا۔— گواں نے چند ہی روزہ میں یہاں کی خاصی سیر کر دیا تھی۔ یہ کوئی

دھجب سے یہاں آئی تھی؛ بلکہ فارغ تھی۔ ابھی دو گھنٹے قبل اُسے یہی

اُل ہنچا اور پھر اس کے بعد پہلی بار کرنل ہرود نے اس سے مالطہ قائمہ

کیا۔ اور اس طرح اس کی یہاں آمد کا اصل منش اب شروع ہو رہا تھا۔

یہاں آنے سے پہلے تو کرنل نے اس کی فاپی کا ہی یہ دو گرام بتایا تھا۔

کروہ صحافی کی حیثیت سے یہاں سے جوانی جیسا کے ذریعے واپس

پہنچتے گی۔ اور یہی اُل کو چھینے کے لئے اس کے کیمے میں نصوصی جگہ بتایا گئی تھی۔ یہ کرنل نے اچانکہ ہرگز میں بدل دیا۔ کیونکہ مرفنے نے اُس سے بتایا تھا کہ کرنل کی مدعاہات پر اب فرمی طور پر نیا پروگرام بنایا گیا ہے۔ شاید ایسا یہاں کی سیکرٹ مروس اور نیڈلینڈ کے آدمیوں کی وجہ سے ہوا ہو گا۔ بہر حال لوہن کو کسی قسم کا کوئی تکرہ نہ تھا۔ کیونکہ اس کی عرف کسی کا دھیان بھی نہ جاسکتا تھا۔ "میڈم۔— یہن مارکیٹ کا پہلا چوک آ گیا ہے۔" میکسی قنایوں نے کار ایک سایڈ پر رکھ کر ہوتے کہا۔

"اوہ یہیں۔— لوہن نے جو گھر کر کہا۔ اور پھر تھکی سے نجھے اتھر کے اس نے بیگ سے ایک نوٹ نکال کر تیکی ڈرائیور کے جوانے کر دیا۔ تیکی ڈرائیور نے ہمراہ دیکھ کر باقی رقم اسے دی اور لوہن بیگ میں رکھتی جوئی آگے بڑھ گئی۔— وہ اب اوہر ادھر دیکھ۔ بھی تھی۔ تاکہ مرفن اُست دیکھ کر آ جائے۔

میرے پیچے آجائیے میڈم۔"— اچانکہ لوہن کو سایڈ سے میڈم کی تیکی میں مارکیٹ کی طرف اٹھی جیلی جاہی تھی وہیں بڑی دلپی سے اور گرد کا ماحول دیکھ رہی تھی۔ وہ چونکہ پہلی بار اپنے کشی آئی تھی اسی لئے اسے یہاں کام احوال بے حد اونکھا اور دلچسپ محسوس ہو۔ رہ تھا۔— گواں نے چند ہی روزہ میں یہاں کی خاصی سیر کر دیا تھی۔ یہ کوئی دھجب سے یہاں آئی تھی؛ بلکہ فارغ تھی۔ ابھی دو گھنٹے قبل اُسے یہی

اُل ہنچا اور پھر اس کے بعد پہلی بار کرنل ہرود نے اس سے مالطہ قائمہ کیا۔ اور اس طرح اس کی یہاں آمد کا اصل منش اب شروع ہو رہا تھا۔ یہاں آنے سے پہلے تو کرنل نے اس کی فاپی کا ہی یہ دو گرام بتایا تھا۔

اس کے قریب آگئے سڑی پر مرنی موجود تھا۔
”آئیے میڈم“—مرنی نے سائیڈ سیٹ کا دوڑاہ کھو لئے
ہوئے کہا۔ اور لوہین بڑا سامنہ بناتی موئی کارپس بیٹھ گئی۔
”یک لپٹھپڑی کارے لی بے تھے تھے۔ اونہ اتنی بڑی کارپٹی ابھی
چل رہی ہے“—لوہین کا ابھی خاصاً ناؤش گوار تھا۔
”میڈم۔ جہاں تم جا رہے ہیں۔ وہاں نہیں کاراگر جائے آنسانہ بن
جاتی ہے۔ وہی سے یہاں تو اس سے بھی دس سال پر اسے ماڈل کی کاپیل
بھی سڑکوں پر عالم نظرتی ہیں۔“—مرنی نے ہنسنے ہوئے کہا۔ اور
کاراگے بڑھادی۔

”سیرت ہے۔ اس قدم پیانی گاڑیاں آنڑی چکنگ پوٹ
پاں دوسال پرانے ماڈل کو توڑی مرکر بھی نہیں دیکھتے۔“—لوہین
کے لبھیں تھیقی سیرت لھتی۔ اسے شایدیقیں نہ آریا تھا کہ آٹھ سال
پرانے ماڈل کی گاڑی بھی حل سکتی ہے۔

”بخارا کسبے حد ترقی یافتے ہے میڈم۔ یہ تو پس ماندہ ملکتے
یہاں اس ماڈل کی پیانی گاڑی بھی ووگ سخلتے لکھنا عرصہ سچت کر کے
نہیں تے ہیں۔“—مرنی نے ہنسنے ہوئے بوئے بواب دیا۔

”تم اپنے یہاں آئے ہو مرنی“—لوہین نے دیکھا۔
”یہ میڈم۔ یہی کسی بارہ یہاں آچکا ہوں۔ بلکہ اکثر تو یہاں پر
چھڈاہ میرا قیام دیتے ہیں۔“—مرنی نے سر ملاٹتے ہوئے جواب دیا۔ اور لوہین سے بلکہ غاموش ہو گئی۔

”اب آگے پر گرام کیا ہے۔ ہمیں لانچ کے ذریعے جانا ہو گا۔“

کیا دہاں گھٹ پر چکنگ نہیں ہوتی۔—لوہین نے چند لمحے
غاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
”میڈم۔ اس بارہ بس نے انہیں جدید پر گرام بنایا ہے۔
سمیں ہاں سے چھپروں کی ایک بستی میں جائیں گے۔ دہاں خفیہ طور پر آپ
کا میک اپ کیا جائے گا۔ اور مقامی چھپروں جیسا بس لٹھایا عالیے
گا۔ آپ دہاں نہیں گی۔ مات کو تھوڑی لانچ کے ذریعے ہاں
سے چھپروں کے لئے مخصوص ایک جزو میں پر آپ کو پختا دیا
 جائے گا۔ چہاں پورے جزیرے پر آپ کی شادی کا جشن ہو گا۔ باقاعدہ
ایک اور بستی سے آپ کی بیانات آئے گی۔—اوہ پھر صحیح مدارات آپ
کو لے کر دوسری بستی میں جائے گی۔ کوست گارڈ کی آخری چکنگ پوٹ
کراس کرنے کے بعد دہاں بدل جائے گی۔ اور آپ کو ایک اور پانچ کے
ذریعے کھٹے سمندر میں وجود نہ اسکے لایک تجارتی۔ تحریک جہاں میں پہنچا
دیا جائے گا۔ بوصرت آپ کو لئے کے لئے دہاں رکا ہوا ہو گا۔ آپ
جہاں میں پہنچ کر دوبارہ اپنی اصل قشکل میں آجائیں گی۔ آپ کے کاغذات
دہاں پہنچتے موجود ہوں گے۔ اور اس طرح آپ جہاں تے دیے
تاذ کے ساحل پر پہنچ جائیں گی جہاں اعلیٰ حکام موجود ہوں گے۔ وہ
آپ سے مال دہاں ذصول کریں گے۔ اور آپ اپنے گھر اعلیٰ جائیں
گی۔ اعلیٰ حکام مال کی وصولی کے بعد یہاں حیثیت باس کو کاشن دیں
گے۔ اور حیثیت باس ہاں سے واپس روانہ ہو جائیں گے۔
مرنی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”اوہ۔ یہ تو خاصاً بنا چکر ہے۔ کیا کوئی اصل دہاں بھی ہو گی؟“

لودین نے یہ رت بھرے لیجیں کہا۔

"ہاں۔ شادی اصلی ہے۔ صرف اصل دہن کو چھپا کر آپ کو سامنے کر دیا جائے گا۔ اصل دہن عام عمود توں کی طرح بامات میں شامل ہو گی۔ چینگ پوسٹ گزد تے ہی وہ آپ کی جگہ لے لے گی۔ اور پھر بامات آگے کے بڑھ جائے گی اور آپ جہاں پر پہنچ جائیں گی۔" مرفنی نے جواب دیا۔

"لستے پنچھنگ تو دا تھی بے داغ اور شاندار میں کسی قسم کے شکار کا کوئی سوال بھی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن میرا یہ بیگ کیسے سامنے جائے گا۔ کی زہاں کی پھریں ایسا بیگ رکھتی ہیں۔" لودین نے اپنے بیگ کو تھی تھیلے تے ہوتے کہا۔

"بیگ ہیں وہ جائے گا۔ دہن کا دوسرا بیگ ہو گا۔ آپ نی۔ ایں اس میں شفت کر لیں گی۔ وہ بیگ جہاں تک آپ کے ساتھ رہے گا۔ جہاں میں یہ بیگ موجود ہو گا۔" مرفنی نے جواب دیا۔

"لیکن تم کس مدپ میں ساکھ جاؤ گے۔" لودین نے پوچھا۔ "غابرے میڈم۔ ایک پھرے کے روپ میں ہی جاؤں گا۔ ہمارے دس کے قریب افراد بامات کے ساتھ ہوں گے۔ تاکہ ہر قسم کی حفاظت کی جاسکے۔" مرفنی نے جواب دیا۔

اور لودین نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ زہاں کے پھری دل کا بیاس کیا ہو گا۔ ان کی شادی کے سامنے درواج کیے ہوں گے۔ غابرے سے سارے دسم و درواج پورے کرنے ہوں گے تاکہ اگر دہن عمر کارمی آدمی خفیہ طور

پر موجود ہوں تو انہیں شک نہ پڑ سکے۔ اس کے حرم میں عجیب سی سفنتی تھیں جوئی تھی۔ ایک بالکل منفرد اور نیا تحریر۔ جو شاید اے جمیشہ یاد رہے۔ وہ دل پر دل میں کرنل کی ذہانت کی داد دے بھی تھی۔ غابرہ بے اب کے شک ہو سکتا ہے کہ پھر ان کے روپ میں لودین حادثی ہے۔ اور دہن کے بیگ میں پی۔ ایں جس کی علاش میں بخانے کئے افراد سرکھراتے پھر ہے ہوں گے۔

"یہ سہ۔ فرمیتے۔" نوجوان نے کرنل فریدی کی بحثت سے مبتلا ہوتے ہوئے کہا۔ "میں مجھے ایک فون کرنا ہے۔" کرنل فریدی نے باعتماد بچھے میں کہا۔

"یہ سہ۔" نوجوان نے فون آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اور کرنل فریدی نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

"یہ ایس۔ ایس۔ میں سپیکنگ۔" دوسرا طرف سے ایک مرد انداز ستانی دی۔

"کرنل آج۔ اسے بول دتا ہوں۔ تم یہاں ذمی شان کا لوٹی کے پہلے چوک پر موجود کھنپے کے باہر آج چ جاؤ۔ میں یہاں ہو جو دباؤں" کرنل فریدی نے کہا اور رسیور کھدیا۔ کرنل فریدی نے جیسے دس مدد پے کا نوت نکال کر نوجوان کی طرف بڑھایا اور باقی رقم لئے بھر دا پسی صفائی کی طرف مڑ گیا۔ نوجوان ملکھیں بوٹ لئے خاموش کھڑا رہا۔ اسے شاید کرنل فریدی کو دیکھے سے آواز دینے کی ہجرات ہی نہ ہو گئی کہ وہ کہتا کہ بالقیمة قلم لے گیں۔

کرنل فریدی کھنپے سے باہر نکل کر دا پس ایسی کار کی طرف بڑھا۔ اس کی تیز نظر میں مارکول کا بڑے غارہ اندماں جائزہ لے سی تھیں۔ چند لمحے لئے جائیں میں سے کے بعد جب اسے تسلی ہو گئی۔ کوئی آنکھ اس کی طرف تھوڑی طور پر متوجہ نہیں میں سے تو وہ کار میں کارڈ نشہ پر ایک نوجوان کھڑا تھا۔

کرنل فریدی نے کارڈی شان کا لوٹی کے پہلے چوک پے بنے جھوٹے خوبصورت کھنپے کے باہر روک دی۔ اس کی کار سکتے ہی ایک بیخ پر بیٹھا ہوا نوجوان جس کے ہاتھیں ایک رسال تھا۔ اس کی طرف بڑھا۔

"سے۔" کوئی نہ جر جو ایس سے اب تک کوئی باس نہیں آیا۔ نوجوان نے کار کے دریب سے گزرتے ہوئے بڑھا کر کہا۔ اور مسے بغیر سیدھا ہلا گے بڑھتا چلا گیا۔ کرنل فریدی نے سر ملا لئے جوئے کار کو آجھے بڑھایا۔ اور پھر کھنپے کی سائیڈ میں روک کر دیجئے اور آپر چند لمحوں کے لئے ادھر ادھر و کھنپے کے بعد وہ کھنپے کی طرف بڑھ گیا۔ سیفے کا ہال تھریا خالی تھا۔ اکا دکا افراد میٹھے لھانا کھلنے میں مصروف تھے۔ کرنل فریدی سیدھا کاڑ نظر کی طرف بڑھا گیا۔ کارڈ نشہ پر ایک نوجوان کھڑا تھا۔

ذیشان کاونی کے آخری حصے میں کوئی ٹھوٹیں نہیں فاصلہ کافی سے
زیادہ تھا۔ کیونکہ دریافتی میاٹوں پر ابھی تعمیرات نہ ہوئی تھیں۔ سب سے
آخریں لیکن تو تعمیر شدہ کوٹھی نے گھٹ کے سامنے کریں فریڈی نے
کارروائی۔ اور پھر مخصوص انداز میں تین بارہ بارہ دیا۔ وہ سرسری
کوٹھی کا پھلاک کھلا کر کرنی فریڈی کا رکھنی کے انہوں پورچھا کہ
لیتا گا۔ بہتر سے میں چار مسلح افراد موجود تھے۔ کرنل فریڈی نے
کارروائی کی اور پھر نئے ارتکروہ مسلح افراد کے سلام کا مرطلہ کر جواب
دیتا ہوا دریافتی را ہماؤں تھی سے گزد کر آخیں موجود سیرھیوں سے نئے
ارتھاتا گیا۔ سیرھیوں کے اختتام پر ایک بڑا مل نماگہہ تھا جس کی
دیواروں کے ساتھ تین بڑی بڑی مشین نصب تھیں۔ یہ سب
مشین کام کر دی تھیں۔ کیونکہ ان مشینوں یہ بدبجل بجھ رہے
تھے۔ اور مختلف قسم کے ڈالکوں پر لگا بہتی سویں سویں سویں
حوكتم کر دی تھیں۔ مشینوں سے ہلکی ہلکی گونج کی آواز تکلیفی تھی۔
کمرے کے دریافتی لیکن ایک بڑی میز کے اور پر ایک مستطیل ٹھکل کی
مشین تھی۔ جس پر مختلف سائز کی چھوٹی بڑی سکرین نصب تھیں۔
ان جس سے صرف ایک سکرین روشن تھی۔ اور اس پر بھی لہریں ہی کو دیتی
ہوئی لظر آمدی تھیں۔ میز کے تیپھے کرسی پر ایک نیبے قد کا نوجوان بیٹھا
جو اسکا۔

کرنل فریڈی کے اندر داخل ہوتے ہی وہ نوجوان احتراماً اٹھ
کر ٹھا گوا۔

میکان پوزیشن بے جواد۔ کرنل فریڈی نے سرہ بجھے میں

نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
”کوئی اشارة نہیں آمدنا بآس۔“ جواد نے دیکھے بچے
میں جواب دیا۔
”ہونہہ۔ میں نے ایس۔ تھی کو حکم دے دیا تھے۔ دیکھو کیا
بیٹھنے لکھتا تھے۔“ کرنل فریڈی نے خود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
جواد ساتھ پڑھی ہوئی دوسرا کرسی پر بیٹھ گیا۔
اُسی نئے ایک سکرین بھاگ کے سے دو شہوئی۔ اور کرنل فریڈی
اوہ جواد دنوں چونکا پڑے۔ سکرین پر پڑے تو چند لمحوں تک لہریں
سی کو دیتی رہیں پھر ایک تصویر ابھر آئی۔ ایک نوجوان کی تصویر جس
نئی نئی رہاگ کا پست بآس پہنچا ہوا تھا۔ وہ ایک کار سے اتر
رہا تھا۔
”ایس۔ تھی پہنچ گیا۔“ کرنل فریڈی نے بڑھاتے
ہوئے کہا۔ اور جواد نے کوئی لفظ نہیں سے ادا کرنے کی بجائے
صرف سرملہ نے پرہی اکٹھا کیا۔ البتہ دنوں کی نظریں سکرین پر بھی
ہوئی تھیں۔
”ایس۔ تھی نے ایک لمحے کے لئے گردن ہوئے کہ دیس طرف موجود
یک فنے کے بورڈ کو دیکھا اور پھر تیر تیر قدم اٹھا۔“ ۲۵ گھے بڑھنے لگا۔
اس کے بعد نے ساتھ ساتھ بھی سکرین پر منظر بدلتا جا رہا تھا۔
”مہیو ٹبلو۔“ ایس۔ تھی کانٹگ اوف۔“ اچھا کہ مشین سے
ایک آوازا بھری۔
”ایس۔ بارہ ڈاٹ اسٹوں اسٹاگ اور۔“ کرنل فریڈی نے

مشین کے ساتھ منڈک ایک مائیک کو جاندیں لیتے ہوئے کہا۔
 "آل۔ او۔ کے بارس اورور" — ایس۔ ٹی۔ نے جواب دیا۔
 "کوہلی نہیں ہوں۔ بے کفر جو کردا خل ہو جاد۔ میں چیک کر دیا ہوں
 اورور" — کرنل فریدی نے کہا۔
 "میں بارس اورور" — ایس۔ ٹی۔ نے جواب دیا۔ اور اس
 کے ساتھ ہی اس کے قدم عجز سو گئے۔ کافی آنکھ کے پڑھنے کے بعد
 وہ ایک خاصی عظیم اشان کو ٹھیک کی گئی۔ پہنچ کر میک گھیا اس نے
 ہاتھ اٹھا کر کالی بل پہاچنی رکھی۔ چند لمحوں بعد ہی بچاک کی چھوٹی
 کھڑکی کھلنی اور ایک غیر علی بامہ نکل آیا۔ غیر علی کے پہرے پہ بیرون
 اور اچھیست تھی۔

"میں ایس۔ اے۔ دن ہوں۔ بنی۔ دن کے نام ایک خصوصی
 پینام ہے" — ایس۔ ٹی۔ نے پڑے باوقار لپھے میں کہا۔
 "ادہ اچھہ آؤ" — غیر علی نے چونکہ کہڑکی
 میں سے غائب ہو گیا۔ ایس۔ ٹی۔ بھی اس کے پیچے چل پڑا۔ اب سکرین
 پر کوئی کاہنہ عنی منظر صاف نظر آر پا تھا۔ جیسے ہی ایس۔ ٹی۔ اصل عمارت
 کے پر آمد لے میں آپ۔ اچھاک مشین کی بہت سی سکرینیں روشن ہو گئیں۔ اور
 کرنل فریدی کی نظر ان سب سکرینوں پر تیزی سے پھیلنے لگیں۔ اور
 پھر ایک سکرین پر موجود ایک ادیغہ عمر کو دیکھ کر وہ بجھی ہتر جو چوک پڑا۔
 "آجھے" — واقعی کرنل پاروڈی ہیں موجود ہے" — کرنل فریدی
 کے لمحے میں بے پناہ اشتیاق تھا۔
 کرنل پاروڈی ایک میز کے پیچے بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر مختلف رنگوں

کے شیلی فون موجود تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلنا۔ اور پھر ایس۔ ٹی۔ اندر داخل ہوا۔
 "اوہ۔ ایس۔ اے۔ دن۔ آڈیٹھو" — کرنل پاروڈی نے آنے
 والے کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔ اور ایس۔ ٹی۔ تیر تیز قدم اٹھا کر آگے بڑھا۔
 اور میز کی دوسری طرف۔ کچی کری پر جیٹھی گی۔
 "یہ تمہاری میڈر لینیٹھ سے اچھاک آئیں سمجھا نہیں" — کرنل پاروڈی
 نے انتہا کی کرتے بچھیں کہا۔
 "باز۔ اطلاع اس قدر احمد ٹھی کہ مجھے فوری طور پر مرکوز بات
 کرنی پڑی۔ دنماں سے آپ کی ہیاں موجودگی کا پتہ چلا۔ چونکہ شیلی فون یہاں نیٹ
 پہ بات کرنا خطرے سے خالی نہ تھا اس لئے میں فوری طور پر ہیاں نہ پہنچ گی۔"
 ایس۔ ٹی۔ نے بھیجیر لپھے میں کہا۔

"یہی اطلاع" — کرنل پاروڈی نے ہونٹ پھینپھی ہوتے پوچھا۔
 "باز۔ پروفیسر آرڈن نے جو پی۔ ایل۔ ہمیں دیا ہے وہ لفظ ہے۔
 ایس۔ ٹی۔ نے دھیے لمحے میں کہا۔
 "اگا۔ گا۔ گا۔" — کرنل پاروڈی بے ہو کیا مطلب" — کرنل پاروڈی
 ایس۔ ٹی۔ کی بات سنتے ہی بولنکا کو کری سے انگکھڑا ہوا۔ اس کے چہرے
 کے عضلات بھی طرح پھر کرنے لگے۔
 "یہ بارس۔ وہ داقعی نظری ہے۔ محض ایک اور کاؤنٹرائن اس
 کے اندر کچھ بھی نہیں سے" — ایس۔ ٹی۔ نے جواب دیا۔
 "یہ کیسے سکے ممکن ہے۔ کیسے ممکن پوکتا ہے۔ تم نے خود ہی تو
 اس کے اصلی ہوتے کی اطلاع دی۔ اور پھر اب جب کہ سارا امن مکمل ہو
 گیا ہے تم یہ نی اطلاعے کے کہا گئے ہو" — کرنل پاروڈی نے بڑھ کر۔

ہم سے بچے میں کہا۔
نیک سے باس۔ اس وقت تک مجھے بھی اس کا علم نہیں تھا۔
یک پڑا چاہا کیا بات سامنے آگئی۔ میں اس کے نتائج سے واقع
تھا۔ اس لئے میں نے قرآن آپ سے مابطہ قائم کیا۔ یہ شب بھی
اس سے پوری صورت حال سامنے آجائے گی۔ اس لئے میں
جیب سے ایک مانیکروٹیپ نکال کر کرنل مارڈن کی طرف بڑھتے ہوئے
کہا۔
کرنل مارڈن کسی پر بیٹھ کر جندے تھے خالی خانی نظردان سے مانیکروٹیپ
کو دیکھتا تھا۔ پھر اس نے میرے کنارے پر لگا ہوا میں دبایا تو وہ سرے
لئے دروازہ کھلا اور اسکے سلیخ نوجوان انہیں داخل ہوا۔
”مانیکروٹیپ پر جیکرے آؤ جلدی۔“ کرنل مارڈن نے دلت
ہوئے کہا۔ اور نوجوان سے ہلا ہوا داپس چلا گیا۔
”اب تمہرے پروری تفصیل بتاؤ۔“ کرنل مارڈن نے دامت پینے
کے سے انسان میں کہا۔

”باس۔ پر ذیغسر آرڈن کو کرنل ذریحی کی بیک فورس کے حوالے کر دیا
گیا۔ اس بیک فورس میں ایک احمد آدمی میرا بھی ہے۔ میں اس آدمی
کے ذمیت صرف اتنا جانتا تھا کہ پر ذیغسر آرڈن بیک فورس کو کیا
بتاتا ہے اور کیا نہیں۔“ کرنل ذریحی نے ایک انتہائی جدیدہ ترین
لیبارٹری خیفر طور پر بنائی پڑی ہے۔ جہاں اس نے اپنے آلات تھک
ہیں جس سے انسان کے ذمیں اور اس کے خیالات کی تصویریں باقاعدہ سکی
پر جسم پوکر آ جاتی ہے۔ مطلب ہے کہ وہ جو سوال پوچھے گا۔ اتنے
لیا ہے۔ اس لئے میں جواب دیا۔
”کرنل ذریحی کی منصب پر بنایا تھا۔ اور اس کا پہلا مشکار ہم بثے ہیں۔“
”ادم۔ اس کے کامنے کا منصب پر بنایا تھا۔ اور اس نے اپنے کامنے کے
لیے آباد ہو جائے گا۔“ اس طرح اس نے ساری بڑی طاقتلوں کو بیک
کرنل ذریحی کے سامنے بنا لایا۔ اور اس کے کامنے کا منصب پر بنایا تھا۔
”ادم۔ اس کا مطلب ہے کہ اصل کرنل ذریحی نے حاصل کر لیا
گا۔“ کرنل مارڈن نے کہا۔
”اس بس۔“ انہوں نے بیک لاکر سے اصل پی۔ ایل حاصل کر
لیا ہے۔ اس لئے میں جواب دیا۔

اُسی لئے درہ اندہ کھلا اور دہنی نوجوان جسے کرنل ٹارڈٹ نے پر و فیسر
لئے کا حکم دیا تھا۔ پرانچہ میں ایک بچوں ناپاپو کو رُبیہ انشائتے اندر داخل
ہوا۔ اس نے پڑے سے حکومتیہ انداز میں ڈپ میز پر لکھا اور داں پس مر گیا۔
کرنل ٹارڈٹ نے ڈبے کا ایک خانہ کھولा اور اس میں پرانچہ میں پر و فیسر
ہوتی مائیکرو فلم ڈال کر خانہ بنہ کر دیا۔ اور اس کے بعد اس نے مختلف
بیٹن وبا نے شروع کر دیئے۔ ڈبے پر ایک سکرین روشن ہو
جئی۔ یہ سکرین کرنل فرید ہی اور جو اد دونوں کو نظر آرہی تھی۔ سکرین پر
جھامکا ہوا اور اس کے بعد اس سکرین پر ایک اور سکرین نظر آنے لگی۔
سکرین پر پہلے تو آڑھی ترچھی لہرسی کوہہ تی ہوتی نظر آئیں۔ پھر ایک
منظرا بھرا یا۔ منظر میں پر و فیسر آرڈن پاٹھیں دھپہ نے اٹھنے
ہوئے تھا۔

“ما۔ ما۔ ما۔ — اب ناڈا کو یہ نقلی پر زہر ہی لے گا۔ ما۔ ما۔ ما۔
جب وہ لیبارٹری میں اسے کھولیں گے تو یہ خالی ہو گا۔” پر و فیسر
آرڈن کے لمبے اور آزاد مشین سے نکلی۔ اور ساتھ ہی اس نے
ایک پر زہر اٹھا کر جیب میں ڈال دیا۔ جب کہ دوسرے کو اس نے میز
کی دیزان میں مکھ دیا۔

“میں اسے سُنی بنیک کے لاکر میں رکھا آؤں۔” پر و فیسر نے
انشیت ہوئے کہا۔ اور پھر وہ چلتا ہوا درہ اندہ کی طرف پڑھ گیا۔
اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر ابھرا۔ اور پھر پر و فیسر ایک لاکر پر جگہ
چوانظر آیا۔ اس نے یہ زہر جیب سے لکال کر اسے لاکر کے ایک
کونے میں سکھا اور پھر لاکر کا دروازہ بنہ کر کے دھ دا پس مٹا۔ اس

کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ موجود تھی۔ اور اس کے ساتھی سکرین
آٹ ہو گئی۔

”ہونہہ۔ یہ تیپ تہیں کیسے ملا۔“ پر و فیسر ٹارڈٹ نے
ٹھٹھے لہجے میں پر و جکڑ کر کو اتف کرتے ہوئے کہا۔
”اُسی آدمی کے ذمے یہ۔ وہ کرنل فرید ہی کی اسی بیبارٹری کا
انچارج ہے۔“ ایس۔ ہی۔“ نے جواب دیا۔
”ایس۔ اے۔ دن۔ یہ چارے ساتھ کہتے بڑا دھوکہ ہوا ہے۔
بہت ہی بڑا۔ سماں کیسیں ہی ختم ہو گیا ہے۔ کاشن اس کا پہنچے
پتہ چل جاتا۔“ کرنل ٹارڈٹ نے دونوں ٹانقوں سے سر نکلتے
ہوئے کہا۔
”باس۔ سیرے ذہن میں ایک خیال ہے۔ شاید غلط ہی تو۔ یہ کن
انسانی نفیات کو سامنے رکھتے ہوئے وہ درست بھی ہو سکتا ہے۔“
ایس۔ ہی۔ نے جو کرنل ٹارڈٹ کے سامنے ایس۔ اے۔ دن بنا ہوا
تھا نے کہا۔
”میک۔ سیخیال۔“ کرنل ٹارڈٹ نے ٹرمی طرح چونکتے
ہوئے پوچھا۔
”باس۔ ہو سکتا ہے۔ پر و فیسر آرڈن نے آخری لمحے میں مخالف
کھایا ہو۔ دونوں نی ایل ایک جیسے ہیں۔ اس لئے ایسا بھی تو ممکن
ہے کہ اس نے نہیں۔ ایل کو اصلی سمجھ کر لاکر میں لکھ دیا ہو اور بے
اس نے نقلی سمجھ کر ہمارے خواہ کیا ہو وہاں صلی ہو۔“
ایس۔ ہی۔ نے کہا۔

”ادہ۔ یہ کیسے کیے ممکن ہے۔ جب کرنل فریڈی نے لاکر
سے پی۔ ایں لیا ہو گا تو اس نے اسے ٹھیک ٹھیک یا ہو گا۔“
کرنل ہارڈڈ نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔
”انہیں تو اس پر ہو کا خیال بھی نہ ہو گا۔ وہ تو ظاہر ہے اسے اصلی
ہی سمجھدے ہے ہوں گے۔ اگر ہم اپنے والے پی۔ ایں کو چیک کر دیں
تو ہر جگہی کیا ہے۔“ ایس۔ نہ ہے کہا۔
”یکن آگر ایسا ہو بھی ہی تو ہم اسے یہاں کیسے چیک کر سکتے ہیں۔
یہاں ہمارے پاس ایسی کوئی لیارٹی بھی موجود نہیں ہے۔“

کرنل ہارڈڈ نے کہا۔
”باس۔ میں نے اس فلم کو انہیانی غور سے دیکھا ہے۔ دنوں
پی۔ ایں کے اوپر نشانات موجود ہیں۔ ان نشانات میں واضح فرق
موجود ہے۔ آپ نے شاید اس بات پر غور نہیں کیا۔“

ایس۔ نہ ہے کہا۔
”ادہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر چیک کیا جا سکتا ہے یکن پی۔ ایں تو
پاکیتیا کی مرحد سے بکل چکا ہے۔ یہ سکتے ہیں اسے واپس
منگوٹا ہوں۔ ورنہ اگر نقلی پی۔ ایں ناڈا پرچ گیا۔ تو ہمیری ایجنسی کی ساری
عزت اور سارے خاک اس مل جاتے گی۔“ کرنل ہارڈڈ نے کہا۔
اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے اپنی پشت پر موجود المارٹی کی طرف
بڑھا۔ اس نے المارٹی کے پٹ تکھوے اور پھر اس میں رکھا ہوا ایک
ڈاسا۔ یکن انہیانی جدید ساخت کا ٹرانسیسٹر اٹھا کر اسے منزیل پر رکھا۔
اوکر کسی پر جیکہ اس کی فریکونسی سینٹ کرنے میں صرف ہو گیا۔

کرنل فریڈی کا چہرہ مٹا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سکریں پر جھی ہوئی
تھیں۔ کرنل ہارڈڈ کا یہ ذفرہ کہی۔ ایں تو پیا یا کشیا کی مرحد سے بکل
چکا ہو گا اس کے لئے ہے حسناً تم تھا۔۔۔ یکن سا تھی کہ کرنل ہارڈڈ
نے یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ ابھی پی۔ ایں ناڈا نہیں ہنچا۔
”ہیلو ہیلو۔۔۔“ ریڈ سرکل کا لگ اور ”کرنل ہارڈڈ کی تیز آزاد
سنائی دی۔
”یہ۔ پاٹھاف ناڈا اور۔۔۔“ دوسری طرف سے جواب
دیا گیا۔

”کیپشن بینن سے بات کراؤ۔ اٹ اڈا یا جنی اورہ۔“

کرنل ہارڈڈ نے چھپتے ہوئے کہا۔
”ایک منٹ توقیت کس جتاب۔ یہ کیپشن کو کال کرتا ہوں اورہ۔“
دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ہارڈڈ خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد
ٹرانسیسٹر سے ایک آڈا ابھری۔
”یہ۔ کیپشن بینن سپیکنگ اورہ۔“ بولنے والے
کا لمحہ خاصا بجا رہی تھا۔

”کرنل ہارڈڈ بول رہا ہوں اورہ۔“ کرنل ہارڈڈ نے اس بار
اپنا صل نام لیتے ہوئے کہا۔

”اورہ۔ کام بالکل منصوبے کے مطابق ہو گیا ہے۔ میڈم
لہیں بالکل ٹھیک شکل جہاں پر ہو چکی ہیں۔ اور اب ہم تیز رفتار ہی
تے ناڈا کی طرف رہا۔ دوال دوال ہیں۔ کل صحیح ہم ناڈا کی سمندری صعدیں
داخل ہو جائیں گے اورہ۔“ کیپشن بینن نے پورٹ دینی شروع

ہے اور "— کرنل ہارڈ نے تھکمانہ بھیں کہا۔

"یس بس — آپ کی پلائیگ بے حد کامیاب ہی اور میں بچیرن داں
کے میک اپ میں بفرکسی شک و شیب کے جہاز تھک پہنچنے میں کامیاب ہو
گئی اور،" — لورین کے بھائیں بے پناہ سستت تھیں۔

"تم پی۔ ایل سمیت کیپشن بنن کے ہیلی کاپڑ میں واپس دارالحکومت
پہنچنے میں سرفی کو بھری ایپورٹ پر بیچ دوں گا وہ تھیں ساختہ لے کر یہ رے
پہنچ جائے گا اور" — کرنل ہارڈ نے سوہنے بھائیں کہا۔
واپس پاکیشیاں پی۔ ایل سمیت — مگر گیوں بس۔ اس قدیم حکل
سے تو ہم نکلے ہیں اور" — لورین نے انہیں بوجھلاتے ہوئے بھائیں
میں کہا۔

"جوں کہہ ڈھونڈوں ولیا ہی کرد۔ کیپشن اور" — کرنل ہارڈ نے
کرخت بھائیں میں کہا۔ اور ساختہ ہی وہ کیپشن سے مخاطب ہو گیا۔

"یں سو اور" — کیپشن کی آوارتی دی۔
کیپشن تم فوری طور پر ہیلی کاپڑ کے ذریعے لورین کو واپس لے آؤ کتنی

یہ میں پہنچ جاؤ گے اور" — کرنل ہارڈ نے بوقت۔

"سے — زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں ہیلی کاپڑ بھری ہوائی اٹے
پرانہ جلے گا اور" — کیپشن نے جواب دیا۔

"او" کے — تم لورین کو ایپورٹ کی لیکر جگ سے باہر نکالو گے۔ اور

بڑا کی واپسی کا ویں انتظار کرو گے اور" — کرنل ہارڈ نے تھکمانہ
بھائیں کہا۔

"واپسی — تو یہ بھائیں دنیا کاٹا پڑے گا اور" — کیپشن نے چونکہ

کر دی۔ وہ شاید یہ سمجھتا تھا کہ کرنل ہارڈ مشن کے متعلق روپوٹ مانگ
ہے۔

"کیپشن — لورین کو فوراً رانیمیر روم میں بلواد اور" — کچھ گزیدہ

گئی ہے۔ اس لئے لورین کو میں نے فوری طور پر واپس پاچھا

بلواد ہے۔ کیا صورت ہو سکتی ہے اور" — کرنل ہارڈ نے کہ

"گاف — گاف — کیا مطلب۔ واپس۔ سرفوری طور پر تو اپنے
خصوصی ہیلی کاپڑ کے ذریعے ہی واپس ہو سکتی ہے۔ اور یہ بھی اس

طرح نکلنے ہے کہ میں خود ساتھ آؤں۔ درست کوست گاہ مدرس لورین کو
دیکھو کہ جو تک پڑے گی اور" — کیپشن بنن نے بوجھلاتے ہوئے

کہا۔

"نیکا ہے۔ تم لورین کو بلا و جلدی اور" — کرنل ہارڈ نے
قدمے مطہیاں پوچھے ہوئے کہا۔

"یں سو — توفت کیجیے اور" — دوسری طرف سے
کہا گیا۔

اور اب کرنل فریہی ساری بات سمجھ گئی تھا کہ کرنل ہارڈ نے کسی

لوگی لورین کے ذریعے بھری جہاز کے ذریعے ہی۔ ایل باس نکلا تے

اس کے چہرے پر کہ میانی کے آنکھیاں تھے۔ اس کی ساری

پرانگ رنگ و اضخم طور پر کہ سارے ہوئے تھی۔

"یں — لورین سپیناٹ اور" — چند چوں بعد واپس

سمیتی سی آوانستائی دی۔

"کرنل ہارڈ سپیناٹ۔ لورین بتا رے پاس پی۔ ایل موجود

کپڑا چھا۔

"ہاں۔ کم از کم ایک گھنٹہ میں سے زیادہ نہیں۔ ایک گھنٹہ کے اندر یا تو درین تھارے پاس واپس پہنچ جائے گی یا میرا پیغام بھجو گئے اور کرنل ہارڈ نے تیز رہجے میں کہا۔

"تھیک ہے سر اور در۔" کپشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "واپسی کے لئے کیا بہانہ کوئے اور" کرنل ہارڈ نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"۔۔۔ خاص بہانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ہیرے لپٹے آدمی موجود ہیں۔ جن کی کال پر میں ایک نئے بھرپور سودے کے لئے آؤں گا۔ اور میں لوین میری نئی سیکرٹری ہو گی۔ ہمارے ہاں ایسا ہوتا رہتا ہے اور یعنی نے جواب دیا۔

"تھیک ہے اور مایندہ آں" کرنل فرمدی نے تیز رہجے میں کہا اور افسوسیم آف کردیا۔

"ایں۔ بی۔ وو۔ یہی قلم میں موجود نشانات کی صورت سے اسے چیک کر لوں گا۔ لیکن مجھے ایک فیصلہ بھی امید نہیں ہے کہ یہ اصلی ہو۔ ایسا مخالف کروڑوں میں ایک ہو سکتا ہے۔" لیکن چوکھے گنجائش موجود ہے۔ اس لئے یہی نے یہی۔ ایں واپس منتکبوایا ہے۔ تم فرمی طور پر واپس نیمد لئے جاؤ اور ہمارے بینہ میں تحریکات کرو۔ لگرے پی۔ ایں جعلی نکلا تو میں اس بار پہاڑ ماست نہیں ریلنڈ آؤں گا۔ اب یہی نے اسے ہر صورت میں اور ہر قسم پر عاصل کرنا ہے۔" کرنل ہارڈ نے سامنے چھٹے ہوئے ایں۔ نئے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تھیک ہے سر۔" ایں۔ نئی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "لیکن شہر۔ تم آئے کیسے ہو۔" کرنل ہارڈ نے چونک کروچا۔ "یہ جناب ایک سفارت کار سے سیکرٹری کے روپ میں آیا ہوں۔" ہماری آج ہی واپسی ہے۔" ایں۔ نئی نے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوے کے۔ تھیک ہے۔ جاؤ۔" کرنل ہارڈ نے کہا۔ اور ایں۔ نئی نے سلام کر کے عطا اور دعاوے کی طرف چل پڑا۔ کرنل فرمدی نے سکراتے ہوئے میشن کا بن آف کر دیا۔ اس کے پڑھے پہ بے پناہ کامیابی کے نتائجات موجود تھے۔

"تھیک ہے جواد۔ اب میں جا رہا ہوں۔ اب بھٹکے لوین سے ہی۔ ایں واصل کرنا ہے۔ اس کے بعد میں تھوڑی واپسی کا کاش دے دوں گا۔ تم پس از نظام پیک اپ کر دیتا ہو۔" کرنل فرمدی نے تیز رہجے میں کہا اور افسوسیم آف کر دیا۔

کیوں نکلے یہ بات تو ملے چوپھی ہے کہ پی۔ ایل کرنل ہارڈ نے ادا یا ہے
ہر لڑاکہ سے کرنل ہارڈ اُسے کسی بھی طرح نکال کرے جائے اُسے
بہ حال تاذہ ہی پہنچتا ہے ۔ سامنے پہنچے ہوتے بیک زیر و
نے کہا۔

”ہاں ہو تو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات کرنل فریڈی کی طبیعت کے خلاف
ہے۔ وہ بھی کہانی ڈالنے کا قابل نہیں ہے۔ وہ فوری ایکش میں ۲
چاتا ہے۔ اور کرنل ہارڈ کا گیکو ملنے نے بعد تو کسی صورت بھی وہ
بکھر کے نئے بھی سچلا نہیں میٹھے سکتا۔ عمران نے کہا۔
اوپر وہ یہ کہت چونکا پڑا۔

”اوہ اوہ ۔ مجھے خیال نہیں آیا۔ اوہ تم انیمیٹر کال جنگل کیش
کو ہزروں المرٹ کر دینا چاہیے تھا۔ کرنل ہارڈ لازماً کہیں نہ کہیں
کامل ضرور کرے گا۔ اور اس طرح ہم اُسے ٹریس کر سکتے ہیں۔
عمران نے تیز لپجھے میں کہا۔ اور پھر اس نے جلد ہی سے پلاٹھر پڑھا
وہ شلی فول کا رسمیود اکھایا۔ اور تیزی سے نہر ڈال کرنے شروع
وہ دیتے۔

”لیں۔ ٹھی۔ سی۔ ڈی۔ ۔ مابطہ قائم ہوتے ہی دوسرا
ان سے ایک آواز سنائی دی۔
”امکھ۔ ۔ اعظم سے بات کراؤ۔ ۔ عمران نے مخصوص
لپجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ ۔ دوسرا طرف سے کہا گیا اور نیادہ سے زیادہ
اسیکنڈ بعد اعظم کی آواز ابھری۔

عمران کے چہرے پر تشویش کے آثار نظر۔ وہ اس وقت داشت
مزل کے آپریشن رومن میں پہنچا گوا تھا۔ کرنل فریڈی کیکش مہید کے ساتھ
کرنل ہارڈ اور اس کے گیکوں۔ کسی کا بھی کہیں کوئی پتہ نہ پڑا تھا۔ وہ سب
پانکل بھی سکونت سے غائب تھے۔ جو لیا اور دوسرا سے سیکرٹ مردوں
کے مہران نے کیسین والے غیر ملکی کوتلاش کرنے کے لئے پورا اسٹہر
کھنکاں ڈالا تھا۔ لیکن اس کا کہیں کوئی پتہ نہ پڑا۔ اسی طرح صدمہ اور
کیکش شکیل دنوں کرنل فریڈی اور کیکش مہید کی تلاش میں بڑی طرح نکام
رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان سب کا کہیں وجود ہی نہ ہے۔

”کرنل فریڈی اتر کیاں غائب ہو گیا۔ یہ بات ہیری سمجھیں نہیں آئی۔
اس نے تو کرنل ہارڈ کے خلاف درک کرنا تھا۔ ان سے پی۔ ایل حاصل کرنا
تھا پھر وہ کہاں چلا گا۔ ”عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔
”یہ بھی تو ہو سکتے ہے کہ کرنل فریڈی یہاں سے بہاوار است نا۔ اچھا گیا ہے۔

آنکھیں ہمکنے لگیں کیونکہ کارڈ کی وجہ سے وہ پہنچے ہی کرنل بارڈ ووڈ کی اس نئی تنقیم کا چتہ چلا چکا تھا۔

”یہیں۔ پر انہوں آف ناؤ اور“ چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

”پیش بینی سے بات کراؤ۔ اٹ اڈا ہیر ہنسی اور دوڑ۔“ پہنچی آواز نے چھتے ہوئے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہ آفاد لانگا کرنل بارڈ ووڈ کی ہے۔ کیونکہ ایک تو اس نے ریڈ سرکل کا نام لیا تھا۔ دوسرا اس کے بولنے کا انداز بتارہ تھا کہ وہ چھٹ ہے۔ اور پھر چند لمحوں کی گھنٹوں کے بعد پہنچتی بھی دا ضخ ہو گیا۔ کرنل بارڈ نے اپنا نام لے دیا تھا۔

عمران خاموش بیٹھا گھنٹوں تارہ اور جب بات چیت ختم ہوئی تو اس کے چہرے پر مکاہیٹ تھی۔

”قدما غلط۔ یہی ہماری مطلوبہ کال کھی۔“ عمران نے کال ختم ہوتے ہی نہم لمحے میں کہا۔

”تینکاب یو سے۔ اب مزید چکنگ بھی کرنی ہے۔“ اعظم نے مرتب بھرے پہنچے میں جواب دیا۔ کیونکہ ایکسو کا زم لہجہ تحریک میں شامل ہتا تھا۔

”نہیں۔ اب مزید چکنگ کی فوری ضرورت نہیں ہے۔ لیکن تم بتارہ سے تھے کہ یہ کال پہنچے ہے پہنچے آئی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”یہی سے۔ آپ کی کال آئی سے تقریباً پانچ منٹ پہنچے یہ کال رسیو ہوئی ہے۔“ اعظم نے جواب دیا۔

”پاکیشیاں اس کی لوکیشن بتاؤ۔“ عمران نے کہا۔

”یہی سے۔ اعظم بول رہا ہوں۔“ اعظم کا بچہ بے حد ہو دیا تھا۔

”مردا اعظم۔ نادا کو ہونے والی ٹرانسیورٹ کال۔ تم نے خصوصی طور پر چکیں کوئی ہے۔“ عمران نے سخت پہنچے میں کہا۔

”نادا۔“ اور سہ۔ ابھی پر انہوں آف نادا کو ہونے والی ایک کال تو میں نے سنی ہے۔“ اعظم نے جلدی سے کہا۔

”پہاڑ آف نادا۔“ اور۔ لیکن یہ تو بھری جہاں کا لام ہو سکتے ہے عمران نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا۔ میں آپریشن دو میں موجود تھا کہ ابھی چند لمحے پہنچے کاں آئی ہے۔ کال یہیں پاکیشیاں کی گئی ہے۔“ انجامات افکر نے کہا۔

”ٹیپ سرو اڈ جلدی۔“ عمران نے سخت پہنچے میں کہا۔

”یہی سے۔ ہولڈ آن کریں۔ میں منگو آتا ہوں۔“ اعظم نے جواب دیا۔ اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اعظم کی آفاد و بارہ سنائی دی۔

”۔۔۔ میں نے ٹیپ ریکارڈ ایڈ جبکہ کر لیا ہے۔“

”ٹھیک ہے۔ آن کر دو۔“ عمران نے کہا۔ اور دوسرے لمحے پہنچے عکی سی کھڑکہ ایٹ کی آواز سنائی دی اس کے بعد ایک آواز سنائی دی۔

”ہیلو ہیلو۔“ دیہ سرکل کا لانگ اور۔“ ایک تیز آواز سنائی دی۔ اور عمران دیہ سرکل کا نام سنتے ہی بُری طرح اچھل پڑا۔ اس کی

"یہ سے ہو لاد آن کیجیے" — اغفر نے مستعدی سے جواب دیا۔

اور پھر پڑھ منٹ بعد عظم کی آزاد عبارہ سنائی دی۔

"سر — یہ نے معلوم کیا ہے ہے کہ ذیشان کا علومنی سے کی گئی ہے جو نکہ یہ نو تعمیر کا علومنی ہے۔ اس لئے تفصیلی نقش خود نہیں ہے کہ کوئی نہ بھر بھی ڈیس کیا جاسکے" — اغفر نے معفت بھرتے ہیں کہا۔

"میک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے" — عمران نے کہا اور رسید رکھ دیا۔

"کمال ہے عمران صاحب۔ یا اس قدماندھ حرا تھا کہ محوی ساکھیوں نے مل رکھا یا پھر ہر چیز خود کو خدا فرعون مذکور سلمتے ہیں گئی ہے" — بیک زیر و نے مکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بعض اوقات قدست ایسا اتفاق پیدا کر دیتی ہے کہ انسان خود بھی حیران ہو جاتا ہے" — عمران نے سر ہلاکتے ہوئے جواب دیا۔ "اب کیا پروگرام ہے" — بیک زیر و نے کہا۔

"پروگرام انتہائی سوچ سمجھ کر شایانی ہے کہ ایک لمحاتے ہی زیل بالکش سے باہر نکل جکھنا۔ اور کمل ہاروڈ نے اس کے نکلنے کی جو منصوبہ بندی کی ہے وہ انتہائی ذہانت سے پر حیران کی ہے۔ اور کون سوچ سکتے کہ پھر ان دہان کی جگہ ایک غیر ملکی ایجنت انتہائی قمیتی تمیں چیزیں کہ جائی ہے" — یہاں تک ہے یہ سوچ مٹا ہوں کہ کمل ہاروڈ نے اسے باہر نکلنے کے بعد واپس کیوں ملکوایا ہے" — عمران نے جو منٹ

کاشتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ دا چی اس بات کا تو مجھے خال بھی نہیں آیا۔ لفڑا ہر تو اسے واپس مل گوانے کی کوئی تکمیل سمجھیں نہیں آتی" — بیک زیر و نے سے بلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے اس طرح واپس مل گوانے یہیں کرنی فرمی کا ہاتھ ہو۔ یہاں کسی طرح یہ بات سمجھیں نہیں آتی۔ سہ حال اب ہم نے آدھے گھنٹے کے اندھی میل کو اس طرح حاصل کرنے کی پلانگ کرنی ہے کہ کرنل ہاروڈ اور کمل فرمی ہی دوں کو اس کا پتہ نیچل سکے" — عمران نے کہا۔ اور یہ اس نے آجھیں بندک کے کرسی کی پشت سے سر کھا دیا اس کی پیٹا فی پنچاہر ہوئے والی سلوٹیں بتا دیتی تھیں کہ وہ گھرے عورت فکریں مصروف ہے۔ اس نے بیک زیر و خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد عمران نے بھکیں کھویں۔

"بھی ہے۔ فی الحال اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔" — عمران نے کہا۔ اور یہی فون کام سیور اٹھایا۔ اس کی انگلی تیزی سے بخوبی گھانے پر مصروف ہو گئی۔

"جو یا اس پینگ" — چند لمحوں بعد جو یا کی آف اسٹائی دی۔ "جو یا۔" — عمران تمہارے فلیٹ میں بیچ رہا ہے۔ تفصیلات وہی تیکے گا قسم اس دوران ایسا میک اپ کر کر شکل و صورت سے ناٹا کی باشندہ نظر ہے۔ — عمران نے ایک ٹھوک کے لمحے میں کہا۔

"ناٹا — سے — لکھن۔ اور یہیں ہے سرہمیر سے پاس ایک مصالہ موجود ہے۔ جس میں ناٹا کی عدوتوں کی تصویریں ہیں میں ان میں سے ایک

کامیک اپ کے لیتی جوں۔ — جلیا نے کہا۔

"ٹیکس میں یک جلدی۔ عمران زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد پہنچ جائے گا۔ اور یہ سن لو کہ مشن انہیانی اہم ہے۔ اس نے عمران کی ہدایات پر قم نے پوچھا عمل کرتا ہے۔ — عمران نے تیز پہنچ میں کہا۔ اور رسیور کو کہ داٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹاہر تم ساری سیکرٹ سردارس کو کہا۔ دو کہ دہ میک اپ کر کے بھری ہوئی اڈے کے گرد پیندرہ منٹ کے اندر پہنچ جائیں۔ ہو سکتے ہے کہ کمل فریہی اور اس کے ساتھی دیں موجود ہوں۔ — اس نے انہیں یہ بات بتا دیا۔ انہوں نے ایسا میک اپ کر لیا ہے کہ کمل فریہی یا پیشی چید کسی طور پر بھی مشکوک نہ ہوں۔ اور انہوں نے وہاں عرف گمراہی کرنی ہے۔ کسی حد میں مانخدت بالکل بھی نہیں کرنی۔ — عمران نے تیز پہنچ لے گیا۔ اور خود ڈرینگ روم کی طرف روکھ گیا۔

میک نیرو نے رسیور اٹھایا۔ تاکہ عمران کی دی ہوئی ہدایات بمدرس میک پہنچا سکے۔

اقریباً دس منٹ بعد جب عمران ڈرینگ روم سے باہر آیا تو بیک نیرو سے دیکھ کر چونکہ پڑا۔ عمران بالکل ہی نئے میک اپ میں تھا۔ اور اگر عمران اس کے سامنے ڈرینگ روم میں نہ جاتا تو وہ بھی بھی لیفین نہ کرتا۔ کہ باہر گئے والا واقعی عمران ہے۔

"اپ نے پر دگام کیا بنا یا ہے۔ مجھے بھی تو بتائیں۔" میک نیرو نے کہا۔

"ابھی کوئی پر دگام نہیں ہے۔ فی الحال ہم وہاں جا رہے ہیں۔ پھر

وہاں بھی بھی صدمت حال ہو گی۔ ویسے ہی کہ لیا جائے گا۔ — عمران نے سمجھا۔ ہبھی میں کہا اور سیر و فی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



"اپ نے کھاک کر دیا کہ کمل ہار وہ کو اس طرح پی۔ ایں والپ منگوانے پر بھروسہ کر دیا۔ — کیچن جیہے نے ہیرت بھر سے ہبھی میں کہا وہ اور کمل فریہی اس وقت بھری ائمہورٹ کے باہر اک اپیں ایک کھنے کی کرسی پر پیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں میک اپ میں تھے۔ دونوں نے بھری جہاںوں کے اعلیٰ افسران جیسا میک اپ کیا ہوا تھا۔

"ہاں۔ اس کے شواہد کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ ورنہ جب تک میں کمل ہار وہ سے پی۔ ایں باہر بھیجنے کا لکھوا گکھاتا پی۔ ایں ناڈا ہنچ بھی چکا ہوتا۔ اور اتنا تو تم بھی جانتے ہو گے کہ ایک بار پی۔ ایں ناڈا کی خفہ ایٹھی لیبارٹری میں ہنچ جاتا تو پھر اس کی وہاں سے باما مگی ناممکن نہیں تو انہیانی مخلک ضرور ہو جاتی۔ — کمل فریہی نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

یکین یہ سامان تنظام آپ نے اتنے قبیل وقت میں کر کیے لیا۔ میری تو
سمجھیں یہ بات نہیں آہی۔ کیپشن جمیس نے کہا۔
”یہ ساما کام چودہ گھنٹوں کی مصلحت ہے ہوا ہے۔ مجھے ناقلوں
نید لینڈہ میں خصوصی ایجنٹ کا پہلے سے علم تھا۔ لیکن چونکہ ان سے پہلے
ناہوا نے کبھی نید لینڈہ کے خلاف کوئی حکمت منکری تھی۔ اس لئے میں نے
بھی اُسے نچھڑا تھا۔ چنانچہ عمران سے ملنے کے بعد میں کہاں نے
کر سیدھا نید لینڈہ گیا۔ میں نے وہاں اس کے ایجنٹ سی۔ بی۔ دون
کو کو رکیا۔ سی۔ بی۔ دون نے پہاڑ تشدید کے سامنے زبان کھول دی
دہاں سے میں نے سی۔ بی۔ دون کے لئے میں ناڈائیں پیش اکٹھی کے
ہیڈ کوارٹر کا لٹاٹی۔ دہاں سے پتہ چلا کہ کرنل پاروڈا بھی جنگ پاکشی
میں ہے۔ سی۔ بی۔ دون کی وجہ سے انہوں نے ذیشان کا لوٹی کی کوششی بھر
چوالیں کا پتہ دے دیا۔ جو کرنل پاروڈا کا ہمیہ کوارٹر تھا۔ اس کے فوراً بعد
یہی نے پروفسر آرڈن کے میک اپ میں باقاعدہ ڈسائسٹچ کیا دیا۔
اور سائنسدانوں سے مل کر فوری طور پر دوپی۔ ایل کی ظاہری نقلیں تیار کر فایم
اہ طرح اس ڈرائی کی مائیکرو فلم تاریخوں گئی۔ اس کے بعد میں نے
یہاں موجود اپنے ایجنٹ بجادہ کو ذیشان کا لوٹی میں کوششی بھر جوالیں سے دو
سو گز کے فاصلے کے اندر کوٹلی حاصل کرنے کا کامہد کیا۔ اور یہ جدید ترین
شلی ہائیڈر ارم و یونیورسٹی نید لینڈہ کے خصوصی سفارتی ٹرانسیورٹ میانے
کے ذریعے راقوں بات یہاں شفعت کرادیں۔ اور ان مشینوں کا اس
کو کلھی میں تنصیب کا کام جمع جنگ کمپلی مہوگی۔ اب آگے کا مسئلہ تھا۔ اس
میں کا قدم و قافست بالکل ایس۔ بی۔ دون سے ملتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس پر

محنت کی۔ اس کی آواز بچھے پڑے کا انداز بات کرنے کا انداز بالکل ایس۔
بی۔ دون جیسا بنوایا اور پھر اس پر میں نے خدا ایس۔ بی۔ دون جیسا خصوصی میک اپ
کیس مجھے خطرہ لھا کیہا۔ یہاں انہوں نے میک اپ چینگ کپیوڑہ لھا کیا
ہوا ہو۔ اس نے میک اپ پورے جسم پر پوچھا۔ بہ جال ایس نے
شام ہو گیا۔ چنانچہ ہم دہاں سے یہاں شفت ہو گئے۔ یعنی ہائیڈر ارم و یونی
آرڈن ایس۔ بی۔ دون کے بہاس میں ایسی جگہ پھیا دیا گیا کہ پکیوڑہ بھی اُسے
چینگ نہ کر سکے۔ بجادا نے یہاں میرے کہنے پر کوششی بھر جو ایس کی
خفیہ تحریکی شروع کرادی تھی۔ اس نے جب میں یہاں پہنچا تو بہت چلا کہ کوششی سے
باہر کوئی نہیں آیا۔ جس پیغمبیر ملکیت ہو گیا۔ اور اس کے بعد ایس۔ بی۔ دون نے
کال کم کے بلایا اور خود بجادا کے پاس پہنچ گیا۔ ایس۔ بی۔ کوششی
بھر جو ایس میں ایس۔ بی۔ دون بن کر پہنچ گیا۔ وہاں اس کی کوششی چینگ
نہ ہوئی۔ مگر قلیل بارہوڑ کے شاید ذہن میں بھی رہ تھا کہ اس کے خلاف اس
قسم کی منصوبہ بندی بھی کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ اس نے زیادہ پہنچا
ہی شکی اور اس کے بعد ایس۔ بی۔ نے میری پڑھائی ہوئی پیچی بڑھی کامیابی
سے اُسے پڑھا دی اور پی۔ ایل کا اپس طلب کر دیا گیا۔ کرنل فریڈی
نے بنتے بنتے پوری تفصیل بتا دی۔

”دیے ہے آپ کا ذہن اس قدر تیر میختا ہے کہ شاید کسے کامیابی
نہ چلتا ہو گا۔ حکم اذکم میں خود اتنے قبیل وقت میں اس قدر بخاری اور
کامیاب منصوبہ بندی پر عمل دم آمد نہ کر سکتا تھا۔ کیپشن جمیس نے
بولا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔
”تمہاری عشقی کی منصوبہ بندی آج تک کامیاب نہیں ہوئی اور تم نے

کیا کرتا ہے۔ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا
”وہ تو زندگانہ کامیاب ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ جیسے طاقتور سماج کی
دیوار مجھ سے عبور نہیں ہوتی۔“ کیپٹن جمیں نے منشی بنا تے ہوئے
کہا۔ اور کرنل فریدی ہستا ہوا اللہ کھڑا ہوا۔

”آؤ آب ۲ گھے کی منصوبہ بندی چیک کریں کہیں تہباڑی تعریفیں اٹھ
ہیں۔“ ہو جائیں۔۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔ اور آپ نوٹ اسٹریٹ
کے پیچے نکل کر دہ ایر پورٹ کی عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ ظاہر ہے
کیپٹن جمیں بھی اس کے ساتھ رہتا۔

گیٹ پر موجود سیکھ۔ قیادوں نے انہیں روکا تو کرنل فریدی نے
جیب سے خصوصی پاس نکال کر ان کے مانند کر دیتے۔ کیپٹن جمیں نے
بھی اپنے کارڈ دکھایا۔

”یہ سے نہیں ہے۔“ سیکھو ٹی انجینئر نے موبدان
لیتھی میں کہا۔ اور اس کے اشادر سے پر گیٹ کھول دیا گیا۔ اور دہ دلوں
امداد اخراج چون گئے۔

یہ ایک چھوٹا سا ایر پورٹ تھا جو صرف سحری کے ہوائی جہازوں اور
ہیلی کا پر ٹریک کے لئے ہی خصوصی تھا۔ ہوائی اڈے پر سحری کے افراد ہی
علیٰ پہنچنے نظر آ رہے تھے۔ ان میں زیادہ تعداد کمرش سحری جہازوں
کے افسروں کی تھی۔ ان کی مددیاں اور ان پر موجود بیجیز سے ہی پہنچ چل جاتا
کہ یہ کس طبق کے سحری جہاز سے تھیں۔

اک طرف ایک چھوٹا سا ٹرینیشن اور اس کے ساتھی ایک چھوٹا سا
مال اور کیفے تھا کہ کرنل فریدی کا درخ اس ہال کی طرف تھا۔ یہ نکل منٹے

پاتر نے والے اسی ہال سے گزر کر ہی بیرونی گیٹ کی طرف جا سکتے تھے۔
بیسے ہی کرنل فریدی ہال کے قریب پہنچا وہ یک لخت پوکاٹ پڑا۔
اس کی لنقریں ایک لوگوں لوٹکی پر جم چھیس چھکن دھورت سے ناٹیں ہی
لگ رہی تھی۔ وہ اکیلی ہی ایک کاڈ پر میچی کوئی رسال پڑھنے میں
صروف تھی۔

کرنل فریدی ایک لمحے کے نئے شکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ البتہ
کیپٹن جمیں بڑھی پر استیاق نظر دن سے اس لٹکی کو دیکھا رہا۔ لٹکی کا
حن اور سدا پاہی ایسا تھا کہ کیپٹن جمیں جمیں صبا شخص فوری طور پر لنقریں نہ ہٹا
سکا۔

”سن جمیں۔ تم نے اس لٹکی کے قریب رہنا ہے بھجے شک پڑا
رہا ہے کہ یہ میکاں اپ میں ہے۔“ کرنل فریدی نے فدا گے
جا کر کہا۔

”لخت قریب۔“ کیپٹن جمیں نے چوک کر پوچھا۔

”سن۔ ابھائی اہم اور سچیہ سچوکش ہے۔ اس لئے اسے آپ
کو پوری طرح لخت دل میں رکھو۔ اگر کہہ تو رہی طرف سے کوئی معمولی سی کوتاہی
بھی ہوتی تو لئے ہاتھ سے گولی مار دوں گا۔“ کرنل فریدی کا بھج اس
تمہارہ تھا کہ کیپٹن جمیں کے جسم میں بے اختیار سرہدی کی اہرسی دوڑ گئی۔
”سوہنی سرہد۔ بھک سے تھے میں خیال رکھوں گا۔“ کیپٹن جمیں
نے ابھائی سچیہ ملکے میں کہا۔ اور پھر کرنل فریدی سے جیٹ کر ایک کاپچ
کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سامنے کھی میز پر پڑے جوئے مخالف اجنبی
اور رسالوں میں سے ایک رسال اٹھایا اور اس کی آٹیں سے لٹکی کی نگرانی

کرنے لگا۔

کرنل فریہی ایک راہنما لگا کر ہال کے آڑی کو نے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

اس طرف کوئی آدمی نہ تھا۔ کرنل فریہی نے گھٹی کا ونڈبٹ مخصوص انداز میں

پریس کیا۔

"میں زیر دایوں اور" — دوسری طرف سے فوٹانی ایک بائیک آفاز سناتی دی۔

"بارڈ اسٹون" — تم لوگ تیار ہو اور" — کرنل فریہی نے سخت ہبھے میں کہا۔

"میں سے ہم پوری طرح تیار ہیں اور" — دوسری طرف سے زیر دایوں کی باعتماد آفاز سناتی دی۔

"او۔ کے میر اشارة یاد ہے تاں اور" — کرنل فریہی نے کہا۔

"میں سے یاد ہے۔ آپ بے نکر ہیں میر کوئی سُنکھہ نہ ہو گا اور" زیر دایوں نے کہا۔

او کرنل فریہی نے اور اینہ ۶۱ کہتے ہوئے دنہ بین کو دوبارہ پریس کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد فضایں ایک ہیلی کا پندرہ آیا او کرنل فریہی اُسے دیکھ کر پوچک پڑا۔ کیونکہ ہیلی کا پشت سرناڈا کے قومی پیغم کا نشان موجود تھا۔ اور پھر تو سرمنی کا پڑ جیسے ہی اور یعنی آیا کرنل فریہی کو اس پر لکھے ہوئے پامہ آف ناؤ کے الغاظ صاف نظر آئے تھے۔ اب اس کی نظر مسلی ہیلی کا پڑ جب تک جس کی بلندی آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی تھی۔

اُسی لمحے کا دیج پر سیٹھی جوئی لٹکی اٹھی۔ اس نے دسائی کا دیج پر جھیکا اور تیز قدم اٹھاتی رہیں کے قریب ہی بنتے ہوئے ایک چھوٹے سے کیبن کی طرف بڑھ گئی۔ یہ کیبن صرف اعلیٰ انسان کے لئے منصوص تھا۔ کیونکہ اس پر شافت اولیٰ کی تختی گھنی ہوئی تھی۔

لٹکی کے انتہے ہی ہمید بھی کا دیج سے اٹھا۔ اور اس کے ہمچھے کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔ لٹکی تو کیبن میں داخل ہو گئی۔ جب کہ باہر موجود سیکورٹی کے افراد نے کیپشن ہمید کو روک دیا۔

"سودھی سر۔ انصرف باہر سے آنے والے ہی داخل ہو سکتے ہیں" — سیکورٹی اپنے خارج نے کہا۔

"یکنابھی ایک لٹکی تو ادھر سے اندر گئی ہے" — کیپشن ہمید نے ہیرت بھر سے لبھے میں کہا۔

"وہ قوتوئی شفاف میں شامل ہیں۔" — سیکورٹی والے نے کہا۔ اور کیپشن ہمید کنمٹے اچکا کر ہیچھے ہٹ گیا۔ ظاہر ہے اب وہ تو شفاف میں شامل نہ تھا۔

ہیلی کا پڑا اس کیبن کی دوسری طرف کچھ ناصلے پر اتر گیا تھا۔ کیپشن ہمید نے سرکر کے ہال کے کوئے پر کھڑے تکنل فریہی کی طرف عالمی انداز میں دیکھا تو کرنل فریہی نے اُسے واپس آجائے کا اشارہ کر دیا اور کیپشن ہمید آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہال کی طرف بڑھنے لگا۔

کرنل فریہی جس عجہ کھڑا تھا ہاں سے اُسے ہیلی کا پڑتے اترنے والے صفات نظر آئتی تھے۔ اور اس نے دیکھا کہ ہیلی کا پڑتے ایک اور عمر آدمی جس کے جسم پر کیپشن کی یونیفارم تنی اتنا اور اس کے پیچے

خائزگ اس پر کی گئی تھی۔ اور نامہنگ دو مختلف کاروں سے کی گئی تھی
لورین کو اختلتے والی کار آمد ہی اور طوفان کی طرح آجے بڑھتی گئی۔
اور اس کے ساتھی دو اور کاریں بھی اُسی رفتار سے اس کے پیچے
دوڑنے لگیں۔

ایمپریورٹ کے سامنے والے ہے میں لڑکی کے اس طرح دیدہ
دیمری سے انگوا اور خائزگ کے نتیجے میں بچھڈا ہسی ٹھاگی۔ ہر شخص یوں
منہ اٹھاتے ہے بھاگ رہتا ہے اس خائزگ کا نشانہ ہی ہو۔
کرنل فریڈی اور کیپٹن ہمید بھے الہمیناں سے گیٹ کے پاس
ہی کھڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھتے ہیں۔ اور جنہیں یہی ماحول
ایک بار پھر سخت ہو چکا تھا۔ لڑکی کو لے جانے والی کار اور اس
کے تعاقب میں جاتے والی دونوں کاریں غائب ہو چکی تھیں۔

آؤ اب تکل چلیں۔ وہ نہ بہاں پولیس نے روک لیتا ہے۔
کرنل فریڈی نے کہا اور تیر تیر قدم اٹھانا پا کنگ میں موجود ایک سلاکی
ٹرف پڑھنے لگا۔ اس کے پہلے پہ الہمیناں کے تاثرات ہو چکے۔

عمران نے دوڑے پر سٹک دی تو دوڑاہ ایک لمحے
میں کھل گیا۔ ساتھے جولیا میک اپ میں موجود تھی۔ وہ واقعی شکل سے
ناڈین لگ دی تھی۔

”جی فرمائی۔“ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے افرازیں عمران
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے عمران کا میک اپ ایسا تھا۔ کہ
جو لیا گئے کسی صورت بھی نہ پیچاں سکتی تھی۔

فرماتے ہیں فرماتے ہیں شاعر ہونے کا سب سے بڑا لفظ انہی ہے
کہ بہاں جاؤ لوگ یہی کہتے ہیں جی فرمائی۔ لیے جیسے شاعر کو دنیا میں
سوئے فرمائے کے اور کوئی کام یہی نہ ہو۔ عمران نے کہا۔ اور
جولیا کو جانتا ہوا اندر واخن ہو گیا۔

”ادھ۔ تو یہ تم ہو۔ حیرت ہے۔ بالکل یہی بدل گئے ہوں۔“
جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

تو کیا شاعر بننے کے بعد بھی میں ویسا ہی رہتا۔ شاعر قواسم دنیا کی
محفوظ ہی نہیں ہوتی۔ عمران نے مکاراتے ہوئے بواب دیا۔
”نجلنے کیا کیا یعنی پڑے گا رجب سبک تھریں رحم نہیں آ جاتا اور
تم سہر نچا کر کے دبول پڑھواتے پر راضی نہیں ہو جاتیں“
عمران نے مکاراتے ہوئے بواب دیا۔
”بکواں مت کرو۔ سیدھی بات کرو۔“ جو لیانے قدر سے
شرم کر کہا۔

”فراقہ دیوان سننے کا تھا۔ بہر عالی پھر سبھی۔ اگر دبیر ہو گئی تو تمہارا
وہ لفتاب پوش وحشی مجھے کیا چبا جائے گا۔“ عمران نے ہمہ بتلت
ہوئے کہ ماوراء جو لیا اس نے اس انداز میں بے اختیار میں پڑی۔
”کہنا کیا ہے۔“ جو لیا نے منتہی ہوئے کہا۔

”صرف بہل کرنی ہے تھری۔ باقی کام ہو لوئی کرے گا۔ تم خلدنے کا بد۔
تمہیں لفڑی نہیں کرنی یہی سے گی۔ کیا یہاں تے چلں پھر بیال کرنے۔“
عمران نے کہا آود و اپس دو داڑے کی ہرف مٹا گیا۔
”دیکھو عمران۔ میں تھیں“ جو لیا نے اس بار غصیل

لہجے میں کہتا شروع کیا۔
”یہ دیکھنا دلکھانا بعد میں۔ فی الحال جلو و قت نہیں ہے۔“

عمران نے کہا۔ اور جلدی سے غلبہ سے باہر نکل کر سیر ھیاں اترنے
لگا۔ جو لیا بھی سے بلاتی ہوئی اس کے پیچے جل پڑی۔

چند لمحوں بعد عمران کی کار خاصی تیز رفتار نبی نے سے سحری ای پُرورث
کی ہرف الائی پڑی جا رہی تھی۔

”پکھتا گے بھی سبھی کہ پکھ کرایا ہے اور میں نے کرنا کیا ہے۔“
جو لیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر پوچھنے کی کوشش کی۔
”بٹایا تو ہے اور کتنی بار بٹاؤ۔“ عمران نے جھینگائے ہوئے
لہجے میں بواب دیا اور جو لیا کندھ سے اچکا کر خاموش ہو گئی۔ وہ بھجہ گئی تھی کہ
فی الحال عمران کی بتابا نہیں چاہتا۔
”سحری ای پُرورث کی پاہنچ میں جا کر عمران نے کارروکی اور پھر دوائے
کھول کر دھیپھے آتا ہے۔“

”آؤ میرے ساتھ۔“ عمران نے اس بار سخیہ لہجے میں کہا۔ اور
تیز تیز قدم اٹھتا گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ گیٹ کے قریب پہنچ کر عمران
نے جیب سے ایک کاڈ نکال کر سکیدا۔ فی اپنادارج کے ٹانکہ پر کیا تو وہ
کاروڈ دیکھتے ہی بڑی طرح بوكھلا گیا۔ دوسرا سے لمبے اس نے فوجی انداز
میں سیلوٹ کیا۔ اس کے سیلوٹ کرتے ہی باقی سیکورٹی کے افراد
کوئی بھی سے اختیار سیلوٹ مارنے پڑے۔ اور پھر اپنادارج نے خوبی دوڑ
کر گیٹ کھول دیا۔

”آؤ۔“ عمران نے مرکر کی چھپے کھڑی جو لیا سے کہا۔ اور اسے
لے کر ای پُرورث کی مادرت میں داغل ہو گیا۔

”واہ! کبھر جہزل انشیلی نہیں سندھان۔“ جو لیا کو اپنے چھپے ایک
آواز سنائی دی۔ اور وہ اب سیلوٹوں کی دھمکی تھی۔
”وتم اب بیٹے کی بھاجتے باپ بن گئے ہو۔“ جو لیا نے مکراتے
ہوئے کہا۔

”دیہ سل کر رہا ہوں باپ ملنے کی۔“ عمران نے بواب دیا اور

جو لیا نہ بڑی طرح شرمناتے ہو تے من پھر لیا۔ وہ عمران کے فرقے کا
مطلب بچوں گئی تھی۔

عمران نے اپنے پورت کی عمارت کا جائزہ لیا۔ اور پھر وہ سیدھا اس
کیبین نما گھرے کی طرف بڑھ گیا جو شافت کے لئے مخصوص تھا اور جیسا
ہے وہی ہر آدمی کو اپنی آمد کا وقت اور وجہ ایک جسٹریہ درج کرنی
ہوتی تھی۔ یہ باہر سے تو ایک عام سائیں کیبین نظر آتا تھا میکن انہوں سے
کافی کشادہ تھا۔ اس کی ایک سائیڈ راندھے شے کا ایک کیبین بنایا ہوا
تھا۔ جس پر اپنارچ کی تختی قی ہوئی تھی۔ کیبین میں ایک سائیڈ پر کاؤنٹر سا
بنایا اور تھاں کے چھے ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔ اس کے سامنے
ریک پر اسار جسٹر کھانا پوچھا۔ ایک سائیڈ پر بڑی سی میز تھی۔ جس کے
گرد چند کمیاں رکھی گئی تھیں۔

عمران سیدھا اپنارچ کے کیبین میں داخل ہو گیا۔ اپنارچ ایک
اوہ ٹر عمر آدمی تھا۔

"سیں" — اور ٹر عمر نے عمران اور جولیا کو اندر داخل ہوتے دیکھ
کر چونکہ کہا۔

عمران نے وہی کارڈ جیب سے لکھا کہ اس کے سامنے رکھ دیا۔
"اوہ" سر رخان۔ اور فریئے سہ" — اپنارچ بول کر
کر کے سی سے اپنے کھدا ہوا۔

"بیٹھو۔ اور میری بات خود سے سنو۔ انتہائی اہم اور خصیہ معامل
ہے۔" — عمران نے میز کے سامنے رکھی کوئی پر بیٹھنے ہوتے
انتہائی باوقار بیٹھے میں کہا۔ اور ساتھی اس نے جولیا کو بھی ایک کر کی

پہ بیٹھنے کا اشتادہ کیا۔

"سنے" — تم نے دو آدمیوں کی چیکنگ کرنی ہے۔ جو ابھی بیٹھے
ہیں جس۔ ان میں سے ایک بھری ہماز کا پیش اور دوسری اس کی
سیکرٹری ہے۔ وہ ہمی کا پڑپر ہے۔ اپنے گھر میں جسے تم اسکا دکہ باس ہے موجود
سیکورٹی افراد کو بلا کر کہہ دو کہ مس صوفیہ کے بارے میں بخ کوئی
پوچھتے ان کا جواب یہ ہے جو کا کیہی میٹھاں میں شامل ہیں۔ — عمران نے
انتہائی سنجیدہ بیچے میں اپنارچ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سے" — میں ابھی کہنے دیتا ہوں۔ — اپنارچ نے جواب
دیا۔ اور ساتھی اس نے میز کے کنارے پر نکلا ہوا کال بیل کا میٹھاں بادیا
وہ سر سے لمحے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"کیبین کے باہر موجود سیکورٹی افراد کو یہاں لے آؤ جلدی۔"
اپنارچ نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نوجوان سر مٹا ہوا
باہر چلا گیا۔

"بیسہر موجود افراد کو یہی بلکہ کہہ دو کہ وہ مجھ سے یا میں موفی سے ایسے
نیچی پر کہیں جیسے ہم ان کے میٹھاں کے آدمی ہوں۔" — عمران نے
وسرا حکم دیتے ہوئے کہا۔

"میں سے" — ابھی نیچی" — اپنارچ نے کہا۔ اور اسٹرکام کا
رسیور اٹھا کر ٹھنڈا باتے ہوئے اس نے کیبین میں موجود افراد کو اندر بلا
سیا۔

چند لمحوں بعد کاؤنٹر کے یچھے کھڑی لڑکی اور کیبین میں موجود دو افراد کے
ساتھی کوئی کے دلوں آدمی بھی اندر آگئے۔ اور اپنارچ نے انہیں

عمران کی کہی ہوئی جایات دینی شروع کر دیں ساتھی کہہ دیا کہ یہ اپنی جنس کا مسئلہ ہے۔ اس لئے کسی قسم کی کوتایی نہیں ہوئی جائیتے۔ سب نے سر ملایا اور پھر اپنے بارج کے سمت پر داپس پڑے گئے۔

پر امام آف ناؤ کے کیپین بنین کو جانتے ہو۔ — عمران نے ان کے جانے کے بعد اپنے بارج سے کہا۔

”میں سر — اپنی طرح جانتا ہوں“ — اپنے بارج نے جواب دیا۔

”وہی تکارے مطلوبہ لوگ ہیں“ — عمران نے کہا۔

”یک من سر پر امداد آف ناؤ تو دو دو ز پھرے یہاں سے روانہ ہو چکا ہے“ اپنے بارج نے حیرت بھرے بیٹھے ہیں کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ اس کا کیشنا اپنی سیدھی کے ساتھ ابھی یہاں پہنچی کا پڑبر آنے والا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی سیدھی بھی ہوئی جسے ہی وہ یہاں پہنچیں۔ تم نے کیپین کو کسی طرح اپنے کیپین میں بلاؤ کر کشم از کمین چار منٹ کے لئے روکنا ہے اور بس — باقی کام کر کریں گے“ — عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہیکل میں سر۔ میں بلاؤ کر دوں گا“ — اپنے بارج نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اور سر۔ پڑیے یا بعد میں بھی اگر اس عذر کے متعلق کوئی بات عمران کے ہاتھ سے کاڑ دے لیا۔ یہ وہی کاڑ تھا۔ جو عمران کو نیکا پہاڑی کیک آٹھ ہوئی تو اس نے ذمہ داد کم ہو گئے“ — عمران نے اپنی بھائی کی خفت لے چکیں ہے۔

”میں سمجھتا ہوں سر۔ آپ بے فکر میں سر“ — اپنے بارج نے بیٹھتے ہوئے کی طرف فرگی۔ جو نیا اس کے پیچے تھی۔

اور عمران سر و فی دو دو ز کی طرف فرگی۔

”سن جو لیا۔ ایک ناؤ دین لکھی کیسین بنین کے ساتھ یہاں آئے گی۔ جیسے ہی دو یہاں پہنچے گی تو تیس اشادہ کر دوں گا۔ وہ لوگ ہیلی کا پڑ پایاں گے۔ تم نے اس لمحی کے قریب جا کر آمدت سے کہنے ہے۔

یہ سرکل۔ مجھے کرنل پارڈ نے سمجھا ہے تو وہیں۔ دوپنی۔ ایل مجھے دے دو اور خود اس طرح ظاہر کرتی ہوئی پاہر جاؤ جیسے ہی۔ ایل بھادرے پاس ہو۔ — کیونکہ باہر پاکیشیا سیرٹ سروس اور کرنل فریڈی کے آدمی دو دو ہیں۔ — عمران نے جو لیا کو ایک طرف لے جا کر سمجھا تھے جو کہ کہا۔

”پنی۔ ایل میں کیا“ — جو لیا نے پوچھا۔

”یہ ایک تھوٹا سا پوزہ ہے۔ اور سنو۔ اگر وہ کوئی برج دیغرو کرے تو تم اسے یہ کارڈ کھادیں۔ غیرہ پوچھے تو سکتی دن بتا دیتا ہے۔ اس کے پیچے کھا جو اس سے۔ ابھی تھوڑی دیر پہنچے کرنل ہاروڈ نے جو کہ یہ سرکل کا اپنے بارج ہے کیپین بنین کو اس کے بھری چہلڑ پاماد آف ناؤ اپر کال کر کے واپس ہو چکا ہے۔ اس لڑکی کا قام لوگوں ہے۔ اور باہر ہوئیں کوئی نہ کہا۔

کہا۔ مرنی نامی نوجوان کھڑا ہو گا۔ — یہیں تمام تفصیل اس لئے بتا دیا ہوں تاکہ تم کسی موقعد پر گھر اور نہیں پہنچیں۔ ایل ہم نے اس سے یہیں ہو جو کرتا ہے۔ — عمران نے کہا۔

”لیکن سب میں بھگ گئی۔ تم بے فکر ہو“ — جو لیا نے کہا۔ اور عمران کے ہاتھ سے کاڑ دے لیا۔ یہ وہی کاڑ تھا۔ جو عمران کو نیکا پہاڑی کیک آٹھ ہوئی تو اس نے ذمہ داد کم ہو گئے۔ — عمران نے اپنی بھائی کی خفت لے چکیں ہے۔

”اکھا یا ضرور دیا تھا لیکن دیا نہ تھا۔ اس نے وہ اس کی بہبیب میں ہی تھا۔

اُسے معلوم تھا کہ اُسے مرکود کھینچنے والے نے اپنے ساتھی سے کوئی بات کی اور پھر اس کا لمبائی دلگھ ساتھی تو آگے گئے بڑھ گیا جب کہ مرکود کھینچنے والا ہال میں ہی ایک کرنسی پر بیٹھ گیا اور اس نے رسالہ اٹھایا۔ گویا سب کچھ جو لیکی سائیہ پر موجود تھا یعنی جو لیا کو ان کی حرکات کا پوچھا پورا ادا داں تھا اور اُسے اپنی طرح معلوم تھا کہ ہال میں بیٹھنے والا نوجوان رسالہ پر ہٹنے کے باوجود مسائل اُسے تی دیکھ رہا ہے۔

تھوڑی دیر بعد ہی اچھاک ایک ہمیلی کا پتر کی آواتر جولی کے کافوں میں پڑھنی تعدد رسالہ بھیک کر انہی کھڑی ہوئی اور نوجوان کی طرف دیکھنے بغیر کیجن کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ اُس نے ہمیلی کا پتر پر کھنکھنے موئے پر ایڈ اُت ناؤ اکے الغاظ دوسرے سے ہی پڑھیتے ہیں۔ اور وہ سمجھ گئی تھی کہ یہی ان کا مطلوبہ ہمیلی کا پڑھ رہے۔

اس نے دیکھا کہ نوجوان اس کے تعاقب میں آ رہا تھا۔ جو لیا خاموشی سے کیجن میں داخل ہو گئی۔ عمران نے اُسے تیار ہنستے کا اشارة کیا وہ اس وقت ایک سائیڈ پر رکھی کر سی پر مشتمل ہوا تھا۔ جو لیا نے اشیات میں سر ٹلا دیا۔ اور کوئی نہ کر کے قریب ایک سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔

چند لمحوں بعد عینی دعوازہ کھلا اور کیپشن سین کو ایک ناؤ نہ کی لگئے تھیں چلتے ہوئے انہوں داخل ہو گئے۔ کیپشن تو کا دنر کی طرف مر گیا جب کہ جو لیا اس لڑکی کی طرف بڑھی۔ اس نے بیب سے دیش سرکل کا دہنکال کر پڑھے سے با تھیں مکھا ہوا تھا۔

"ادھ۔ توین تم"۔ جو لیا نے ناؤ نہ کی سے مخاطب ہو گئی۔ اور لڑکی کی بُرمی طرح چوکا کر اس کی طرف مڑی۔ جو لیا نے ہاتھ پر کھکھا کیا۔ اور لڑکی کی بُرمی طرح چوکا کر اس کی طرف مڑی۔

"ادھ لوگ یہاں آ رہے ہیں۔ چوکتا ہے وہ تہارہ سی یہاں مسلسل موجود گی سے چوکا پڑیں۔ اس نے تم باہر جا کر ہال میں بیٹھ جاؤ۔ تمہارا انہاد ایسا ہو جیسے کام کرتے کرتے تھا کہ چوکا کر چوکی کرنے سے باہر نکلی ہو۔ میں یہیں اپناء جس کے گھرے ہیں۔ ہوں گا۔ تھا کہ وہ کیپشن سین کو کھیس پڑھے سے ہو شیارتہ کر دے۔ کسی کے دین ایمان کا یقینہ نہیں ہوتا۔ جب یاد ہے آن ناؤ اکا ہمیلی کا پڑھتا ہیں اور تما نقر آئے تو تم یہاں آ جانا۔ عمران نے کہا۔ اور جو لیا سر ٹلا تھی ہوئی کیجن کے بیر و فی دعوازہ کی طرف مر گئی۔ جبکہ کہ عمران اپناء جس کے کیجن کی طرف بڑھ گیا۔ جو لیا کیجن سے باہر نکلی تو سیکورنی پر موجود افراد چوکا پڑھے۔ "میں ذرا ٹھنکے کرنے سامنے ہال ٹھنک جاہی ہوں"۔ جو لیا نے ان سے مخاطب ہو گئی کہا۔

"یس میڈم"۔ سیکورنی داؤں نے سر چھکا کر جواب دیا۔ اور جو لیا آہستہ آہستہ میلی ہوئی ہال ٹھنک پہنچ گئی۔ ایک کا پوح پر بیٹھ کر اس نے رسالہ اٹھایا۔ اور اس میل پھی ہوئی تصویریں دیکھنے میں صروف ہو گئی۔ تصویریں دیکھنے ہوئے اُسے اپنی خصوصی نسوانی میں نے چوکا دیا کہ گوئی مرد اسے دیکھ رہا ہے۔ عورتوں میں یہ خاص حس ہوتی ہے کہ اگر کوئی مرد چاہیے ان کی پشت پر کھلا اڑاہیں دلچسپی سے دیکھ لے تو انہیں اس کا احساس ہے جلتے ہیں۔ جو لیا نے چوکا کر رسالہ اٹھایا تو سامنے دو افراد بھری افسروں کی دردی میں ملبوس ہو گئے۔ ان میں سے ایک و آگے بڑھ گیا جب کہ دوسرا اس کے پیچھے چلتے ہوئے اُسے مٹڑہ کر دیکھتا رہا جو لملکے بیوں پر مکراہب پھیل گئی۔ دو ایک بار پھر رسالے کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں

یہ موجود کارڈ اس کے سامنے کر دیا۔ کیپشن جین ابھی و تخطی کردہ ماتحتاک
کارڈ پر موجود اندر کام کی گھصتی بھی۔ کارڈ نظر گر لئے رسیور اٹھا لیا۔
”یہ سہ“ — لڑکی نے جواب دیا اور رسیدوں کو کردہ کیپشن
سے مخاطب ہوتی۔

”آپ تو اندر بلایا جا رہا ہے“ — لڑکی نے موہبہات لمحے میں کہا۔
”مخفی“ — ادھ اچھا۔ — کیپشن نے پونک کر کہا اور پھر تیرزی سے
کیپشن کی طرف مر گیا۔

”وہ جی۔ ایں مجھے دے دو کرنی پڑدی نے سخت ہمایت کی ہے۔
بابریا کیستھائیکرٹ سہروں اور کرنل فریڈی کے آدمی ہو ہو دیں۔ کیون تم
نے یہی قاہرہ کرنا تھے کہی۔ ایں بتھا رہے پاس سے“ — جولیا۔
سرد ہیچے میں لوگوں سے سرگوشش کرتے ہوئے کہا۔
”تمہیں دے دوں۔ مگر.....“ — بوریں نے بڑی طرح

چونکتے ہوئے کہا۔
”جلدی کر دو۔ ورنہ اگر انہیں سے کوئی اندھا گیا تو کرنل کی ساری پلانگ
خراب ہو جائے گی۔ تم نے مرنی کو بھی بنیں تا ناکہ تم مجھے پی۔ ایں دے
چکی تو سمجھیں“ — جولیا نے جان بوچک مرنی کا نام سنتے ہوئے کہا۔
”کہا بادا تمہر کیا ہے،“ — لوگوں نے سچھپا کر مینہ بیج کی زپ کھوئتے
ہوئے چھپا۔

”تکشی دن — جلدی کر و پلیز“ — جولیا نے جواب دیا۔ اور تیرہ سو
کے بوریں کے پہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے مرنی اور تیر کا
حوالہ اور بھر کارڈ اس کے ساتھ کرنل پارڈو کا نام اور جولیا کی نااہلین سکن صورت

ادھنا ہیں بھو۔ ان سیستے مل کر اس کے تمام شکوک دو دکھ دیتے تھے
اس نے جعلہ من سے ہینڈ بیگ کھولا اور پھر اس کے ایک خفیہ خالنے سے
اس نے کامنڈیں پٹا ہیا تی۔ ایں نکال کر جو نیا کے ہاتھ پر کر دیا — جولیا
نے پکڑ پکنے میں اُسے اپنی جیب میں ڈال دیا۔ اس سادی کارڈ وائی میں
نیادہ سے زیادہ پتہ منت گرتے تھے۔

”بابری قاہرہ کرنا کہ دہ تھا رہے پاس ہے“ — جولیا نے کہا اور
کارڈ کی طرف بڑھ گئی۔ اُسی لمحے اپنے اچھے دا لے کیپشن کا دعاواز کھلا اور
کیپشن بین ہفتا ہو باہر آگیا۔

”آؤ بوریں۔“ — یہی خوش گیت کر اس کردا دیں۔ — کیپشن نے
سکاتے ہوئے بوریں سے کہا۔ اور خود پر وہی دعاواز کی طرف بڑھ
گیا۔ بوریں جو لیا کو دیکھتی ہوئی اُسکے بڑھی۔ اس نے ہینڈ بیگ کو ضبوطی
سے کڑا ہوا تھا۔ اور پھر اگے چھپے چلتے ہوئے دھکیوں سے باہر
چل کر خٹے۔

عمران بھی سادی کا سعائی اگری پر بیٹھا دیکھ رہا تھا تیرزی سے اٹھ کر جو لیا
کی طرف آیا۔

”یہ مجھے دے دو۔ اور تم اپنے اچھے کے کھرے میں بیٹھ جاؤ۔“ — عمران
نے کہا۔

اور جولیا نے جیب سے پی۔ ایں نکال کر عمران کے ہاتھ پر مکھا اور خود
اپنے اچھے کے کھرے کی طرف مرو گئی۔ عمران نے پی۔ ایں کوٹ کی افسوسی
جیب میں دکھا اور تیرزی قدم اٹھانا کیس سے باہر نکل آیا۔

اُسی لمحے وہ سامنے جاتے ہوئے کیپشن بین اور بوریں کے پچھے پڑے۔

ہوتے دو افراد کو دیکھ کر چوناک پڑا۔ کوہ دنوں بھری افسروں کی یونیفارم میں
تھے یکن انہیں چلتا دیکھ کر عمران فوراً سمجھ گیا کہ وہ کرنل فریڈی اور کیپٹن ہمیہ
ہیں۔ اس کے بیوی میکرا ہبٹ تیرنے لگی۔ ان دنوں کی ہیاں موجودگی
کا مطلب واضح تھا کہ وہ کیپٹن بننے اور لورن کے منتظر تھے۔ اور یہ بات
تبھی ممکن ہو سکتی تھی جب کہ انہیں کرمل ہارڈی کی کیپٹن بننے سے ہوتے
والی گھنٹوں کا علم ہے۔ چنانچہ اس سے یہی تیجہ تکالاجاست تھا کہ کرنل ہارڈ
کے اس طرح اچانک پی۔ ایل کو واپس گھنٹوں کی آہے میں لا تھا کہ فریڈی
کا ہی ہاتھ ہو گا۔

پھر عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے لورن گیٹس کو گھنی۔ کرنل فریڈی اور
کیپٹن ہمیہ اس کے پہنچنے کے جب کہ کیپٹن بننے والیں مر گیا۔
عمران والیں کی بنی میں داخل ہوا۔ اور اس نے اچارچے کے گھرے میں
بیٹھی ہوئی جو لیا کو ساقیت آنے کا اشائہ کیا۔

اور پھر وہ دنوں پڑے تھے انماز میں چلتے ہوئے گھٹ کی طرف بڑھ
گئے۔ ابھی وہ گیٹس کے قریب ہی نہ پہنچنے کے باہر ہے تھا شاگولیں بنتے
کی آدائیں سنائی دیں۔

”کیا ہو رہے ہیں،“ جو لیے نے چوناک کرو چکا۔

”مددی شادی کی خوشی میں آتش بازی ہو رہی ہے۔“ عمران نے
مکلا کر کھا اور جو لیے نے ہونٹ بھینچ لئے۔

”سرے تو یہ کی تلاشی سے لی ہے۔“ کرنل فریڈی نے
مال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔
لورن ملے ایک کوسی پر بندھی ہوئی۔ بھٹی تھی۔ کرنل فریڈی کے پہنچنے
جمید بھی اندر داخل ہوا۔
”نیز سے اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔“ سائیڈ پر کھڑے
ایک سلح آدمی نے ہو دبا دیا۔ پہنچے میں کہا۔
”کوئی چیز نہیں نہیں اس کے پاس تو دنیا کی سب سے قہقہی چیز ہے۔
پیشہ لاک۔ کیوں میں لورن۔ میں دست کھمہ رہ لیوں۔“ کرنل فریڈی نے
مکرتے ہوئے کہا۔
”تم کون ہو اور مجھے یوں انخوا کر کے کیوں لے آئے ہو۔ جلتے ہو۔ میں
ایک صحافی ہوں۔ تمہیں اس کے لئے بھکٹنا ہو گا۔“ لورن نے انتہائی
کر رفت ہوئے میں کہا۔

"محافی۔ دیری گل۔ اس کا سینٹش بیگ کہلہ ہے۔"
 کرنی فریڈی نے کہا۔
 "یہ ہے سہ۔ اُسی سلح آدمی نے ایک ساینڈ پر کھا جو اینٹ
 بیگ انٹا کم فریڈی کی طرف پڑھاتے ہوئے کہہ
 فریڈی نے ہینڈ بیگ لیتے ہوئے بعدی کی طرف دیکھا لیکن لوہیں
 کے چہرے پر کسی تشویش کے ٹھانہ نہ تھے۔ کرنی فریڈی اس کے ہاتھ
 دیکھ کر پوچھا۔ اس نے جلدی سے ہینڈ بیگ کو کھنکا لانا شروع
 کر دیا۔ اس کا خفیہ خانہ بھی اس نے اپنی طرح مخول کر دیکھ لیا۔ یکن خالہ رہے
 اس میں پی۔ ایں ہوتا تو کتنی فریڈی کو ملتا۔ کرنی فریڈی کی پیشانی پر نکلیں ہی ابھر
 آئیں۔ اس نے جیب سے ایک تیز دھار تھیڑھ کالا ادھیرہ اس نے ہینڈ
 بیگ کا دستہ چریدیا۔ اور اس کے بعد تو پوسے ہینڈ بیگ کو ادھیرہ کیکھ دیا
 گیا۔ یکن اس میں سوائے نسوانی مخصوص چیزوں کے پہ لیک۔ نشیپر اور
 ایک پیکٹ ٹیوچم کے اور کچھی نہ تھا۔

"اس کے جوتے آتا رہا۔ اور اسے چیک کرو۔" کرنی فریڈی نے
 ادھیرہ جو اینٹہ بیگ ایک طرف پھینکتے ہوئے اپنی کوخت بچھے میں
 کہا۔ اس کے چہرے پر اب داقی پیشانی کے آثار مغلاب ہو چکتے تھے۔
 لوہیں کے جوتے بھی اس نے ہینڈ بیگ کی طرف ادھیرہ کا لئے اور پھر کرنی فریڈی
 نہ اگے بڑھ کر لوہیں کا جسم پٹکانا شروع کر دیا۔

"یہ کام آپ میرے ذمہ لگادیں۔ میں اس کام میں ماہر ہوں۔"
 کیپشن جیمیڈ نے بواب تک خاموش کر لیا جو اخفاو زدگا۔

"شش اپ یونانش،" کرنی فریڈی نے مرکز کر اس قدم سخت بیچے

میں کہا۔ کیپشن جیمیڈ ہم کر رہ گیا۔

"ہم۔ تو تم نے بی۔ ایں بچھے ہی کم کے حملے کو دیا ہے۔ بودھ
 کے دیلے ہے۔" کرنی فریڈی نے اپنی سر دلہٹے میں لوہیں سے
 محاط ہو کر کہا۔

"کیسا پی۔ ایں۔ میں نے تھوہیں بتایا تو ہے کہ میں محافی ہوں۔"

"سونہ لاؤ کی۔ جس قدم جلد تم بتا دو گی کوئی نہ کرنے نی۔ ایں کس کو اور کہاں
 دیا ہے اس قدم جلد تمہاری جان بچو جاتے گی وہ نہ....."

کرنی فریڈی نے اسے بجھی طرح حشرتے ہوئے کہا۔

"میں کسی نی۔ ایں کے بارے میں کچھی نہیں جانتی۔ پہلے تم بتا دو کہ تم کون
 ہو اور مجھے اس طرح انداز کر کے رہاں لے آئے کا پی۔ قدم تھا۔"
 لوہیں نے بھی اس بادغیصلہ لچک احتیاد کرتے ہوئے کہا۔

"سنہ لاؤ کی۔" میراثا کم کرنی فریڈی ہے۔ اور میں ہمتوں کو بھی یونے
 پر مجبور کر دیتا ہوں۔ اس نے تمہارے حق میں بہتر کی بے کوئی سب پچھے
 صاف صاف بتا دو۔" کرنی فریڈی نے غلط ہوئے کہا۔

"کرنی فریڈی۔" سونہ میں تھوہیں نہیں جانتی۔" لوہیں نے
 نہ رخت بچھے میں کہا۔" کرنی فریڈی نے یک لخت پچھے کھڑے کیپشن جیمیڈ
 کی طرف مرتے ہوئے کہا۔

"میں سہ۔" کیپشن جیمیڈ نے خلاف معمول اپنی مودباہ نہیں
 میں کہا۔ کیونکہ وہ پہلے ہی بات کر کے جنگل سن پکھا تھا۔

اس سے اگلوں کو اس نے پی۔ ایل کا کیا کیا ہے۔ اور ستمبر سے
پاں زیادہ وقت نہیں ہے۔ میں ہر ہیں صرف پانچ منٹ دے سکتا ہوں۔
کرنل فریڈی نے بخشنے پڑتے ہوئے کہا۔

پانچ منٹ تو بہت زیادہ ہیں کرنل۔ ابھی لمحے۔ کیپشن جمیں نے
کہا اور تیرزی سے لوین کی طرف پڑھا۔ جو کمری پہ بندھی بیٹھنی تھی کیپشن جمیں
نے حبیب سے یہاں پر رکالی یا تھا۔

ویکھ لوین مجھے تم نبی تو جوان گورنمنٹ پر تشکر کرتے لطف آتے۔
اس لئے ذمہ ادھار جانی طور پر تیار ہو جاؤ۔ کیپشن جمیں نے لوین کے
قریب پہنچ کر سعد بھائی میں کہا اوس ساتھی اس نے یہاں پر کامیک کولا۔ اور
اس میں سے ساری گولیاں باہر نکال کر چمپیر بند کر دیا۔ ایک گولی ہاتھ میں مک
کر اس نے باقی گولیاں حبیب میں ڈالیں اور ایک بار پھر چمپیر کمکول کر اس نے
ایک گولی اندر ڈالی اور پھر چمپیر کو بند کر کے اُسے گھما دیا۔

تم اسیہا اب مجھے چانس دو گے۔ تم جو چاہیے کرو۔ جو میں نے کہہ دیا
ہے دی کافی ہے۔ لوین نے مفبوط ہجھی میں کہا۔ اور جواب میں
کیپشن جمیں ہنس پڑا۔

ہو ہنس۔ ایک گولی ٹال کر چانس دینا تو عام سی بات ہے۔
کیپشن جمیں نے کہا۔ اور لکھ اس نے حبیب میں ہاتھ ڈال کر یہاں پر کامیک دوڑی
گولی نکالی اور اُسے لوین کے کان کے سوداخ میں رکھ کر اس نے یہاں پر
کی ٹال اس کے کان کے سوداخ پر جادوی۔

یاں تو تم تیار ہو۔ میں تے تھہارے کے کان میں گولی اس طرح رکھی ہے۔
کہ حبیب یہاں پر سے نکلنے والی گولی اس سے گراے گی تو یہ تھہارا بچھڑا اندھہ۔

سے تو اُتھی بھوتی تھہارے دانتوں کو توڑتی ہوئی باہر نکل جائے گی۔ اس طرح تم
دیے تو صحیح سلامت رہو گی لیکن تھہاری میکل اسی ہو جائے گی جیسے کوئی
چڑیل ہوتی ہے۔۔۔ کیپشن جمیں نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
نے شرگر بادا۔۔۔ شرچ کی آغاز نہیں دی اور جمیں نے دوسرا بار پھر بگرد بادا دیا۔
ایک بار پھر شرچ کی آواز ملکی۔۔۔ لوین کے چہرے پر اب پینٹنے کا گھوٹ
سے نیادہ اُسے یہی نکل چکر نے کا افسوس ہو رہا تھا۔۔۔ جمیں نے
کوئی بات کئے تیرھا ایک بار پھر تریگر بادا دیا۔۔۔ اور ایک بار پھر شرچ کی آواز
نکلی۔۔۔ لیکن اس بار لوین کے کان میں وجود گولی نے فنا سی حرکت کی تو لوین
بے اختیار ریخت چکر ہے۔۔۔

"رُک جاؤ رُک جاؤ۔۔۔ بتاتی ہوں۔۔۔ گولی میرے کان سے نکالو۔"
لوین نے بڑی طرح چھتے ہوئے کہا۔۔۔

" بتاتی جاؤ۔۔۔ دو کونہیں۔۔۔ جمیں نے سرد بھیجیں کہا۔۔۔ اور ساتھ ہی
شرگر بادا دیا۔۔۔ شرچ کی آواز ایک بار پھر نکلی اور گولی نے اس بار پھر سے نیادہ
 واضح طور پر حکمت کی حقیقت شایدی خالی نال سے نکلنے والی ہوا کا اثر تھا۔
چالس اب کم دھگئے ہیں چڑیل بننے کے۔۔۔ کیپشن جمیں نے
سر بھیجیں کہا۔۔۔

اور لوین نے یہ لخت چھتے ہوئے انہیں بتا دیا کہ کس طرح سکتی دن
نے کیجن میں کرنل ٹاروڈا کا چیخام دے کر اس سے پی۔ ایل لے یا تھہ
"رُک جاؤ جمیں۔۔۔" کرنل فریڈی نے تیر چھی میں کہا۔۔۔ اور جمیں نے
یہاں پر ہٹالی۔۔۔ البتہ گولی اُسی طرح لوین کے کان میں دستے دی۔۔۔
لیکن کیا تھیں اس سے پہلے کرع ٹاروڈا نے اخلاع دی تھی کہ تم نبی۔۔۔ ایل

کیوں میں دے دو۔ کرنل فریڈی نے سخت لہجے میں بھا۔
”نہیں۔“ بس ہوا چاک کیوں میں بلی اس نے ریڈ سرکل کا کام لے کر خلا
اوپر کرنل ہارڈو کا پیغام دیا کہ باہر پائی خوشی سیر کریٹ سروس اور کرنل فریڈی
کے آدمی موجود ہیں اس لئے کرنل ہارڈو نے یہ پلٹنگ کی ہے۔ ساتھی
اس لئے یہ بھی کہا تھا کہ مجھے باہر ایسی اداکا مانگی کرنی ہے کہ جیسے پی۔ ایں
میرے پاس ہو۔“ لوہین نے اعصابی طور پر مشکلت لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے وہ کارڈ دیکھا تھا اس پر نمبر کھا جو اتنا۔“ کرنل فریڈی
نے ایک خجال کے آتے ہی چونکہ کھا جو اتنا۔“
”ماں۔ میں نے خود دیکھا ہے۔ اس پر تکشی دن کھا جو اتنا۔“ لوہین
نے جواب دیا۔

”اس لوکی نے نیلے رنگ کا اسکرٹ پہننا ہوا تھا۔“ کرنل فریڈی
نے دوسرا سوال کیا۔

”ماں ماں۔ بالکل نیلے رنگ کا کیا تم اُسے جانتے ہو۔“
لوہین نے جواب ہو کر کہا۔

”ایسی طرح جاتا ہوں۔ لانڈاہوہ عمران کی ساتھی تھی گی۔ شیک ہے۔ زیرہ
الیوان تھم لوہین کی آنکھیں بند کر کے اسے کسی دیوار کی سرٹک پر بچوڑا آؤ۔
اب یہ بخارے لئے کاربے م۔ کرنل فریڈی نے سخت لہجے
میں کہا۔ اوپر کریم تیرز قدم اٹھانا دعا نے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی
آنکھوں سے شطے سے نکل رہے تھے۔ دھنسل اپنے ہوتھ دانتوں سے
کاٹ رہا تھا جیسے اپنے غصے کو کنٹول کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

کرنل ہارڈو بڑی سے مطمئن انداز میں بھیسا سامنے دیوار پر ملکی
ہوئی گھری ویکہ رہا تھا۔ گھری کے مطابق اب تک لوہین اور پورٹ پلٹنگ کی
ہو گئی۔ اور اب کسی بھی وقت وہ رہاں پہنچ سکتی تھی۔ اس دودان کو قل ہو دو
بادیاں ایس۔ جی۔ دن کی لاٹی ہوئی مائیکرو فلم بردار جیکر درپلکر کو کچھ چکا تھا۔ تاکہ
اصل اور نقل کے نشانات کو اچھی طرح چیک کر سکے۔ دونوں نشانات میں
بڑا معمولی سافرق تھا۔ جو عام انقدر سے چیک نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن بہر حال
فرق ہو جو دیکھا۔

اُسی لمحے میں دوسرے پرندوں سے دستک ہوئی اور کرنل ہارڈو ڈیوٹنک
پڑا۔ وہ تسلیک انداز سے اس کے ہمراہ پر ناگواری کے آثار بھرئے۔
شاید اُسے لوہین کا اس طرح دستک دیتا پیشہ نہ آیا تھا۔

”اس کم ان۔“ کرنل ہارڈو نے لمحے اور سخت لہجے میں کہا۔
گردد سر سے لمحے دروازہ کھلنے پر نو دار ہونے والے ایک ٹو جان

بُس۔ وہ سب لوگ مقامی تھے۔ ان میں کوئی غیر ملکی نہ تھا۔

ٹونی نے مزدوجتے ہوئے کہا۔
”بُس۔ تو اس کا مطلب ہے کہ یہاں کی اشیائی جنوب اور سیکرٹ سروس نے یہ کھلی چکیا ہے۔ میکن انہیں لوہین کی آمد کا کیسے پتہ چلا۔ یہ بات ہمیں بھی سمجھیں گے۔“ کرنل ہاروڈ نے پریشان سے لیے۔ میں کہا۔ اور دوبارہ کہسی پیٹھی گیا۔ اس کے پھر سے کے عضلات بار بار پھیل اور سکڑ رہے تھے پریشانی سلوٹوں سے بھر جائی تھی۔
”ان کا روں کے نمبر۔“ اچانک کرنل ہاروڈ نے ٹونی سے مخاطب ہوا کہ پوچھا جو ابھی تک سامنے ہے جھکتے کھڑا تھا۔

”وہ کارڈیں نمبر پیٹوں کے بغیر تھیں بُس،“ ٹونی نے مودبانہ لیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بُوہنہ۔ تو باقاعدہ لالہاں کی گئی تھی۔ کاشش مجھے دیساں ہی شبہ ہو جاتا تو میں دیکھتا کہ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔“ کرنل ہاروڈ نے میز پر کم کارڈ تھے جوئے کہا۔

”بُس۔ اچھا بھلاپی۔ ایں باہر جا چکا تھا۔ اگر آپ اسے داپس نہ ملکوں تے تو بہتر تھا۔“ ٹونی قہ قہ دادتے دوتے کہا۔
”بُوہنہ۔“ کرنل ہاروڈ نے مہکانا بھرتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ یہ سخت چونک پڑا۔

”اوہ۔“ ڈائنسیمیر نکالو۔ جلد ہی کرو۔ ڈائنسیمیر نکالو۔
کرنل ہاروڈ نے اچانک چیخ کر کہا۔
اوہ ٹونی بھلکی کی تیزی سے دوڑتا ہو۔ عقبی الماء کی طرف بڑھا۔

کو دیکھ کر وہ بُری طرح چونک پڑا۔ یہ ٹونی تھا۔ جسے لوہین اور سرفی کی مگرانی کے نتے پھیچا گیا تھا۔ ٹونی کا پہرہ سخت متوجہ تھا۔
”بُب۔ بُب۔ غصب ہو گیا۔“ لوہین کو اغوا کر لیا گیا
ہے اور سرفی کو گولی مار دی گئی ہے۔ ٹونی نے متوجہ ہجے میں کہا۔
”گُل۔ گُل۔ کیا کہہ رہے ہے جو۔“ کیسے ہو سکتا ہے۔ کس نے کیا ہے۔“ کرنل ہاروڈ نے بُری طرح بوكھلاتے ہوئے لے گئے
میں کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔

”بُس۔“ لوہین ایک پورٹ کے گیٹ سے باہر آئی تو وہ پارکنگ کی طرف آنے لگی۔ سرفی ایک سائیڈ پر کارے کر کھڑا تھا۔ اس نے لوہین کو دیکھ کر کاڑے گئے بڑھائی۔ میکن اس سے پہنچے کہ وہ لوہین کاک پہنچتا اچاہن ایک سائیڈ سے کار آندھی اور طوفان کی طرح آنے گئے بڑھی اور اس سے لوہین کو زبردستی پاک یا۔ اُسی لمحے میں سرفی کی کار پر دوسائیدوں سے بٹھتا فائر بھاگ ہوئی۔ اور سرفی کی کار مفرکہ ایک ہیوی بوڑسے کٹا آگئی۔ لوہین کوئے جانے والی کار کے پہنچنے دکاریں لی بڑھ گئیں۔ انہی دو کاروں سے ان پر فائر بھاگ کی گئی تھی۔ میں نے ان کا تھا قب کرنے کی کوشش کی یعنی آگے پویں نے چکنگ راڑ لکھا کھا تھا۔ جب جو دم بھنے دھان مکنایا۔ اب سیدھا وہیں سے آ رہا ہوں۔“ ٹونی نے تیر تیر لیجے میں پر اداقد مسادیا۔

”یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے۔“ لوہین کی آمد کا کسی کو کیسے پتہ چل سکتے
کرنل ہاروڈ نے انتہائی غصے لیجے میں کہا۔

"اوور ایٹھا آل" — کرنل ہارڈ نے کہا۔ اور ان سیر ہاف کیا۔
اس نے المادی کھول کر ان سیر کھلا اور کرنل ہارڈ کے سامنے میز پر "اس کا مطلب ہے کوئی گھری چال علی گئی ہے۔ انتہائی گھری۔ بہ جال رکھ دیا۔
اب اس شہر پر قیامت بن کر لڑ پڑوں گا۔ میں یہاں کی اینٹ سے کرنل ہارڈ نے جلدی سے اس پر ایک مخصوص فریقوںی ایجنسیت بخادر دیا گا۔" — کرنل ہارڈ نے کہا۔ اور ایک جھکتے اٹھ کی اوپر پھر پڑنے دیا دیا۔

"ہیلو ہیلو" — سی۔ ایچ کانگ۔ ایس۔ بی۔ دن اوور "تو فی جو ایک طرف ہو دبانتہ انداز میں کھڑا اٹھا خاموش کھڑا رہا اس نے کرنل ہارڈ نے یونیٹ کے سامنے انداز میں با بیار خڑہ دوہراتے ہوئے تو جواب نہ دیا۔

کہہ "ایں بنی ٹوٹھنگ اور" — چند لمحوں بعد یہ کہہ دیا۔ پھر وہ تو فی سے مخاطب ہوا۔
بخاری آوارستائی دی۔
"ایں بنی ڈنے کا تاریخ کے سامنے کہہ دینا کو دیکھ بیک
کے اندر کھلے۔ میں آرہا ہوں" — کرنل ہارڈ نے کہا اور
"ایں بنی دن کہاں ہے اوور" — کرنل ہارڈ نے آنکھیوں تیز قدم اٹھاتا سائیڈ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
جیسا کہ تو فی دیر بعد جب وہ واپس کھرے ہیں آیا تو اس نے مقامی
تھوڑی تھوڑی پوچھا۔

وہ دو روز سے غائب ہیں باس۔ ہم سب ان کی تلاش کرتے اپ کیا ہوا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ابھی دروازے کھکھلے ہی پہنچا
ہیں۔ اتنا جہہ چلا ہے کہ ان کی رہائش گاہ سے انہیں کہیں نہیں تھیں۔ کہیں کہیں تھیں تو فی برآمدے میں بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔
جیا گیا ہے۔ یعنی اس کے بعد بے پناہ تلاش کے باوجود اب کا باس باس۔ میں لوگوں آگئی ہیں۔" — تو فی نے ہانپتے
ان کا پتہ نہیں چل مل اور" — ایس۔ بی۔ تو فی ہو دبانتہ ہبھی ہوئے کہا۔

جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا ابھی سہا ہوا تھا۔

"دو روز سے غائب ہے۔ کیا ستر سے بیٹھ کواٹھ ایس۔ بی۔ آئی تھے لدین دو مسلیع افراد کے ساتھ چلتی تو فی برآمدے میں پہنچ گئی۔
اسے اندر لے آؤ۔ اور کہو، باہر بھر پور نگرانی کرو ہو سکتے ہے۔" —
نے کوئی کال کی تھی اوور" — کرنل ہارڈ نے کہا۔

"بیٹھ کواٹھ تو سر" — کوئی کال نہیں کی تھی اوور" — کرنل ہارڈ نے کہا۔

ایس۔ بی۔ تو فی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہو نہیں" — اسے نوڑا تھا شن کرو زندہ یا مردہ اور بیٹھ کواٹھ۔

"جب تم نے پی۔ ایں اس لئکی کو دیا اس وقت کی پیش بین کہاں تھا" کرنل ہارڈ نے پوچھا۔
"وہ اپنے خارج کے تھے میں گئے ہوئے تھے۔ اپنے خارج نے انہیں بلایا تھا" — لوہین نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پیش بین اس کھیل میں شامل نہیں ہے۔ بہر حال پھر" — کرنل ہارڈ نے کہتے ہوئے اچکاتے ہوئے کہا۔
"پیش بین نے مجھے گیٹ کو اس کرایا۔ میں باہر آگئی" لوہین نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے آگے بتاؤ۔ تھیں انہا کو کہاں لے جائیا۔ اور پھر تم اتنی جلدی واپس کیسے آگئیں" — کرنل ہارڈ نے پتختے ہوئے کہا۔

"مجھے راستے میں بے ہوش کر دیا گیا۔ پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں ایک ہال میں کری پر بندھی بیٹھی ہوئی تھی۔ دہانی دو سلیخ آدمی تھے۔ اس کے بعد دہانی ایک لمباڑی نگاہ آدمی آیا۔ اس کے پیچے ایک دہیل نے قد کا فوجوان تھا۔ انہوں نے میرا سینہ پیچ کیا۔ جوتے ادھیر دیئے۔ انہیں پی۔ ایں کی تلاش تھی۔ جب پی۔ ایں انہیں نہ ملا تب اس نے آدمی نے بتایا کہ وہ کرنل خریدی پہنچا۔ اس کے بعد اس کے سامنے کہیں جمیس نہیں تھی۔ اس کی تشدید کیا۔ مجھے اعصابی طور پر خوفزدہ کیا گیا۔ چنانچہ میں نے انہیں پی۔ ایں کی وجہ سے میں علمت ہو گئی۔ دیسے بھی وہ لذکی تاذی تھی۔ میں نے پی۔ ایں کی وجہ سے دیا۔ اور خود پیش بین کے تھراہ بھر دی گئی کو طرف پل بڑی" — لوہین نے کہا۔

کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اُسی لمحے لوہین اندر داخل ہوئی وہ بارس کا پاہرہ دیکھ کر ایک لہنگے کے درمیان میکھلی۔
"بیٹھو لوہین۔ اُو مجھے جلدی سے پوری تفصیل بتاؤ۔ وہ پی۔ ایں کا کیا ہوا" — کرنل ہارڈ نے ہونٹ پھینکتے ہوئے سخت لبیے میں کہا۔
"ادھ کرنل، غضب ہو گیا۔ کوئی لمبی سازشی ہوئی ہے۔ میں جب پیش بین کے تھراہ ایپورٹ پر بیٹھی تو مجھے ایک ناٹکی لذکی پیش میں میں اس کے پاس بیٹھ مکمل کا کامڈ تھا۔ جس پاس کامبیر سکٹی دن کھلا جو افغان" — لوہین نے تیرتھ رہ جئے میں کہا۔
"سکٹی دن — کیا تم سکٹی دن ہی کہہ دی ہو" — کرنل ہارڈ نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔
"میں کرنل — سکٹی دن — میں نے اپنی طرح دیکھا تھا، لوہین نے جواب دیا۔
"یکن سکٹی دن تو بلاک ہو چکا ہے۔ اس نے ڈاگر کے ساتھ کر غداری کی تھی۔ بہر حال آگے بتاؤ" — کرنل ہارڈ نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔ اس نے مجھے تباہ کر باہر پاکیشیا سکرپٹ ہروس اور کرنل فرانس کے آدمی موجود ہیں۔ اس نے کرنل ہارڈ نے پانچ بدل دی ہے۔
"وہ پی۔ ایں مجھے دے دے۔ اور تم باہر اس طرح جاؤ جسے دا قریبی۔ ایں تمہارے پاس ہو۔ اس نے باہر جو ہزار فرنی کا بھی خواہ دیا تھا۔ ان سب خواہوں کی وجہ سے میں علمت ہو گئی۔ دیسے بھی وہ لذکی تاذی تھی۔ میں نے پی۔ ایں کی وجہ سے دیا۔ اور خود پیش بین کے تھراہ بھر دی گئی کو طرف پل بڑی" — لوہین نے کہا۔

کو تھا اس نے خود بتایا۔ سکشی دن بھیر پر دہلی کا تھا۔ اس نے پوچھا تھا۔
کہ کیا فاقہ کارڈر پری بھر کھا بوا تھا۔ میں نے جب پوچھا کہ کیا وہ اس
ایم پورٹ والی لڑکی کو جانتے ہے تو اس نے کہا کہ میں دہلی طرح جانتا
ہے دہلی نامہ عمران کی ساتھی ہو گئی۔ اس کے بعد انہوں نے میری
آنکھوں پر پتی باندھی اور مجھے چوک پر کار سے آنا کہا ہے۔ میں
دہلی سے اپنی لیکی پر عبور کریا ہاں آئی ہوں۔ میں نے تھا قاب کا پونا پورا
خیال رکھا ہے۔ میکن کی سی قعاتیں انہیں کیا ہے۔ اور این نے سادی
بلت تفصیل سے بتتے ہوئے کہا۔

”ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا انہانہ درست تھا۔ اس چکر میں
عمران ہوتا ہے۔ اس نے کرنل فریڈی کو بھی چکر دیا ہے۔ میکن میں حیران
چھل کر تھا میں واپسی کا ان دونوں کویے پتہ چل گیا۔“ کرنل ٹاروڈ
نے کہا۔

”عمران کو ہم ہے کرنل“۔ اور این نے کہا۔
”یہ ایک غفریت ہے۔ بلاہر احمد سامنے تو جوانی میکن دراصل بدروج
ہے۔ یہاں کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ میں نے
کوئی شش کی بھی کہپی۔ ایل میں نے کہ جلا جاؤں اور کرکٹ فریڈی اور عمران
کو آپس میں لاوا دیں۔ یہ دونوں اب بھی اڑپیں گے۔ کیونکہ دہلی نامہ
عمران کی ساتھی بھی ہو گئی۔ اداس نے کرنل فریڈی کو بھی ٹافج دے دیا۔ میکن
اب پن۔ ایل کا حصول انہی ملکی ہو جائے گا۔“ کرنل ٹاروڈ نے
چوتھے کاٹتے ہوئے کہا۔
”میکن کرنل آپ نے مجھے پی۔ ایل سمیت واپس کیوں طلب کیا تھا؟“

اور این نے کہا۔
”یہ بھی ایک گھر ہی چال تھی۔ اور میں احمد عوی کی طرح اس جاں میں آگیا۔
اسیں بھی۔ دن نیم لیٹنڈ میں ہماں اچھیت ایجاد تھے۔ لاذما کرنل فریدی
نے اُسے کو رکیا ہو گا۔ اور پھر کرنل فریدی نے ایک ٹھامہ کھلا۔ اعلیٰ
پی ایل کی فلم تیار کرنے کے لفڑی ایسیں بھی۔ وہی کے ذریعے مجھے بخوبی اور
بختی اس بات پر ذہنی طور پر تیار کر لیا۔ کہ میں بھی ایل واپس منگو کر کے
چک کر دوں۔ میں اس پچکیں مار کھا گیا۔ دراصل مجھے ایک خصوصی بھی
تو قع نہ تھی۔ کہ مرے ساتھ ایسا ہو گا۔ وہ نہیں لاذما ہو شیار جو جانا۔
یہ تو بھی سمجھتا ہے کہ اکرم پاشکے قتل اور بھرپورے آدمی کے قتل کے بعد
پی۔ ایل عنہنہ ہو گیا ہے۔ اب کرنل فریدی اور عمران آپس میں لشکر
بیٹیں گے۔ اور میرا خیال ہے۔ میری ٹانسیسٹر کال جیک کی بھی ہے۔ اور
اسے دونوں نے چیک کیا ہے۔ عمران نے بھی اور کرنل فریدی نے بھی
اس لئے دہ دنوں ہی اپنی اپنی پلاننگ کے سخت ایم پورٹ پر موجود تھے۔
اوہ عمران پی۔ ایل نے الا۔“ کرنل ٹاروڈ نے میز پر کہ مارتے ہوئے
انتہائی جو یہیں کہا۔
اور عویں دل ہی دل میں عمران کے بارے میں سوچنے لگی۔ جس نے
اس قدر آسانی سے اس سے بھی۔ ایل حاصل کر لیا تھا۔
”میکن کرنل وہ سکھی دن کا کارڈ۔“ اور این نے اچاک ایک خیال
کے آتے ہی کہا۔
”اسی کارڈ نے تو ساما کیسل بچا ڈاپے۔ لاذما سکھی دن سے یہ کارڈ کیس
گر جو گا جو عمران کے ہتھے چڑھ گیا ہے۔“ کرنل ٹاروڈ نے کہا۔

"اب آپ کا یک پروگرام ہے" — لووین نے کہا۔
"پر درگرام کیا ہوتا ہے۔ میں نے ہر قسمی پروپری ایں کارپوس میں سے۔
چلے ہے مجھے پاکر شیما اور نیشن دلوں ملکوں کی ایٹھنے سے اینٹ
سیکولز نہ بجاںی پڑے" — کرنل ہارڈوڈ نے بتا ہے میں کہا اور انہوں
کھڑا ہوا۔

"تم عبید کوارٹر میں رہو گئی باہر زمین جاؤ گی۔ سمجھیں" — کرنل ہارڈوڈ نے
حست لے چکے میں لووین سے مناطقہ ہو کر کہا۔ اور خود تیرتھ قدم اٹھانا تک
سے باہر رکھا۔

نہوں ہی دیر بعد وہ ایک جامنی ڈگ کی کارڈ میٹھا ڈیشان کا لوونی کی عصی
طرف سے نکل کر شہر کی طرف بڑھا جائے تھا۔ اس نے عقبی راستہ اس
لئے استعمال کیا تھا کہ اب وہ ہر طرح سے مختار استھاناتھا تھا۔ اسے خیال
آگیا تھا کہ اگر لعلی ایس ہے۔ دن ہبہ کوارٹر آسکتے تو لاذنا جیہہ کو اہل کرنل
فریڈی کی نظروں میں ہو گئے اور اس کے آدمی اس کی نگرانی کے رہے ہوں
گے۔ جو اسے کرنل فریڈی کا ہبہ کوارٹر پر گوری دیتے گئے کا خطرہ نہ تھا۔
سیکونکہ کرنل فریڈی کو معلوم ہو چکا تھا کہ پی۔ ایں اس کے ماتحت سے نکل پکھا ہے
یکن پھر بھی اس نے احتیاط احتیاطی راستہ استعمال کیا تھا۔

کارڈ میں ڈرائیور ڈگ سیٹ پر اس کا خاص ساقی جیخہ موجود تھا۔
"باس۔ کہاں جانا ہے" — جیخہ نے شہر کی بھلی کارسٹک پر کلکھا
کرتے ہوئے پوچھا۔
اور جواب میں کرنل ہارڈوڈ نے اسے اس ہرگز کا پتہ تباہی جس پر عمل کا
نیٹ موجود تھا۔ وہ پہلے یہی عمران کے فلیٹ پر کمی باراً چکا تھا۔ اور عمران سے

اس کی اپنی خاصی دوستی تھی۔ یہنے ہبہ کچھ اس وقت کی بات بھی جب کہ ان
کے درمیان کوئی اختلاف نہ تھا۔ یہنے ظاہر ہے اب صورت حال مختلف تھی۔
ہبہ عمران کی صلاحیتوں کا اپنی طرح علم تھا۔ ہبہ وجہ تھی کہ اس نے
بجائے کسی منصوبہ بندی کرنے کے ذریکث ایکٹن کرنے کا فیصلہ کیا
تھا۔

جب کار عمران کے فلیٹ سے کچھ دوڑا چھوڑ کر کرنل ہارڈوڈ نے ہبہ کو کام
ایک سائیپر روکنے کے لئے کہا۔ کار کے دستے ہی دہ دہ داہد کھول کر
پیچے آئے آیا۔

تم ہیں ہبہ انتقام کرو گے" — کرنل ہارڈوڈ نے جیخہ سے کہا۔ اور
تیرتھ قدم اٹھانا فلیٹ کی طرف ٹھٹھے لگا۔ یہنے بھی وہ فلیٹ سے کچھ دوڑ
لھا کر اس نے ایک کار نیٹ کے سامنے رکتے دیکھی۔ اس نے تیرتھ کہتے
کر لئے۔ کار میں سے وہ آدمی باہر نکلے۔ اور تیرتھی سے یہڑیوں کی
طرف لیکے۔ انہیں دیکھتے ہی کرنل ہارڈوڈ پہنچاں یا۔ وہ کرنل فریڈی اور
کیپشن جمیس تھے۔ اپنی اصل شکوہوں میں۔
وہ میرہ صیان پڑھتے اور گے تو کرنل ہارڈوڈ بھی تیرتھ قدم اٹھانا سیرھیوں
کی طرف بڑھ گیا۔

"کرنل فریڈی بھی پہنچ گیا یہ ایجاد ہوا۔ اب میں دونوں کا کٹھا ہی خامہ کر
دیں گا" — کرنل ہارڈوڈ نے غصیل انداز میں ٹھٹھاتے ہوئے کہا۔ اور
جیب کو تھیسپا کرنا سے ماکٹ پتسل کی موجودگی کا لیکھن لیا۔ یہ انہیاں
خون ٹاک پٹھل تھا جس میں سے گولی کی بجائے ماکٹ نکلتے تھے۔ اور
یہ ماکٹ اس قدر تباہ کن تھے کہ ایک ماکٹ ہی کھماز کم دس بارہ افراد کے

بسموں کے پرچے اڑا سکتا تھا۔ اور وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ
مہموں سی بعایت سے بھی کام نہ لے گا۔

سیرٹھیوں پر پہنچ کر وہ آئیں ہو گیا۔ اس نے اور ادھر دیکھا اور پھر آجھتہ
آجھتہ سیرٹھیاں چڑھتے ہوتے اور پر دردارزے پر پہنچ گیا۔ دردعا زہر وہی
طرح بندہ تھا۔ اس میں خاصی پڑتی بھری موجود تھی۔ اندر باتوں کی
آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یہکن یہ آوازیں واضح نہ تھیں۔ اس نے جیپ سے
راکٹ پٹشیں لکال کرنا آئیں لیا اور پھر ٹھنڈے لمحے وہ دردعا زہر سے کان لگائے افس
سے آنے والی آوازوں کو سننے کی کوشش کرتا دیا۔ یہکن جب کوئی
 واضح بات اس کے کان تک نہ پہنچ سکتے سے دردعا زہر وہ حکلو اور قدم اندر
ماہارہی میں رکھ دیتے۔ ماہارہی کے تقریباً آنڑی سر سے پہنچ پڑے دایں
طرف موجود دو لٹنگ روم سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اور پھر
ُسے کرنل فریڈی اور عمران کی آوازیں سنائی دیں اور اس نے ہونٹ بھینج کر
قدم تیز کر دیتے۔

کرنل فریدی کا کوپوری رفتار سے اڈائے تے جلد پا تھا۔
اس کے چہرے پر جو عام طور پر سپاٹ رہتا تھا۔ اس وقت خاست
غیتو غضب کے آثار نمایاں تھے۔ یہکن جیسے بہت کم کرنل فریدی
کو اس موڑ میں دیکھا تھا اور وہ جانتا تھا کہ جب کرنل فریدی پر اس سا موڑ طاری
ہو تو پھر اس سے بات کرنا پڑے آپ کو عذاب میں ڈالنا پڑے۔ اس لئے وہ
خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں اس وقت اپنی اصل شکوہ میں تھے۔
”کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ حکمت عمران نے کی ہے؟“ یہکن جیسے
سے جب رہنمگیا تو وہ بولی یہا۔

”لیا۔ اس کارڈ کے متلتی سن کر مجھے یقین ہو چکا ہے۔ کیونکہ یہ کارڈ
عمران نے ہی مجھے دیکھایا تھا۔ اس کے نیچے سکتی دن لکھا ہوا تھا۔ اور
اسی سکتی دن کے تینہوں کے ندی یہ ہی میں نے اُسے بتایا تھا کہ
یہ نہاد نہیں سکھ گئے ہیں۔ اس طرح کرنل بار اور کالکٹر وہاں تھا اور

امی لے کر قل فریدی نے سیدمان کو گولن سے پڑا ادا پنے ساتھ گھٹت
ہوا در انگ روم کے دروازے کی طرف پڑ گیا۔

گھنٹ سک کرنل صاحب میں سیدمان
نے بڑی طرح مکلا تے ہوتے کہا۔ اس کے لیے اور ہمے رہے شاہ
تعجب کے آثار لئے کیونکہ وہ کرنل فریدی کو اپنی طرح جاننا تھا کم از کم
ئے خواب میں بھی کرنل فریدی سے اس قسم کی حرکت کی توقع نہ تھی اس
لئے وہ بے چادہ صرف ہنگل کری رہ گیا۔

عمران ذرا نگ ردمیں صوف پر اس طرح تم گھبلتے مجھنا ہوا تھا۔
بیسے بھی کسی کو دن کر کے آ رہا ہے۔ اس کے پھر سے پر تھی کے آثار نہ مان سکے
بگ کرنل فریدی آپ۔ عمران نے اس طرح چونکہ کوئی
فریدی کو دیکھا ہیے وہ شدید خوفزدہ ہو۔

ایک درافت خاہوشی سے کھڑے ہو جاؤ سیدمان یاد رکھو۔ اگر ذرا بھی
غلط حرکت کی تو گولی مار دوں گا۔ کرنل فریدی نے انتہائی کرخت ہجھے
میں سیدمان کو ایک سائیڈ پر دھکیتے ہوئے گہا۔
اوہ ووب بھی کھڑے ہوئا۔ آندھ کرنل میں۔ عمران نے لفڑیتے
ہوئے گہا۔

عمران۔ کرنل فریدی نے ایک لحاظتے دھاڑتے ہوئے
کہا۔ اس کے باقی میں اب دلوالو نظر آ دیتا۔ کیپٹن تھید کے پھر سے
پر ایسی مکاریت تھی جیسے سچوٹن اس کی پسند کے عین مطابق ہو۔
ایس کرنل۔ عمران نے کس لخت ایک بھکر سے انکر باتا فاء
نوچی انداز میں سیلوٹ کر کے ہوئے گہا۔

اس لاکی نے جو یقیناً جویا بھوگی ای کارڈ کھا کر نورین سے نی۔ ایں وصول کریا
ہماں لئے اب یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ ترکت عمران کی ہے۔ حالانکہ
اس نے مجھوں دلماں تھا کہ اسے پی۔ ایں سے کوئی دلچسپی لہیں ادا نہیں
عفسوں کی اسی بات پر ہے کہ اس نے منافقت کی ہے۔ اگر وہ کھل کر
سلتے آ جائے تو مجھے مت برا برکتی افسوس نہ ہوتا۔ کرنل فریدی شاید
خود کھرا میٹھا تھا۔ اس نے کیپٹن تھید کے پھرستے ہی وہ کھل اکھتا۔
یکن اسے ہماری اس ساری پلانگ کا بتہ کیسے چل گیا۔
کیپٹن تھید نے کہا۔

”میر انداز ہے کہ اس نے کرنل نارود کی کیسٹن میں کوئی گھنی مانسیں
کال چک کر لی ہے۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔ اور کیپٹن تھید
نے اثبات میں سہ جاد دیا۔ کیونکہ اس کے سوا اس کے اتنے خالی کے
مطابق نہیں اور کوئی جواب نہ تھا۔ کرنل فریدی نے کام عمران کے فلیٹ کے
سلتے رہ کی اور پھر دروازہ کھول کر پیشے آتی آیا۔ سیرہیاں چڑھتے
ہوئے کیپٹن تھید بھی اس کے پیشے پہنچ گیا۔

نیکت کا دروازہ بند تھا۔ کرنل فریدی نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا شیش
پریس کر دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور سیدمان کی شکل نظر آئی۔
ادھ کرنل صاحب۔ سیدمان نے کرنل فریدی کی پہچانتے
ہوئے چونکہ کہا۔ اور مدد مانہ انداز میں ایک طرف جٹ گیا۔
”عمران موجود ہے۔“ کرنل فریدی نے پاٹھ لئے میں کہا۔
”جی ہاں۔“ سیدمان نے مدد بانہ لیجے میں جواب دیا۔ میکن

ہیں۔ ہاں اگر آپ دوستانہ انمانیں بات کریں تو وہ سری بات ہے۔
عمران کا الجھ بے حد تھا۔

"یہ کب ہے۔ تم پی۔ ایل میرے حلقے کمود۔ اس کے بعد باتی باتیں
ٹھکیں گے۔" کرنل فریدی نے اس بارجوانا نام الجھ اختیارتے
ہوئے کہا۔ کیونکہ اتنا قوہ بھی جانشناختا کہ عمران مرتو سکتا ہے لیکن اس
سے اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرایا جاسکتا۔

یہ بات ہوئی تاں۔ یہ بیٹھے پی۔ ایل۔ ہیں نے اس کا صرف ڈینا
دیکھنا تھا۔ باقی بھتھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ آپ اگر نہ آتے تو
ہیں۔ آپ کو آپ کی طاشن گاہ پورے آتا۔ عمران نے سکلت
ہوئے کہا۔ اور جیب سے کاغذیں لپٹ ہوپیں۔ ایل نکال کر کرنل فریدی
کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ میری ملیٹیت سے۔" اچانک دروازے سے آدازنٹانی
دمی۔ اور دوسرا سے لمجھے ریک آدمی تھے جھپٹ کر عمران کے ہاتھ سے
پی۔ ایل لیا اور دو اپس را ہماری میں دوڑا کیا۔

کرنل فریدی بھل کی سی تیزی سے باہر کی طرف پکا۔ اس نے فائی
کیا۔ لیکن پی۔ ایل بھیشنے والا دروازے میں سے غائب ہو چکا تھا گولی
داپس بند ہوتے دروازے کے پیٹ پر لگی تھی۔

کیسی نہیں بھلی اس کے پیٹھے بجا گا۔ لیکن عمران اُسی طرح الہمنان
سے صوت پر بیٹھا۔ میں جیسے اُس بھاگ دوڑے ذرہ برا پر بھی دلچسپی
نہ ہو۔

چند لمحوں بعد کرنل فریدی اور کیسٹن جمیڈ واپس آگئے۔

"وہ پی۔ ایل کہا ہے۔ جو ایرپورٹ پر جویا نے ہوئی سے حاصل کیا
ہے۔" کرنل فریدی نے کاٹ کھلنے والے ہیچے میں کہا۔
"بی۔ ایل۔" کیا یہ پسک کی کوئی نئی قسم ہے۔ مم عکریہ تو عورتوں
کا معاملہ ہے۔ ابھی ایمان سے میری شادی نہیں ہوئی جو تھے عدو توں
کی پسک کی ساری قسمیں اور شیز زیاد ہوں۔ عمران نے
گھٹھا تے ہوئے کہا۔

"ویکھو عمران۔ تم نے منافت کی ہے۔ مجھے تم نے یقین دلایا کہ
تم پی۔ ایل میں کوئی دلچسپی نہیں ہو گے۔ اور پھر خود تم نے بالائی بالائی ایل
ڈالا۔" اگر تم کھل کر سامنے آ جاتے تو مجھے ذرا بھی افسوس نہ ہوتا۔
اب بھی وقت میں وہ پی۔ ایل میرے حوالے کر دو۔ وہ تم جاننتے ہو کر
ملکی منکر کے مقابلے میں میں دوستی کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔
کرنل فریدی نے غرتے ہوئے کہا۔

"تو آپ وہی ساٹل یعنی آئے جس جویا نے ایرپورٹ پر ہوئی سے
وصول کیا تھا۔ بھیساٹ میں مل جائے گا۔ تشریف، کھیں۔ جاؤ۔ سیمان
چلے گے تیار کر کے آؤ۔" کرنل فریدی پڑے با اصول آدمی ہیں اور
جسے با اصول آدمی یہے حد پسند ہیں۔" عمران کا الجھ یک لخت سخیہ
ہو گیا۔

"نہیں۔" یہ اپنی رہنے گا۔ پی۔ ایل نکالو۔" کرنل فریدی نے
اُسی طرح سدہ لپٹھے میں کہا۔

"سوڑی کرنل فریدی۔ آپ دھوں دے کر مجھ سے پی۔ ایل تو ایک
طرف نے۔ بی۔ سی بھی وصول نہیں کر سکتے۔ آپ میری طبیعت جلتے

"یہ کون تھا" — کرنل فریڈی نے انتہائی کرخت بیجے میں کہا۔
"آپ نے مجسے آوانس نہیں دیا تھا۔ یہ کرنل ماروڈ تھا۔ رناؤ اکی پیش
ایخنی کا چیف" — عمران نے بلاتے ٹھہرے ہوتے ہیجے میں
بواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران۔ مجھے چکروئے میں کو شش نہ کرو۔ تم نے ایک بار
پھر میرے سامنے چال کیصلے کی تو کوشش کی ہے میرا کوئی آدمی لازماً
یہیں قریب ہی پھیا جو اتحاد۔ تاکہ تم مجھے پتا تر دے سکو کہ اب تھی۔ ایں
کرنل ماروڈ کے پاس ہے۔ اس طرح میں کرنل ماروڈ کے پیچھے تجاگا جاؤں
ویکھ کلک کریات کرو" — کرنل فریڈی نے انتہائی سخت تھیں میں کہا۔
"آپ کو واقعی پیش لاک پہنچئے" — عمران نے یک لخت مکلتے
ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" — کرنل فریڈی نے پوچھتے ہوئے کہا۔
"اب آپ کو بھی مطلب بتانا پڑے گا۔ یہ بھی ہے ایں یعنی پیش لاک
عمران نے دوسرا جیب میں با تھہ دال کو ایک اور پر زہ ککلا اور دوسرے سے
کرنل فریڈی کی طرف پڑھا دیا۔ یہ بھی کاغذ میں پٹا جو اتحاد۔
"ادھ" — یہ کیا چکر علاحدا ہے تم نے" — کرنل فریڈی نے
حیرت بھرے انداز میں عمران کے ہاتھ سے پی۔ ایں لیتے ہوئے کہا۔
اس کے ہمہ پرداقی پیٹ پناہ حیرت تھی۔

"یہ اصل پیش لاک ہے فریڈی صاحب۔ وہے چادہ کرنل ماروڈ اس کی
ایک نقل ہے کہا گیا۔" — عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔
"یہ کیسے ممکن ہے۔ ابھی ہوڑھی دیر پڑے تو تم نے لورین سے اسے

حاصل کیا ہے۔ پھر اتنی جلدی اس کی نقل کیسے تیار ہو سکتی ہے،
کرنل فریڈی نے کاغذ میں لٹٹے ہوتے پہنچے کوکھوں کو خود سے دیکھتے
ہوتے کہہ دہ دا قی اصل تھا۔ اس پر جو دنستہات بتارہ ہے تھے کہ دہ
اصل ہے۔

"اب تو آپ چلتے چھیے گا ہے آپ ہوڑھی دیر کہہ دے ہیں۔
اس دوستان لگڑی کی سیکھیں والی سوئی نو سے بارہاں کا چکر کاٹ پھی ہے۔
مطلوب ہے پڑھنے کھنڈ ہو چکا ہے۔ اور میرے جیسے آدمی کے لئے
ڈینہ گھنٹہ بی کافی ہے۔ جاؤ سیدمان۔ یا یہ برد فی در دانہ بند کر دو اور
پڑھی کی چلتے بنالا تو" — عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔
کرنل فریڈی نے اب سیدمان کو دکھنے کی کوشش نہ کی۔ اور
سیدمان سر ٹھاٹا ہوا پایہ رکھنے لگا۔

"مجھے قصیل بتاؤ۔ تم نے مجھے ہیران کر دیا ہے۔ کیا تم نے یہ سارا
چکر صرف اس کی نقل بتانے کے لئے جلا جا تھا۔" — کرنل فریڈی نے
صورت پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے لئے یہاں لیے تاثرات الہر لئے
تھے کہ ساتھ کھڑے کی پیش تھیں۔ نے بتا اسمنہ بتانا لیا تھا۔ کرنل فریڈی کے
بیہرے پر چھکتے ہوئے تاثرات سے صاف نہایاں تھا کہ وہ ذہنی طور پر
عمران سے مات کھا چکا ہے۔

"یہ نے آپ کو بتایا ہے کہ مجھے صرف سانسی طور پر اس کے
ڈیناں سے دیکھی تھی اور اب میں نے یہاں سے آپ کے جلنے
کے بعد آپ کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی۔ یہاں آپ کا
کہیں پتہ نہ چلا۔ میں صرف آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ جب

تھا۔ ظاہر ہے اس کے بعد اس کے ہیاں رکنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اور آپ کو اصل مل گیا۔ اس طرح میں نے آپ کی بھی کرنل ہارڈ ڈسے جان پھر دادی۔ وہ اب اس قتل نی۔ ایل کو اصل سمجھو کر نافٹے جل کے گا۔ اور جب دہان لیبارٹری میں اسے چیک کیا جائے گا تو سی انہیں بتہ چلے گا کہ ان کے پاس نخلی مال میں۔ لیکن آپ خدا نے ہفتے نہ دینیں شدھار جاتیں تو آکر مل ہارڈ ڈس کو تھوڑا تھاں ہڑو کریں تاکہ وہی ایل کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہو کر جائے۔ عمران نے کہا۔ اور کرنل فریدی بے اختیار پیش پڑا۔ تم واقعی شیطانی ذہن کے مالک ہو۔ کرنل فریدی نے ہستے ہوئے کہا۔

"بس لا حول نہ پڑھ دینا درد بے چارے کیش جمیں کو نگاہ پڑھائے گا۔" عمران نے کہا اور جواب میں کرنل فریدی کے چہے سے ڈامنگ دوم گونج اٹھا۔ کیش جمیں نے من پھر لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے زندگی کی قسم کھا رکھی ہو۔ اتنے میں سیدمان چاٹے کی رانی دھیکتا ہوا لگا۔

"یہ لو سیدمان۔ میری طرفتے مٹھائی کھالیا تھیں تھیف ہوئی ہے۔" کرنل فریدی نے جیسے پانچ سو کا نوٹ نکلتے ہوئے سیدمان کی رفت پڑھاتے ہوئے کہا۔

"مٹھائی اور صرف پانچ سو۔ یہ پاکیشیا میں نید بیڈنہ تھیں۔ یہاں تو پانچ سو کا ایک لڑو بھی نہ ہے گا۔ آپ میں مکمل ہیں۔ میری طرف سے کسی راہ پر چلتے قیر کو دے دیجیے گا۔" سیدمان نے پاٹ بچے

اپ نی۔ ایل حاصل کر لیں تو مجھے ایک بارہ اس کی زیارت کا موقع ہڑوڑے دیں۔ لیکن جب آپ نے تو پھر میں نے کرنل ہارڈ ڈس کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ اس دہان میں نے کرنل ہارڈ ڈس کی ایک رُنسیمیٹہ کاں ڈیس کیلی جو اس نے پڑھا۔ آف ناڈا کے کیپٹن کو کہی۔ اس میں پی۔ ایل کی دلیل کا ذکر ہے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ شاید کرنل فریدی کو اس کا موقع نہ ہو۔ کوئی اسے خود حاصل کر دیں۔ اور پھر کے دیکھ کر آپ کو سخن کے طور پر پیش کر دیں جنپر میں نے اسے حاصل کر لیا۔ صرف جو لیا کوہہ کارڈ دیا ہے۔ اور دو پی۔ ایل نے کہا۔ لیکن مجھے پیورٹ مل گئی۔ کہ آپ کو بھی اس کاں کا عتم تھا۔ اس نے آپ نے لوہن کو ایک پیورٹ سے باہر اٹھا کر لیا ہے۔ مجھے تعلیم تھا کہ جو لیا کے اس۔ کارڈ کی وجہ سے آپ سمجھو جائیں گے کہ اسے عمران نے اٹھایا ہے۔ اور آپ خستے میں کھولتے ہوئے مجھے میری منافقت کی ہمراڑی نے دوڑ پڑیں گے۔ اور ادھر لوہن کے اس طرح اغوا سے کرنل ہارڈ کا پارہ بھی چڑھ جائے گا اور چوکہ دیکھی مجھے اچھی طرح جانتا ہے اور میرے فیض میں بھی کئی بار تھکاتے۔ اس نے مجھے یقین تھا کہ دھی بھی پڑھ دوڑے گا۔ دوہی بچھے چاکریں نے اسے اٹھایا ہے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر داشن میز میں اس کی ایک نقل تباہ کی اور ایل آکر آپ کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ پہلے میں آپ کو صرف پھر نے کرتے تھے دے رہا تھا کہ اگر آپ اسے بیجان میں تو میں اصل دے دوں گا اور نقل کرنل ہارڈ کے نئے کہلوں گا۔ لیکن آپ یہ آفاق ہے کہ وہ بھی بروقت پیک پڑل۔ آپ نے بیرونی دوڑاہ سندھ کیا تھا۔ اس نے وہ میں اس موقع پیشک پڑا اور چوکھی۔ ایل اسے مل گی۔

"میں کہتا ہوں تم خاموش نہیں رہ سکتے" — کیپشن جمیکہ ضبط
آن کا روٹ گی۔ اس نے انہیں غصیلے بھی میں کہا۔
"تم — تم — صرف یہرے خال جاد قاسم کو یہ اسلام کہہ دینا۔
اور بس — عمران تھے ہوتے ہیجے ہیں کہا۔ اور اس بار
کیپشن جمیکہ سکرا تے بخیر نہ رہ سکا۔
اور ۵۵ دو توں میروفی دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"سیدمان — ارے بھائی سیدمان" — عمران نے بھردنی
دروازہ بند ہونے کی آذان سننے بھی کہا۔
"میں بھائی کھاتے جا رہا ہوں۔ آج رات کا کھانا نہیں پاک سکتا۔
کسی بھائے سے دال روٹی مانگ لیجیے گا" — بادرپنجی غلنے سے
سیدمان کی بحکمتی ہوئی آفانستائی دی۔
"ارے۔ نہ مونے دلائے کی بات کر بس سختے۔ مجھے جسے قبضہ دار
اوہ شخص کو دینے کا تواب نیادہ ملے گا" — عمران نے فکر کیا تے
ہوتے کہا۔

"بس بس بغیر تجزیہ کے آپ کا کھانا پکانے میں بھی اتنا تواب
مل جائے گا کہ اور کی مجھے ضرورت نہیں" — سیدمان نے جواب دیا۔
اوہ عمران سریں ہاتھ پھر تباہ جاؤ اور انہاں روم سے لکھل کر اپنے خاص کمرے
میں بخیج گیا۔ اس نے داشن منزل کے نمبر گھٹاتے
"ایک جو۔ — باطل قائم ہوتے ہی بیک زیرہ کی آواز صفائی
دی۔

"وہ ایکس دن تو مخنوظاً ہے۔ خیال رکھنا۔ اب یہرے پریوں میں اس

میں کہا اور واپس مراجیا۔

"ارے ارے دکوہ لو" — کرنل فریڈی نے منہتے ہوئے کہا۔
اور حبیب سے دس بارہ اور پانچ سورہ پے والے فوٹ نکال کر سیدمان
کی طرف پڑھتے۔ سیدمان نے عمران کی طرف دیکھا۔

"ارے لے لو۔ اپنے مانگ سے دینے سے زیادہ ثواب ملتا ہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سیدمان نے توٹ لئے اوہ مکران
ہوا بارہ علا گیا۔

"تم بخٹے یہ بتا دو۔ کہ تم نے کس مشین سے اتنی جلد اس کی نقل آمد
لی ہے۔ اور کیا وہ نقل اسی ہے کہ کرنل پارڈاؤ اپنے پہچان اشکنے کا۔
کرنل فریڈی نے چلے کاک اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اڑلا پیکن کا پینگ" — مشین کا نام تو آپ نے متا ہو گا۔ اس نے
اگر آپ چاہیں تو آپ کی بھلی دس بارہ نقلیں تیار کی جاسکتی میں مجاہل بے کیپشن
حمدیہ پہچان کے۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تھیک ہے۔ پھر واقعی سائنسدان ہی اُسے اس وقت نہ پہچان
سکیں گے جب تک اسے کھول نہیں۔ — کرنل فریڈی نے مطمئن
ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ کے عمران۔ تھیک یا۔ دیری ہی۔ تم نے واقعی عجیب چکر چلا دیا
ہے۔ دن تقویہ کرنل پارڈاؤ بھوت جن کو چھٹ جاتا۔ — کرنل فریڈی
نے منہتے ہوئے کہا۔ اور انکھ کھڑا اہوا۔

"کیپشن جمیکہ موجودگی میں اس بے جارے کی کیا حقیقت ہے۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کے پچھے بھال گئے کی اوقیان نہیں ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ پریشراک کی بات کر رہے ہیں۔" بیک زیر و نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پریشراک۔ نہیں۔ پریشراک کی سی گرا افک۔ بجادے لئے اتنا سی کافی ہے۔ عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

"یکسی عمران صاحب۔ اگر اصل پریشراک ہوتا تو میرے خالی میں لیادہ فائدہ مندرجتا۔" بیک زیر و نے سخیہ پہنچیں کہا۔

"تو یہ کرنل فریدی کی بھڑکیاں کون سنتا۔ نظم اس طرح غزات میں کہ نوٹا مقابل کو ایک سودو کا بخار جو جاتا ہے۔ ویسے مطمئن ہو۔ اس کی سی گرا افک سے ہی سرداوڈ کا منکد خل جو جائے گا۔ اس گرا افک کی مدد سے وہ اظیان سے پریشراک بن کر اپنی لیبارٹری کے پریشراک ڈاؤن کرتے ہیں گے۔ اب یہ اور بات ہے کہ میں نے گرا افک بناتے جوئے اصل پریشراک میں ایک اسی تکمیلی حرکت کر دی میں۔ کہ جب نیدر لینڈ پریشراک لگا کر ایسی تھیسا رتیار کرے گا تو یہ تھیسا رتاقی لاک ہو گا جب میں اس پر پورے نیدر لینڈ کا پریشراک کیوں نہ ڈال دیا جائے یہ کھلے گا نہیں۔" عمران نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ بچ تو واقعی آپ نے کام و کھایا ہے۔ بجادا کام بھی ہو گیا اور وہ دو قوں ہی لاکھ ہو گئے۔" بیک زیر و نے اچھتے لگاتے ہوئے کہا۔

"اصل فائدہ تو سیدھا کام کہو ہا ہے۔ گروں کی ماش یہی ہو گئی اور مٹھائی

کھانے کے لئے بھی مل گئے، ہم تو دیسے کے دیے ہی مخفی رہ گئے۔ عمران نے کہا۔ اور پھر جب اس نے بیک زیر و کو اس کی تفصیل بتانی تو بیک زیر و نے اچھتے کھنے میں ہی نہ آئے۔ "اوہے اوہے۔ یہ چھوٹوں کا شیپ اب بند بھی کرو۔" عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔ اور سیدر دکھ دیا۔ اس کے پھرے پر داقتی کا میانی کی مسکراہٹ بھی ہو گئی۔

ختم شد